ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

بفضل ملک العلام و بطفیل رسول انام یہ نسخہ سعید مل موسوم بہ

نجم الواعظین

تالیف سے واعظ شیرین زبان ناصح خوش بیان مولانا مولوی حاجی نجم الدین صاحب

مطبع گلزار ابراہیم بمبئی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست فوائد نجم الواعظین

إن هذه تذكرة فمن شاء اتخذ إلى ربه سبيلا
بفضل مالک العلام و بطفیل رسول انام یہ نسخہ بے عدیل موسوم بہ
نجم الواعظین
تالیف سے واعظ شیریں زبان ناصح خوش بیان مولانا مولوی حاجی نجم الدین صاحب
مطبع گلزار ابراہیم بمبئی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللهم یامن علم عجزی عن حمده اسألك اکمل حامد بك الذی کشفت له عن حقایق اسمائك وصفاتك ودقایق تجلیاتك فعرفك معرفة تلیق بکمالاتك وان تصلی وتسلم علیه صلوٰة وسلاما لایقین بکمالك الاقدس علی وجوده الانفس وان تعم بما تورده من شرایف صلوٰتك وسلامك دوائر وجوده الحسی ووجوده المعنوی وما یتعلق بهما من عالمی الخلق والامر حتی لاتدع یاربنا احدا من انبیائك ورسلك وملائکتك وصالحی عبادك الاوقد شمله التعمیم بذلك الفضل العظیم قال الله تعالی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا تحقیق کہ اللہ تعالی اور ملائکہ اوسکے درودخوان ہین نبی پاک پر اے مومنو جو ایمان لائے ہو درود پڑہو اور سلام بہیجو نبی پاک پر ای عزیزو

حدیث شریف مین وارد ہے کوئی مقدمہ معرض قبول کو نہین پہنچتا تا آنکہ اول و آخر درود شریف نہو رباعی

گر شرع محمدی لواء تو بود
امروز درود احمدی گوئی تا که

ہر لحظہ درود او نوا تو بود
فردا چمن جنان سرا تو بود

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراھیم و علی اٰل سیدنا ابراھیم و بارک وسلم اما بعد سپاس و ستایش ملک العلام و درود نامعدود او پر سید انام سے جو تکمیل ایمان کے لئے لابد ہے۔ معلوم ہو کہ اکثر کتب جو فن وعظ مین مشہور و معروف ہین بطرز ابواب و مجالس علیحدہ علیحدہ زبان فارسی و عربی سے مرتب ہونیکے باعث اکثر اشخاص قادر نہو سکتے ہین کیونکہ اس ممالک مین زبان اردو سے اظہار وعظ ہو رہا ہے اور ایک ہی آیت کی تشریح مین طرز وعظ پر کوئی ایک رسالہ نظر نہ پڑا تا لہ عموماً نفع پہونچے لہذا ابندۂ عاصی پر معاصی حاجی محمد نجم الدین علی غفر اللہ لہ و لوالدیہ بغرض حصول ثواب الی یوم القیامہ و بوصول فائدہ خاص و عام مدت مدید سے وعظ گوئی کا خیال رکھتا ہے اور بواسطۂ اس ذکر خیر کے خاتمہ خیر کا امیدوار ہے تشریح آیت صوم کی بطریق وعظ تحریر کرکے بلحاظ مطابقت نام اس عاصی کے رسالہ کو موسوم بہ نجم الواعظین کیا تاکہ ملاحظہ سے اس رسالہ کے ہر مومن کو تصفیۂ نور ایمان کا ہو آمین ثم آمین

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قال اللہ سبحانہ تبارک و تعالی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ

لمّا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ خلاصہ آیت اے
لوگو جو ایمان لائے فرض کیا گیا اوپر تمہارے روزہ جسطرح کہ فرض کیا گیا
تھا امم سابقہ پر تاکہ پرہیز کرو تم گناہون سے حسن بصری رضی اللہ عنہ نے
فرمایا یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ یہ وہ پکار ہے کہ بمجرد سماعت اس ندا کے اوامر پر قیام
اور نواہی سے پرہیز پیدا ہوتا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا قول ہے
کہ یہ وہ ندا ہے کہ صاف اشارہ ہے طرف معرفۃ سابقہ اور صحبت قدیمہ کے
اور لفظ اٰمَنُوْا اشارہ ہے طرف ایک رمز معلوم کے جو درمیان منادی
اور منادی کے واقع ہے اے عزیز وہ کونسی معرفت و رمز ہے اگر
عقل سلیم اور نظر نور ایمان سے تامل کرین منکشف ہوتا ہے کہ یہ وہ بھید
ہے جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے زمرہ مین داخل ہوا کس لئے
کہ لوح محفوظ پر فضیلت امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز میثاق
ثبت ہو چکی اور شرح صدر نور سے ایمان کے ایمان والونکا پایا گیا
جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ
رَّبِّہٖ مراد شرح صدر سے ایک استعداد ہے جو موجود ہے فطرۃ الناس مین
از وجہ شدت استعداد مذکور کے خارج ہوتا ہے بالقوہ سے طرف
بالفعل کے ادنی سبب سے مثل اکسیر کے کہ تھوڑی آتش سے طلا و نقرہ ہوتا ہے
اور جسوقت کہ نفس بعید ہو قبول کرنے سے انوار الٰہی کو بسبب طالب
ہونے جسمانیت کے پس استعداد مذکور مفقود رہتا ہے جسوقت تو یہ
مقدمہ پایا ظاہر ہوگا یک نور تجھکو نور کیا شے ہے نور عبارت ہی ہدایت
و معرفت سے تا زمانیکہ شرح صدر نہو نور بھی حاصل نہین ہوگا گویا قول
اللہ تعالی کا باین طور مراد رکھتا ہے افمن شرح صدرہ للاسلام ای

کمن طبع علی قلبہ خلاصہ یہ ہے ایا کون شخص ہے جو کشادہ کیا ہے اللہ
تعالی نے سینہ اوسکا قبول اسلام کے لئے مانند اوس شخص کے کہ جو ثبت
کیا قلب پر اوس شخص کے نور کو وقتیکہ شرح صدر ہو منور ہوگا قلب اوسکا مثل
طبع کرنیکے بمثال یک سوراخ کے جسقدر سوراخ زیادہ تر یا دیگا روشنائی
زیادہ اخذ کرے گا علی ہذا القیاس جسقدر شرح صدر ہوگا اوسقدر نور ایمان
کا حاصل کرے گا **فائدہ** ندا دو قسم پر ہوتے ہین ندا علامت اور
نداء کرامت یعنی نداء تعرف کی اور ندا فضیلت کی ندا فرمایا تمامی انبیا کو نداء
علامت سے فرمایا یا آدم یا نوح یا ابراہیم یا موسی یا عیسی اور ندا فرمایا رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نداء کرامت سے یا ایہا النبی یا ایہا الرسول
یا ایہا المزمل جمیع امم سابقہ کو نداء علامت سے فرمایا توراۃ مین قوم موسی
علیہ السلام کے لئے یا ایہا المساکین فرمایا اور قوم عیسی علیہ السلام کو
انجیل مین یا ابناء الماء والطین فرمایا جسوقتکہ توجہ فرمایا طرف امت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نداء کرامت سے قرآن مجید مین اسی مقام سے
زاید ذکر فرمایا خطاب سے یا ایہا المؤمنون کے پس جو شخص اس
خطاب مین داخل ہوا حاصل کیا چھ فضیلت کو اول محبت الٰہی کو قال اللہ
تعالی یحبہم ویحبونہ دویم نصرت الٰہی کو قال اللہ تعالی وکان حقا
علینا نصر المؤمنین سیوم عزت قال اللہ تعالی وللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین چہارم رحمت قال اللہ تعالے وکان بالمؤمنین رحیما
پنجم فضل و مغفرت قال اللہ تعالی وبشر المؤمنین بان لہم فضلا ششم
شفاعت عظمی قیامت کے روز قال اللہ تعالے بشر الذین آمنوا
بان لہم قدم صدق عند ربہم **فائدہ** مراد فرضیت صوم سے

یہ ہے کہ قہر کرنا دشمن خدا پر یعنے توڑنے سے نفس امارہ کے قلت اکل و شرب سے اور نفس کو اپنے ذلیل رکھنا اور مشروعیہ صوم کی اس وجہ پر ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا عقل کو پس فرمایا متوجہ ہو طرف میرے عقل حسب حکم آلہی متوجہ ہوئی بعد از حکم فرمایا پلٹ حسب حکم آلہی پلٹی بعد از فرمایا مین کون اور تو کون عقل نے جواب دیا تو رب ہے میرا اور مین عبد ضعیف تیرا ہوں اللہ تعالی نے فرمایا یا عقل ماخلقت خلقا اعز منک اے عقل کوئی ایک خلقت نہین پیدا کیا مین عزیز نزدیک میرے سوائے تیرا اسلئے اللہ تعالے نے انسان کو اشرف مخلوقات کیا کہ قوت عاقلہ مدرکہ رکھتا ہے حقایق اشیا کے لئے جس وجہ سے تجلی پاتا ہے انوار معرفت آلہی سے

نظم

تا نیامد جہان آدم آشکار	شد الستند سوی کردگار
راہ پدید آمد چو آدم شد پدید	نز و کلید ہر دو عالم شد پدید

نظم

شد ظہور او تجلی نور نور	گنج مخفی از و مر آمد در ظہور
گنج مخفی بود زیر خاک کرد	خاک را تا بان تر از افلاک کرد

اور اللہ تعالے نے فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم بنی آدم کو بر نفس وبجہ قلب عطا کیا مراد بر ستی ظہور صفات کا اپنے کیا مراد بجہ سے مستور کیا حقایق ذات کو اپنے بیچ ذات آدم کے اسلئے فضیلت مومنین کی ثابت ہوتی ہے جو ظاہر مومنین کا مجاہدہ سے آراستہ باطن تحقیق مشاہدہ سے پیراستہ اسی تنویر کا سبب ہی جو خلعتہ یحبہم ویحبونہ سے سرفراز کیا فاذکرونی اذکرکم سے دارین کی

نجات عنایت خدا یا نظم

آدمی چیست صورت جامع	صورتش خلق حق در دلامع
متصل با حقایق جبروت	مشتمل بر دقایق ملکوت

اے عزیز اللہ تعالی اس بحر مین چند کشتیان چھوڑا عبور دریا کے لئے اگر کوئی شخص کشتی توکل پر سوار ہوا دریائے شغل سے ساحل فراغت پر پونہچا اگر کشتی قناعت پر سوار ہوا دریای حرص سے ساحل زہد پر پہونچا اگر کشتی رضا پر سوار ہوا دریائے غم سے ساحل فرح کو پہونچا اگر کشتی زہد پر سوار ہوا دریائے غفلت سے ساحل آگاہی پر پہونچا جو شخص کہ کشتی توحید پر سوار ہوا دریائے تفرقہ سے ساحل جمعیت پر پہونچا درحقیقت تفرقہ بقا مین ہے اور جمعیت فنا مین خودی اپنی چہ بلکہ تفرقہ ہے بیخودی اس حال کے مرتبہ جمع ہے نظم

بحساب خودی قلم درکش	در رہ بیخودی علم برکش
تا بجاروب لا نروبی راہ	نرسی در سرای الا اللہ

فائدہ مخلوقات چہار قسم پر ہین اول قوۃ عقلیہ حکمیہ بغیر شہویہ طبعیہ کے یہ قسم ملایکہ ہے دویم بالعکس یعنی فقط شہوۃ طبعیہ رکھتی ہین وہ قسم بہایم ہین سیوم ہر دو صفت حاصل نہین ہے وہ جمادات ہین چہارم مستجمع ہین قوت عقلیہ قدسیہ اور شہوت بہیمیہ اور غضبیہ سے وہ حضرت بشر ہین بعد از پیدا کیا نفس امارہ کو موصوف غضبیہ و سبعیہ و بہیمیہ جسطرح کہ عقل کو اپنی اطاعت کے لئے حکم فرمایا اسیطرح نفس امارہ کو بہی حکم فرمایا مگر اپنے امارگی کا سبب اطاعت قبول نہین کی اسلئے نفس امارہ کو ہزار سال آتش جہنم مین رکہا بعد از بہی اطاعت قبول نہین کی

افضل مخلوقات

بعد از ہزار سال آتش جوع مین رکھا بعد از اطاعت قبول کیے یہی وجہ ہے فرضیت
صوم کی ثابت ہونے پر تاکہ عدم سرکشی نفس امارہ کے ہو اور رام مین آوے
اور درجہ صبر حاصل کرین اور درجہ صبر کا معیت آلہی رکھتا ہے جو اللہ تعالی نے
فرمایا ان اللہ مع الصابرین کس لئے تجلیات انوار آلہی بغیر از صبر حاصل
نہین ہوتے ہین حدیث شریف وارد ہے الصبر کمال الایمان
اور اللہ تعالے نے فرمایا استعینوا بالصبر اور یہی ایک نکتہ بیان کرتا
ہون اشخاص اغنیا تازمانیکہ بہوکے نہ ہین قدر نعمت معلوم نہین کرتے
ہین اور فقرا کو فراموش کرتے ہین یوسف علیہ السلام اکثر اوقات بہوکے
رہتے تھے لوگ عرض کئے کہ قدرت ہین آپکے خزائن ہین کس لئے
آپ بہوکے رہتے ہین جواب فرمایا جسوقتکہ پرشکم رہتا ہون فراموش
کرتا ہون بہوکونکو فائدہ طبیب بیمار کو حکم کرتا ہے فاقہ کے لئے
تاکہ عروق تصفیہ پاوین اسیطرح اللہ تعالی نے بہی حکم فرمایا صوم کا تاکہ
تصفیہ عروق کا گناہون سے ہووے اور نفع پاوے رحمت آلہی سے

موعظہ

فضیلت بنی آدم

موعظہ فضیلت بنی آدم بیان کرتا ہون بگوش ہوش مفہوم کرو اللہ تعالی
نے فرمایا ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا
لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین سجود ملائکہ کا
آدم علیہ السلام کے لئے سات مقام پر ذکر فرمایا اول سورۂ بقر دوم سورۂ
اعراف سوم سورۃ الحجر چہارم سورۂ بنی اسرائیل پنجم سورۂ کہف ششم
سورۂ طہٰ ہفتم سورۂ ص ملائکہ کو جو سجدہ کرنے کا حکم ہوا بعد از پیدا کرنے
ذریات آدم علیہ السلام کے کس لئے کہ فرماتا ہے ثم صورناکم
یعنی موجود کئے ہم ذریت آدم کو پشت مین آدم علیہ السلام کے بعد از

حکم کیا ہم نے ملائکہ کو سجدہ کرنیکی لئے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لقد
کرمنا بنی ادم جو تکریم ذریات آدم علیہ السلام وقت سجدہ ملائکہ پشت آدم علیہ السلام میں
لینے کے ہوئی مگر یہ سجدہ سجدہ تحیت کہلاتا ہے بنی آدم مرتبہ کمال
سے ظاہر ہو کی سبب غالب کر لینے شہوات غضبیہ و بہیمیہ و سبعیہ کے
درجہ اکمل کو پہنچے الا عباد اللہ المخلصین گروہ لوگ جو مخلصین سے ہوئے
اپنے درجہ اعلیٰ پر ہی رہے بلکہ ترقی پائی مولانا روم رح نے فرمایا نظم

خویش را نشناخت مسکین آدمی	از فزونی آمد و شد در کمی
خویشتن را آدمی ارزان فروخت	بود اطلس خویش را بر دلق دوخت

فائدہ کمالیت انسان کے تین چیز سے حاصل ہوتی ہے صحت
اعتقاد و حسن معاشرت و تہذیب نفس لیکن مراد صحت اعتقاد سے
تصدیق حق تعالیٰ ہے اور حسن معاشرت مواسات کرنا کمالات کے
ساتھ ارباب استحقاق سے اور تہذیب نفس کی اقامت صلوٰۃ
و زکوٰۃ سے اور ایفا وعدہ کا کرنا اور صبر کرنا بلا پر پس مجموع اس
کمالات کا آیت شریفہ سے ظاہر ہو رہا ہے قولہ تعالیٰ و لکن
البر من امن باللہ والیوم الاخر والملائکۃ والکتاب
والنبیین واتی المال علی حبہ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین
وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ
والموفون بعہدہم اذا عاہدوا والصابرین فی الباساء والضراء
حین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ہم المتقون
موعظہ کتب بمعنی فرض آیا ہے یعنی کتب علیکم الصیام اے
فرض علیکم الصیام صیام بمعنی امساک آیا ہے صامت الریح

کمالیت انسان کا بیان

تحقیق کتب بمعنی فرض

وجہ تسمیہ صوم اور وقت اسکا

جسوقتکہ ہوا موقوف ہو کہا جاتا ہے صمت خاموشی کو کہتے ہین مریم علیہا
السلام جو جواب دیا قوم کو اپنے قال اللہ تعالے نذرت للرحمن
صوما فلن اکلم الیوم انسیا مراد صوم سے خاموشی ہے کس لیئے
کہ مریم علیہا السلام نذر خاموشی کے لئے مامور تہین اسلئے صوم خاموشی
سے موسوم ہوا پس صوم نزدیک اہل شرع کے مراد ہے امساک کرنا
طلوع فجر سے غروب آفتاب تک سات شرائط کے جو آئندہ مذکور
ہونگے بشرطیکہ روزہ دار موالغات شرعی نرکہین ور ان حال
نفس کا امساک طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہو کس لئے نفس
ہمیشہ راغب رہتا ہے مرغوبات کا جسوقتکہ مرغوبات دنیوی
معنی ہین کشتن کے داخل ہوا اور اکثر رغبت اوسوقت ہوتی ہے
جب خواب سے ہوشیار ہووین اور خواہش آدمی کی تیز و تازہ
رہتی ہے اور حواس آدمی کے کشادہ رہتے ہین ہر ایک شئے کو دیکہتا ہے
اور نام اوس کا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور
دوسرونکو دیکہتا ہے کہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور ساتہ عورت
کے مشغول رہتے ہین اور وقت شب ہر شخص کو خواب غفلت کا رہتا
ہے مثل میت کے پڑا رہتا ہے نہ کسی چیز کو دیکہتا ہے اور نہ نام
اوسکا سنتا ہے اور خیال کرتا ہے اور نہ کچہ سنتا ہے اس لئے
اکثر اشخاص وقت خواب کسی ایک نوع کا اشتغال نہین رکہتے ہین
سوائے خواب کے لکن جماع وقت خواب جو واقع ہوتی ہے اگر
بتامل نظر کرین مقتضائے نفس نہین ہے کس لئے شکل و شمائل
ولباس وزیور و حرکات زنان جو روز روشن ظاہر ہوتی ہین جس

وجہ سے اشتغال طبع پیدا ہوتی ہے شب کو حاصل نہین ہوتی ہے اور وقت شب
جو جماع کہ واقع ہوتی ہے دفع طبیعت سے ہوتی ہے کہ مجاری منی پر بھرنے
سے دفع ہوتے ہین اوسوقت شکل دیوار اور شکل پری مین کچھ فرق نہین رہتا
ہے بہرحال سبکی طبیعت حاصل کرنا غرض رہتی ہے لکن بعض اشخاص
ناقص العقل وقت شب مثل روز روشنائی چراغہا سے عیش وآرام مین
گذارتے ہین جسوقتکہ حالت بیداری سے شب گذارین اولاً حضرت
کا چہرۂ مبارک منحوس نمایان رہتا ہے دویم سستی وفتور عقل عاید حال
ہوکے مبہوت سا بیٹھے رہتے ہین اس لئے روز محل لذات نفس کا
ٹھہراتا کہ کمال لذت نفس کے لئے حاصل ہو وقت شب محل غفلت کا رہا
یہی وجہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غفلت نفس کو دور کرنے کے لئے تہجد
کا حکم فرمایا قولہ تعالیٰ ان ناشئۃ اللیل اشد وطاءً واقوم قیلا بدرستیکہ
وقت شب یا عبادت شب کی سخت تر ہے کس لئے وقت شب سبب
رنج وکلفت کا ہے اور نفس پر انتہاجی مشقت عاید ہوتی ہے یا فراغت
قلب کو حاصل ہوتی ہے امورات دنیوی سے تاکہ بجمعیت قلب متوجہ عبادت
الٰہی ہووین بیت

خاموش شد عالم بشب تا چست باشی در طلب ؎
زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوتگاہ نیست ؎

مراد ناشیہ سے ساعات لیل ہین جسوقتکہ انسان متوجہ ہووے عبادت
وذکر چہ شب تاریک ہین پیچ خانہ تاریک کے حواس مشغول نہین ہوتے
ہین طرف محسوسات کے لہذا متوجہ ہوتا ہے قلب خواطر روحانی اور
افکار الٰہیہ پر اور وقت روز حواس مشغول رہتے ہین محسوسات پر

پس نفس فراغت نہین پاتا ہے احوال روحانی کے لئے لہذا وقت شب انوار الٰہی سے فیض پانے کے لئے مقرر فرمایا تا زمانیکہ خواب غفلت جولا نمد وقت شب ہی دور منکرین انوار الٰہی سے بہرہ مند ہوتی ہین

شعر

اللیل للعاشقین ستر		یا لیت اوقاتہا قدوم

بیت

چون در دل شب خیال او یار منست		من بندہ شب کہ روز بازار است

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا اللیل لباسا یعنی گردانی ہم شب کو پوشش تا کہ مخفی رہے ہر یک شی نظر سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا کہ شب لباس اصحاب لیل کا ہے تا کہ نظر سے اغیار کی پوشیدہ رہین اور لذت مکالمہ و محاضرہ و مشاہدہ سے فائدہ پاوین حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان کا ہے اور روز بازار سپیدار سحر گاہ کا ہے **فائدہ** اشد وطاء یعنی موافقت و ملازمت کے بھی آیا ہے یعنی اشد موافقۃ قولہ تعالیٰ لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ اسے لیوافقوا یعنی خشوع اور خلوص اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے وقت شب موافق ہے کیلئے قلب اور لسان کو موافقت رہتی ہے بسبب تاریکی کے محسوسات سے دور رہتا ہے لہذا لسان و قلب کو شدت مواطات حاصل ہوتی ہے ضرور ہے جس عبادت مین مشقت زاید ہو لذت بھی زاید حاصل ہوتی ہے حدیث شریف مین وارد ہے افضل العبادات احمزہا ای اشقہا یعنی شاق تر عبادت افضل ہے اللہ تعالیٰ نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیام لیل کے لئے حکم اسطرح فرمایا

انما امرتك بصلوٰة اللیل لان موافقة القلب واللسان فیه اکمل
وایضا للخواطر البلیة الی المکاشفات الروحانیات اتم خلاصه نہین امر
کئے ہم صلاۃ لیل کے لئے مگر اسوجہ سے کہ موافقت قلب ولسان کامل تر ہے
اور خواطر بلیہ مکاشفات روحانیہ کے لئے اتم ہوتے ہین واقوم قیلا یعنی راست
تر ہے وقت شب مقال کے لئے یعنی قرأت قرآن مجید کے لئے دل
فارغ رہتا ہے اور زبان موافقت رکھتی ہے دل سے کسلئے زبان سے قرأت
کرتا ہے اور دل سے تفکر کرتا ہے اور مراد ناشئة اللیل سے درمیان مغرب
وعشا کے بھی وارد ہے یا مابعد عشا کے صبح صادق تک اور بقول عائشہ رضی اللہ
عنہا کے ناشیہ وہ ساعت ہی جو خواب سے بیدار ہو دین تہجد کے لئے
اقوم قیلا اسوجہ سے بھی ثابت ہے کہ وقت شب آوازین وحرکتین
اور اقوال سے غیرونکے محفوظ رہتا ہے کس لئے تمامی اشخاص وذی روح
خواب غفلت مین رہتے ہین قیل وقال اوس وقت کا اقوم یعنی قایم تر رہتا ہے
خلاصہ اس اجمال کا یہ ہے وقت روز فکر آدمی کے امورات کونیہ معاشیہ
انتظام کارخانہ دنیا مین اور طلب مال وجاہ اور تلاش معیشت وزن وفرزند
وخدمت آقا وخاوند مین مستغرق رہتی ہے اور کمال دوری عالم روحانی
سے پیدا ہوتی ہے جسوقت کہ شب داخل ہووے مثل بہایم کے پڑے رہتا ہے
نیک وبد کی تمیز نہین رہتی ہے خواہش نفس مراحل دور رہتے ہین بغیر از دور
کرنے خصلت بہیمیہ کو تقرب الہی محال ہوتا ہے وقت شب فی حد ذاتہ نزول
انوار وبرکات لاہوتیہ کا ہے جسوقتکہ عبادت الہی وقت شب واقع ہو نور قرآن
ونور ایمان مجتمع ہوکے ایک عمود نورانی پیدا ہوتا ہے جس وجہ سے ظلمات
نفسانی دور ہوتے ہین فرد دل در دبند وز غیرش بگسل + ہر چہ جز دوست برکن

ناشئۃ اللیل

ازدل + اور حدیث شریف مین وارد ہے نزول باری تعالی یعنی رحمت الٰہی
ہر شب سماء دنیا پر ظاہر ہوتی ہے تا آنکہ باقی رہے ثلث لیل اور اللہ تعالی حکم
فرماتا ہے کون شخص دعا مانگتا ہے قبول کرتا ہون کون شخص سوال کرتا ہے
عطا کرتا ہون حاجت کو اوسکی اور کون طلب مغفرت کی رکھتا ہے مغفور کرتا
ہون تا زمانیکہ طلوع فجر ہو حدیث ینزل تبارک وتعالی فی لیلۃ الی السماء
الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الاخیر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ
من یسألنی فاعطیہ من یستغفر فاغفر لہ حتی ینفجر قولہ تعالی ان
لک فی النہار سبحا طویلا وقت روز اشتغال دنوی زیادہ ہوتی ہین کسلئے
شواغل اور اسباب مختلف کا ہجوم رہتا ہے یہی حالت ہجوم کے واقع ہونیکا
سبب نفس کشی کے لئے حکم صوم کا ہوا تا کہ ورزش یعنی حبس نفس سے
قطع شہوات نفسانی حاصل ہو بمثال ریاضت کروانی جانوران واطفال کے
کہ اول ترک مالوفات کروا کے مشغول بکار کرواتے ہین دوم اکثر گناہان
قوتی شہوت وغضب کو واقع ہوتی ہین اور عبادت صوم کی شہوت وغضب کو توڑتی ہے کسلئے مدار شہوت وغضب کا
قوت روح ومزاج پر موقوف ہے اور قوت روح کے اغذیہ واشربہ
سے غلبہ استعدادات کا پاتا ہے جبوقتیکہ قلت غذا اور آب سے
کوشش کرین روح نرم ہوتی ہے اور طاقت اجراء شہوت وغضب
کی دور ہوتی ہے لہذا مومنین کے لئے عبادت صوم کی تقرر پائی تا کہ
بواسطہ ریاضت انوار الٰہی حاصل کرین اسلئے تعین پر روزہ کے
قول اللہ تعالی کا دال ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم
الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی
اللیل یعنے کہاوین اور پیوین تا وقتیکہ امتیاز ہووے رشتہ سیاہ سے

رشتہ سفید رشتہ سیاہ کنایہ ہے تاریکی شب سے رشتہ سفید کنایہ ہے
روشنائی روز سے ثم اتموا الصیام الی اللیل تمام کرو تم صوم کو تا شب فائدہ
صوم کی تین مراتب ہین صوم عوام صوم خواص صوم خواص الخواص صوم عوام
محفوظ رکھے اپنے بطن کو اکل و شرب سے اور فرج کو شہوات سے
حدیث شریف وارد ہو کم من صائم لیس لہ الا الجوع والعطش یعنے بہت صائم
ہین نہین حاصل ہے اونکے لئے مگر بھوکی اور پیاسی رہنا اس ترک
اکل و شرب سے کچھ حصول نہین مگر حاصل وہ روزہ ہے جو نفس کشی بتمامہ
ہووے جسمین ہر یک اعضا محفوظ رہین گناہون سے حدیث شریف
مین وارد ہے نہین ہے اللہ تعالی کو حاجت بیچ صوم کے ترک اکل و شرب
سے فقط بلکہ ہر یک عضو کو اور قلب کو محفوظ رکھین حسب حکم شرع شریف
اور نفس امارہ کو اپنے توڑین تاکہ رجوع کرے طرف نفس مطمئنہ کے بحدیث
دال علیہ لیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ و شرابہ فائدہ باز رکھنا
زبان کو کلام باطل سے حکم روزہ کا رکھتا ہے اور محفوظ رہنا جوارح کو کار ہائے
بد سے جزاء نماز کی پاتا ہے اور سوای خالق کے خلق سے امید نہین رکھنا
ثواب صدقہ دینے کا رکھتا ہے اور باز رہنا تصدیع دینے سے خلق اللہ کے
ثواب جہاد کا رکھتا ہے انبیاء بنی اسرائیل پر اسیطرح حکم فرمایا اوحی اللہ تعالے
الی نبی من انبیاء بنی اسرائیل وقال صمتک عن الباطل لی صوم و حفظک
الجوارح فی المحارم لی صلوۃ و ایاسک عن الخلق لی صدقۃ و کفک الاذیۃ
عن المسلمین لی جہاد دویم صوم الخواص صوم صالحین کا ہے جو باز رکھنا گناہو نسے
اعضا کو اپنے اول باز رکھنا چشم کا محارم سے دویم محفوظ رکھنا زبانکو غیبت و
کذب سے اور چغلی و حلف دروغ سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اقسام صوم

فائدہ

بیان صوم الخواص

عن انس رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم خمسۃ اشیاء تحبط الصوم
ای تبطل ثوابہ الکذب والغیبۃ والیمین الغموس والنظر بشہوۃ یعنی
باطل کرتا ہے ثواب روزہ کا جھوٹ اور غیبت اور سخن چینی اور قسم دروغ اور نظر
کرنا عورات غیر پر شہوت سے اور حدیث شریف مین وارد ہے دروغ گوئی
علامت نفاق کی ہے اور نفاق کے ساتھ آمیزش ایمان کی نہین ہوتی ہے
عن عبد اللہ بن عمر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع
من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت
خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب
واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ مشکات جو شخص کہ رکھا چہار خصلت
زمرۂ منافقین سے شمار کیا جاتا ہے تا وقتیکہ ترک نکرین خصائل مذموم
کو دائرۂ اسلام سے خارج رہتا ہے اول امانت مین خیانت کرین دویم وقتیکہ
کلام کرین جھوٹ کہین سیوم عہد شکنی کرین چہارم وقتیکہ جدل کرین
دروغ گوئی و سرکشی کرین فائدہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص
جھوٹ کہتا ہے دور ہوتا ہے جمال اوسکا جسو قتکہ جاتا ہے جمال حاصل
ہوتی ہے بد خلقی بد خلقی معذب کرتے ہی نفس کو اور علی مرتضی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اعظم الخطایا اللسان الکذوب یعنی خطای بزرگ
نزدیک اللہ تعالے کے زبان دروغ ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ
علیہ والہ وسلم اذا کذب العبد تباعد الملک عنہ میلا من نتن
ما جاء وقتیکہ جھوٹ کہا بندہ دور ہوتے ہین فرشتے اوس دروغ گو سی
ایک میل مسافت میل کی چہار ہزار قدم ہوتے ہین اور غیبت بد ترین زنا
سے ہے کس لئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے الغیبۃ

اشد من الزنا یعنی غیبت بدترین زنا سے ہے اور سورۂ حجرات مین اللہ تعالی فرماتا
ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا
فکرھتموہ خلاصہ آیت یہ ہے کہ نہین غیبت کرین بعض تمہارے بعض کی کیتین
آیا دوست رکھتا ہے کوئی تمہارے سے کہ کہاوے گوشت بہائیکو اپنے
درحالیکہ وہ میت ہو پس مکروہ رکہو تم اوس چیز کو جو غیبت کرتے ہو مثل کہانے
گوشت مردہ کے ہوگا فائدہ غیبت وہ ہے کہ غایبانہ مین کسی کی سخن
بد نہین درصورتیکہ مواجہت مین اوسکے کہنے سے رنجیدہ ہووے اسلئے
منع غیبت کے لئے حکم فرمایا حاصل آیت شریف سے غیبت مومن کی منع ہے
نہ کافر کی کیونکہ فرمایا اللہ تعالے نے ان یاکل لحم اخیہ اس جملہ کی
تطبیق ثابت ہوتی ہے جملہ سے انما المومنون اخوۃ کے یعنے نہین ہین مومن
مگر آپس مین نسبت برادری کی رکہتے ہین از روی شراکت دین کے کس لئے
منتسب ہین اصل واحد مین جو ایمان ہی اور درمیان کافر و مومن کے برادری
حاصل نہین ہے جسوقت کہ مومن مر جاوے ایک برادر کافر کو چہوڑا برادر
وارث نہین ہوتا ہے مگر دوسرے مومنین وارث ہوتے ہین متروکہ
کے لئے باوجودیکہ برادری نسبی کے حاصل نہین ہے وراثت بسبب کافر
ہونیکے مال لاوارث بیت المال مین داخل ہوگا بیت المال بحقیقت مومنین کی
ہوگی پس ثابت ہوا وراثت ایمان کی قوی تر ہے اور برادری بہی قوی تر
ہوگی اسیواسطے اللہ تعالی نے فرمایا انما المومنون اخوۃ تشبیہ لحم اخیہ
سے یہ نکتہ ہے عرض انسان کا ظاہر اگر خون و گوشت ہے اگرچہ پوست
بزرگ ہے خون و گوشت سے درحالیکہ خون و گوشت جواز نہو پوست
بطریق اولی نہوگا اس مقدمہ سے تاکید زاید ثابت ہوتی ہے کس لئے دشمنہ بہی

وقت غضب کی قصد رکہتا ہے تا کہ چابین گوشت دشمن کہا بیٹے لہذا التشبیہ دی
گئی اکل لحم سے جسوقت کہ غیبت کیا جاوے مغتاب خبر نہین رکہتا ہے اور تصدیع
بہی نہین پہونچتی ہے اوسکو علی ہذا القیاس اگر تو گوشت میت کا کہاوے میت
کو بہی تصدیع نہین ہوتی ہے باوجود عدم اطلاع مغتاب کے قبیح تر ہے
اور ایک مثال بیان کرتا ہون اگر نزدیک مضطر کے گوشت جانور میت کا
موجود ہو اور میت آدمی کی بہی ہو اختیار گوشت جانور مردار کو کریگا
قیاس کر غیبت بدتر ہے گوشت جانور مردار سے **فائدہ** غیبت
چہہ شخص کے جائز ہے اول ظالم کی اوس شخص کے روبرو جو انصاف
کر سکتا ہے اور ظلم ظالم کا دور کر سکتا ہے دویم اعانت طلب کرنا فعل
منکر پر ایسے شخص کے نزدیک جو تغیر دے سکتا ہے اگر بغیر اعانت
طلب کرنیکے ذکر کرین داخل غیبت ہے سویم روبرو مفتی کے طلب
فتوی کے لئے استفسار کرین بغیر تعین شخص کے فلان شخص کے لئے
جو اسطرح کا فاعل ہو کیا کہتے ہو چہارم معلوم کرین طالب علم کو اگر قصد
اوسکا کسی فاسق سے تعلیم پانے کا ہو اور اگر کوئی ایک شخص کے ایک فاسقہ
سے عقد کا خیال کرے حال فاسقہ سے اطلاع دیوے کس لئے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ ذکر کرو تم حال فاسق کو جو حال کہ رکہتا ہو تا کہ پرہیز
کرین اشخاص جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکروا
فاسقا بما فیہ کی یحذرہ الناس پنجم یہ حکم تارک الصلوۃ کو بہی شامل
ہے ششم اوس شخص کا ذکر کرین جو ارادہ غیبت کا نہو فقط یعنے فلان نابینا
اور فلان لنگ بلکہ ذکر مذکور سے تعظیم شخص کے مذکور ہو **رباعی**

آنکس کہ لواے غیبت افراختہ　　اوز تن مردگان غذا ساختہ

اقسام جواز غیبت ۱۲

وآنکس کہ بعیب خلق افراختہ است   زانست کہ عیب خویش نشاختہ است

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین درباب غیبت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کئے فرمایا ذکر کرتے ہو تم اوس چیز کو جو بہائی تمہارا مکروہ جانتا ہے درصورت موجود ہونے اوس شے کے شخص مذکور مین مرتبہ غیبت رکھتا ہے وگرنہ داخل بہتان ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا والذین یوذون المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا خلاصہ آیت وہ لوگ جو اذیت دیتے ہین برادران مومن وزنان مومنہ کو بغیر از کسب کرنے اوس شے کے پس اوٹھایا اونہون نے بوجہ جہوٹ کا اور صریح گناہ کا جسطرح کہ خود کے لئے اللہ کو فرماتا ہے یوذون اللہ ورسولہ انسان نہین ہے قادر اذیت خدای تعالی پر جو تصدیع پونچے اللہ تعالی کو مگر تصدیع بانیطور ثابت ہوتی ہے اگر شرک خدا مین کرین جو لایق خدائی نہو اسیطرح اذیت مومن کے بہی ثابت ہوتی ہے قول سے مومن کے لئے بالتخصیص قول کا ذکر فرمایا کس لئے قول عام ہی خارج ہوتا ہے قلب سے اور لسان دلیل اوسکی ٹہہرے پس قول داخل ہوتا ہے قلب غیر مین اور راستہ اسکا گوشہاے غیر ہین

شعر

ان الکلام لفی الفواد وانما   جعل اللسان علیہ دلیلا

اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز طول قامت کی عورت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوئی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ھذہ طویل القامۃ یہ عورت طول قامت کی ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الفظی الغیبۃ فلفظت مضغۃ من لحم یعنے تلفظ کرے تو غیبت سے پس ڈالے تو یک گوشت پارہ کو زبان سے

عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اوس روز سے اسطرح کا ذکر کسی ایک
بشر کا مین نے نہین کیا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی
صلے اللہ علیہ وسلم من اغتاب فی عمرہ مرۃ یعاقبہ اللہ عشر عقوبات الاولی
یصیر بعیدا من رحمۃ اللہ والثانیۃ یکون نزع روحہ عند موتہ شدیدا
والثالثۃ یقطع الملائکۃ صحبتہ والرابعۃ یصیر قریبا الی النار والخامسۃ
یصیر بعیدا من الجنۃ والسادسۃ یشتد علیہ عذاب القبر والسابعۃ یحبط
عملہ والثامنۃ یتاذی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتاسعۃ یسخط اللہ علیہ
والعاشرۃ یصیر مفلسا یوم القیامۃ عند المیزان یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ غیبت کیا عمر خود مین ایک وقت عذاب کرتا ہے
اللہ تعالی دس دفعہ عقوبت اول ہوتا ہے دور رحمت سے دویم عذاب سکرات کا
شدت سے ہوگا سیوم ملائکہ صحبت سے جدا ہوتی ہین چہارم قربت دوزخ کی
رہیگا پنجم بعید جنت سے ہوگا ششم عذاب قبر کا شدت سے ہوگا ہفتم نا چیز
ہوگا عمل نیک اوسکا ہشتم روح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اذیت پہونچتی ہے نہم فقیر رہتا ہے روز قیامت مین نزدیک میزان کے
یعنی اعمال نیک اوسکی چہین لئے جائینگی اور دئے جائینگے اوس شخص کو جسکی
وہ غیبت کیا تہا اور غیبت کرنے والا تہی دست ہوگا جسوقت کہ تہی دست اعمال
خیر سے ہو لایق دوزخ کا ہوگا نعوذ باللہ من ذالک دہم لایق غضب آلہی کا ہوگا
حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ فلان شخص غیبت اپنی کیا ہے ایک
طبق پر میوہ تیار کرکے روانہ فرمایا اور کہلا فرمایا تیرے نیکیان مجھکو اللہ تعالی
ہدیہ کرچکا میری غیبت کرنے کے سبب اسلئے مین ہی تجھکو ہدیہ روانہ کیا ہون
حکایت عیسی علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس لعین ایک ہات مین شہد

الایمان غیبت

اور دوسری ہات مین خاک رکھ کے چلا جارہا تہا استفسار فرمایا حقیقت
سے دو شئے مذکور کی جواب دیا شہد سے شیرین کرتا ہون زبان کو غیبت
کرنیوالونکے اور خاک چہرہ پر یتیمونکے ڈالتا ہون تاکہ کوئی یتیمونپر رحم
نکرے اور کار خیر یتیمونکے لئے ظاہر نہووے کس لئے یتیمونپر رحم کرنیوالا
درجہ اعلی رکھتا ہے نزدیک اللہ تعالی کے نمیمہ یعنی چغلی سے محفوظ رہنا
کس لئے حدیث شریف مین وارد ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من مشی بالنمیمۃ بین اثنین سقط اللہ تعالی
علیہ فی قبرہ نارا یحرقہ الی یوم القیمۃ جو شخص کہ سعی کیا چغلی کے لئے درمیان
دو مومن کے مسلط کرتا ہے اللہ تعالی آتش کے تئین قبر مین تمام کے تاکہ اذیت
پاوے قیامت تک **حکایت** ہے وہب بن منبہ سے وقتیکہ سوار ہوکر
نوح علیہ السلام حسب حکم الہی کشتی پر ہر ایک نوع سے یک جفت ہمراہ اپنے
رکھا اور منع فرمایا جفت ہونے سے تاکہ توالد و تناسل اندرون کشتی کے
نہو کتّے نے صبر اختیار نکیا اس معنی کے اطلاع نوح علیہ السلام کو بلّی نے دی
کتے کو ملامت فرمایا بار ثانی اسیطرح بلی کی خبر دی جناب نوح علیہ السلام نے
ہر دو کے حق مین دعاے بد فرمایا یہی وجہ ہے ہر دو کے جماع کے
وقت شہرت ہونیکا تاکہ رسوا ہووے حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص کہ
کہولے ستر کو مومن کے کہولتا ہے ستر اوسکا اللہ تعالے قیامت کے روز قال
النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا کشف ستر المومن یکشف اللہ سترہ یوم القیمۃ
اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ سخن چین داخل جنت نہوگا وعن حذیفہ
رضی اللہ عنہ قال سمعت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل
الجنۃ قتات نظر کرنا شہوت سے محارم پر یہہ بہی مفسد صوم ہے اگرچہ زنا نہین

بیان نمیمہ

بیان نظر بمحارم

مگر یک حصہ زنا کا پاتا ہے کس لئے ابتداءً نظر شہوت کے پوچنچاتے ہی مرتبہ
زنا کو حکایت عثمان رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک اعرابی حاضر ہوا
معاینہ کے بعد فرمایا تیرے سے بو زنا کی آتی ہے اعرابی نے کہا آیا وحی آپ پر
نازل ہوتی ہے جو اسطرح بیان فرماتے ہو بعد از عرض کیا راہ مین ایک عورت
پر نظر شہوت کی کیا ہون زنا نہین کیا اسلئے حدیث شریف مین وارد ہے
اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله فائدہ اللہ تعالے
عالم ہے خیانت چشم کا قرآن مجید مین فرمایا یعلم خائنة
الاعین چنانچہ صاحب تفسیر کشاف خائنة صفت نظر کے کی ہے
یا معنی ہے مصدر کے یعنی خیانت کرنا مثل عافیة کے جو معنی سے معافات
کے آیا ہے مراد استراق منظر کا طرف ما لا یحل کے یعنی دزدی کرنا نظر
طرف اوس چیز کے جو حلال نہین ہے جسطرح کہ کرتی ہین اہل ریب اور اللہ
تعالی فرماتا ہے ما تخفی الصدور یعنی عالم ہے اوس شئے کا
جو مخفی دلوںمین ہین یعنی مضمرات کا بھی دانندہ وہی ہے حاصل
کلام یہ ہے افعال دو قسم پہ ہوتے ہین افعال جوارح اور افعال
قلوب افعال جوارح سے خیانت چشم کی ہے جو اللہ تعالی عالم ہے
اس فعل کا اور افعال قلوب کا بھی اللہ تعالی عالم ہے یعنی مخفیات کا
تمہارے دانندہ ہے اسلئے اللہ تعالی فرماتا ہے واللہ یقضی
یہ حکم موجب ہوتا ہے کمال خوف کو اپنے صاحب سے ہر شئے کے لئے
دقیق ہو یا غیر دقیق امام قشیری نے فرمایا خیانت چشمونکی مجوبونکے لئے
اوقات مناجات کے یعنی وقت مین اشتغال الی اللہ کے خواب غفلت
کو اپنی دامن مین گھیر رکھنا جسطرح کتاب زبور مین اللہ تعالی فرماتا ہے

خیانت چشم

افعال

دروغ گو وہ شخص ہے جو دعوی محبت کرتا ہو اور خواب کو دوست رکہتا ہو من نام عینا نام عین رضائی

نظم

خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار	چشم او چون شمع باشد اشکبار
چشمہاے عاشقانرا خواب نیست	یکنفس آن چشمہارے آب نیست

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہے روز حشر ہر یک چشم گریہ کریگی مگر وہ چشم
جو محفوظ رہی محارم سے اور ہر روز دو ملک ویل کرتے ہین مردونکو عورات
کے لئے اور ویل کرتے ہین عورتونکو مردون کے لئے قال النبی صلے
اللہ علیہ وسلم ما من صباح الا وملکان ینادیان ویل للرجال من النساء
و ویل للنساء من الرجال لطیفہ یوسف علیہ السلام نے محفوظ رکہا چشمونکو
اپنی نظر شہوت سے سالم رہنے بلا سے زلیخا نے درازکی چشمون کو اپنی
واقع ہوئی بلا مین آدم علیہ السلام نے نظر کی طرف درخت ممنوع کے خارج ہوے
جنت سے قابیل فرزند آدم علیہ السلام نے وقتیکہ نظر کی اخت ہابیل پر
واقع ہوا عذاب ابراہیم علیہ السلام نے نظر محبت کی فرمائی اپنے فرزند
اسمٰعیل علیہ السلام پر حکم ذبح کا ہوا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو فرمایا لا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم یعنی مت
دراز کر ہر دو چشم کو تیرے سات خواہش اوس چیز کے جو بہرہ مند کئے
ہم اوس اشیا سے کس لئے کفار فجار جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو اقسام حظوظ نفسانی سے طمع دیتے تھے اسلئے اللہ تعالے نے حکم فرمایا
چشم کو اپنی ازعقب نہ لاوین طرف متاع دنیا کے فائدہ ادامت نظر

سے کے دلالت کرتی ہی محبت ظاہر بہتر سے دنیا کے لئے حاصل آیۃ کے یہ
ہوتی ہے کا تمدن عینیک بہ الذّاین یعنی باعتبار قلب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لذائذ دنیا کے بے مقدار ہین رباعی
پیش دریاسے قدر حرمت تو ۔ محیط فلک حباب بے نیست
داری آن سلطنت کہ در نظر ت ہد ملک کونین در حبابی نیست
اور اللہ تعالے نے فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کو اخفض جناحک للمؤمنین پست کر بازو کو تیرے مومنین کے لئے
مراد خلق عظیم سے ہے اور عدم التفات طرف اغنیا کے نظم
ذات ترا وصف نیکوخوی است ۔ خوی ترا سرمایۂ نیکوی است
روز ازل دوختہ حکم قدیم ۔ بر قد تو خلعت خلق عظیم
اللہ تعالے نے حکم فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم
کو واضمم الیک جناحک من الرھب یعنی و ابستہ کر طرف تیرے
دو بازو کو تا کہ خوف عاید ہو کفار کے لئے فائدہ خفض بیچ
لغت کے مخالف رفع کا ہے یعنی بلندی کا جسطرح کہ حال قیامت مین
فرماتا ہے خافضۃ رافعۃ یعنی پست ہونگی گناہگار اور بلند ہونگی مومنین

فائدہ

اے عزیز تا نہ روکیگا نفس امارہ کو شہوات سے باز نہ رہیگا مراد اخروی کو
نہ پہونچے گا اللہ تعالی فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس
عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی یعنی جو شخص کے ڈرا استادگی کو روبرو
خدائے تعالی کے مقام عتاب مین آنے کے لئے اور باز رکھا نفس کے تئین

خوف الٰہی

اپنی خواہشات سے جو حرام و ناشائستہ ہوویں پس آرامگاہ اوس شخص کے
لیے بہشت ہوگی بعض مفسرین نے تفسیر اس آیت شریفہ کی اسطرح کی ہے
کہ یہ آیت شان مین اوس شخص کے ہے کہ قصد معصیت کا کیجے در آن
حال وہ خلوت مین رہے اور قادر بھی رہے مگر خوف خدای تعالے کا
دامن گیر ہو کے باز آوے معصیت سے **فائدہ** خوف اللہ تعالی کا مسبوق
ہوتا ہے اور علم اللہ تعالی کا سابق ہونا لابد ہے کس لیے تا زمانیکہ علم تمامہ
نہوگا وجوب خوف کا نہوگا اس لیئے حدیث شریف مین وارد ہے نہین
خوف رکہتے ہین عباد اللہ تعالی سے مگر علماء بوجہ زیادتی علم کے چنانچہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا
جسکو خوف اللہ تعالی کا ہو سبب واقع ہوتا ہے دفع کرنے خواہش نفسانی
کے لئے علت اوسکی علم باللہ ہونا ضرور ہے جبتک کہ تو موصوف ہوا اوصاف مذکورہ سے
در آنحال جمیع قبائح بعید ہونگی تیرے سے اور موصوف ہوگا تو جمیع حسنات
وطاعات سے **نظم**

گر نفسے نفس بفرمان تست	کفش بیاور کہ بہشت آن تست
نفس کشد ہر نفسے سوی تست	ہر کہ خلافش نفسے زد بدست

حدیث شریف مین وارد ہے تازمانیکہ نظر کرنے سے شہوت کے محارم
غیر پر محفوظ نہ رہیگا اون عورات سے جو تیرے سے متعلق ہین محفوظ
نرہیگی نظرون سے اغیار کے حدیث شریف مین وارد ہے عِفُّوا عَنْ
نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفُّوا النَّاسُ عَنْ نِسَائِكُمْ **حکایت** ایک عورت صالحہ
جو شوہر اوسکا زیورساز تہا اور مکان مین شخص مذکور کے کئی سال سے
ایک سقہ باجرت پانی ڈالتا رہا ایک روز غیر حاضری شوہر عورت مذکورہ کے

ہات اوس عورت کا گرفت کیا عورت نے خوف آلہی ظاہر کیا معا اوس خیال سے باز آیا اور محجوبانہ خارج خانہ ہوا بعد از یک ساعت کے شوہر اوس عورت کا داخل مکان ہوا عورت مذکورہ نے اپنے شوہر سے استفسار کیا آیا تیرے سے کوی یک طرح کا عصیان صادر ہوا ہے جواب دیا ایک عورت حسینہ کو بنگڑیان پہنایا اور اوسکی حسن پر خیال کرکے بنظر شہوت ہات اوس عورت کا مضبوط پکڑا بعد از خوف خدا کا لاحق ہوکے چھوڑا عورت نے اوسکے جواب دیا قصاص تیری عورت سے ظہور ہو چکا جو تونے برادر مسلم کی عورت سے کیا اور روز دیگر سقا مذکور نے نزدیک عورت صالحہ کے حاضر ہوکے عفو قصور کے لئے کہا عورت نے جواب دیا نہین ہے خوف تجھے کس لئے جو تو میرے سات کیا قصاص میرے شوہر کا تہا جو غیر عورت کے ساتھ کیا اسلئے حدیث مذکور اس حکایت کو تطابق رکہتی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ فِی شُغُلٍ فَاکِهُوْنَ اصحاب جنت سیر جنان تحت درخت طوبی کرتے رہین گے درانحال ایک حور ظاہر ہوگی اور کہیگی السلام علیک یا ولی اللہ اور اہل بہشت استفسار کرینگے کہ تو کون ہے جواب دیگی دیکھئے پیشانی پر میرے لکہا ہوا رہیگا هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ لِمَنْ غَضَّ بَصَرَهٗ عَنْ حَرَامِ الدُّنْیَا اے عزیز حصول بہشت و حور بہشت موقوف نظر محارم سے دور ہونے پر رہی تیسرا باز رکھنا گوش کا کلام مکروہ سے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنے سماعت و بصارت و قلب ہر ایک سوال کئے جائیگا فردا قیامت اس مقام پر اشکال ہوتا ہے کس لئے ثبوت سوال کا عاقل پر ہوگا جوارح ذوی العقول نہین ہین صلاحیت ذوی العقول ہونیکی نہین رکھتے ہین جواب

نقصان سماع کلام مکروہ

فائدہ

بیان اصحاب یمین کا

اگر کوئی شخص کہے کہ وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ یعنی سوال کر تو قریہ کے تئین مراد اہل قریہ
سے ہوتا ہے پس انسان کے حواس بھی مثل اہل قریہ کے ہونگے ہر ہر فرد کو
لکھ سکتے ہین کہ کسلیے سنا تو جو جواز نہین تھا کسلیے دیکھا تو جو حلال نہین تھا
کسلیے قصد کیا تو جو شرع شریف مانع ہوئی تھی قصد کے سے لئے اور یہ ہی جواب
سوال کا ہوگا حواس انسانی آلات نفس کے واقع ہوے ہین اور نفس بمنزلہ
امیر کے ہے استعمال حواس کا مصالح امیر کے لئے ہوتا ہے اور امور استعمال
کے اگر خیر مین ہووین مستوجب ثواب کا ہوگا اگر استعمال عصیان مین ہو
مستوجب عقاب کا ہوگا کسلیے اعضا ہی فردای قیامت مستفید حیات
سے ہونگے بسبب حصول حیات کے لیاقت شہادت و بینکی رکھینگے جسطرح
اللہ تعالی نے فرمایا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ پس ثابت ہوا تخلیق حیات سے عقل و نطق اعضا کا ہی وجہ
ہے صلاحیت سوال کئے جانے کے لئے فائدہ حدیث شریف مین وارد
ہے جو شخص کہ سنے کلام کسی ایک قوم کے لئے جو وہ قوم مکروہ جانتی ہو
ڈالی جائیگا گوش سامع مین شیش گلایا ہوا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مَنْ سَمِعَ حَدِيثَ قَوْمٍ وَهُمْ يَكْرَهُونَ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ وَهُوَ
بِالْمَدِّ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ اور اللہ تعالی نے فرمایا كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ہر نفس آدم مرہون ہے اپنے اکتساب پر سوای
اصحاب یمین کے یمین وہ لوگ ہین جو اعمال نامہ اونکا سیدہے ہات دیا جاویگا
کس لئے وہی مغفور ہونگے ابن عباس نے فرمایا اصحاب یمین سے مراد
مومنین ہین کلبی رح نے فرمایا اصحاب یمین وے لوگ ہین کہ جنکے ارواح
کی حضوری آدم علیہ السلام کے سیدہے بازو پر ہوئی ہے جو اللہ تعالی نے

فرمایا ھم کا عرفی الجنۃ کا اباالی علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب یمین سے
اطفال مومنین ہیں انتہی استماع کلام مکروہ میں امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا
اثر طعام کا شکم میں قریب الزوال ہے اثر کلام کا گوش میں قایم رہتا ہے تا عمر
اور سماعت کرنے والا کلام مکروہ کا شراکت رکھتا ہے متکلم سے چہارم دور رکھنا
ماکولات کو اپنے مشتبہات سے کیلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الرسل
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا۔ یا ایہا الرسل کا خطاب کل رسل پر
ہوتا ہے حالانکہ رسل مختلف زمانہ میں مبعوث ہوے ہیں تاویل اس اشکال کی
یہ ہے جبکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب فرمایا تمامی
رسل کی حضوری کے ساتھ حکم فرمایا تاکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو گرانی خاطر نہووے اور اس حکم سے یہ ظاہر ہوتا ہے تمامی رسل اس خطاب میں
شامل ہیں شان نزول اس آیت کے اسطرح مفسرین نے تحریر فرمائے ام عبداللہ
اخت شداد بن اوس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افطار کے لئے قدح
دودھ کا روانہ کئے تھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدح مذکور کو
رد فرمایا حاضر ہو کے استفسار کیا فرمان ہوا یہ دودھ کس جانور کا ہے عرض کیا
بکری کا دودھ ہے اور مال سے اپنے بکری خرید کی ہے ارشاد ہوا انبیا نہیں اذن
ہیں مگر اکل طیبات پر بعد از یہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی دودھ سے افطار فرمایا اور مومنین کے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا
الذین امنوا کلوا من الطیبات ما رزقنکم ان کنتم ایاہ تعبدون کھاو تم
پاکیزہ چیزیں جو روزی دئے ہم تمکو اور سپاس کرو تم اللہ تعالی کا اگر ہو تم خاص
اوسکے ہی لئے عبادت کرنے والے طیب معنی سے حلال کے ہے اگر یہ کہ اسشے
موجود رزق حلال ہے ہو لفظ طیب سے ذکر نہیں فرماتا کس لئے معنی طیب کے

پرہیز از مشتبہات

لغت مین مستلذ مستطاب کو کہتے ہین پس معنی مِنْ لَذَائِذِ مَا اَحْلَلْنَا لَکُمْ
ہوگی یعنی لذائذ وہ چیزین ہین جو حلال کئے ہم تمہارے لئے بعد از فرمایا اِنْ کُنْتُمْ
اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ اس کلام سے کئی معنی ہوتے ہین معنی اول اِنْ کُنْتُمْ عَارِفِیْنَ
بِاللّٰہِ وَبِنِعَمِہٖ اگر ہو تم پوجنے والے معبود کو اپنے اور نعمت کو اوسکی اس کلام
یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے جس شخص کو یہ معرفت حاصل ہو سوا اوسکے دیگر کو نہین
پوجیگا معنی دوم اِنْ کُنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَعْبُدُوْا فَاشْکُرُوْہُ یعنی
اگر ہو تم ارادہ رکھنے والے عبادت کا اللہ تعالی کی شکر کرو تم اللہ تعالی کے ہی لئے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَاِنَّ الشُّکْرَ رَأْسُ الْعِبَادَۃِ یعنی شکر
تمامی عبادات کا سر ہے معنی سیوم وَاشْکُرُوا اللّٰہَ الَّذِیْ رَزَقَکُمْ ھٰذِہِ النِّعَمَ
اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ یعنی شکر کرو تم اللہ تعالی کا جو رزق دیا تمہارے لئے
یا ین نعمت ہا اگر ہو تم اللہ تعالی کے ہی عبادت کرنے والے کس لئے حدیث قدسی وارد ہے
اِنِّیْ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ فِیْ نَبَاءٍ عَظِیْمٍ اَخْلُقُ وَیُعْبَدُ غَیْرِیْ وَاَرْزُقُ وَیُشْکَرُ غَیْرِیْ
یعنی تحقیق کہ مین اور جن وانس مسافت بعید رکھتے ہین کس لئے خالق مین ہون اور
عبادت غیر کی کرتے ہین اور رزاق مین ہون اور شکر غیر کا کرتے ہین حاصل ہر دو آیت
کا تا اینکہ اکل حلال نہو ظہور عمل صالح کا محال ہے اے عزیز مقام غور کا ہے انبیا
علیہم السلام باوجود علو مرتبہ کے اس تحذیر مین شراکت رکھتے ہین پس غیر انبیاء کے
لئے کس درجہ پر تحذیر ہوگی فائدہ حاصل اکل حلال کا بیان کرتا ہون کہ اکل حلال
مقدم ہے عمل صالح پر کس لئے لقمہ تخم عمل کا ہے جیسو تخم بہتر ہو درخت بھی بہتر ہوگا
اس ہر دو آیت کو بغور تامل کر کہ اللہ تعالی نے انبیا کے لئے حکم فرمایا یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ
کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اگرچہ انبیا علیہم السلام کے شریعت
مختلف تھی اتفاق دو چیز مین رہا کھانا طیبات اور توحید مین اس کلام سے

ثابت ہوتا ہے تا زمانیکہ ماکولات طیبات ہو قیام کمال توحید کا محال ہو گا علی ہذا القیاس مومنین کے لئے حکم فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ یعنی عبادت اللہ تعالی کے لئے درجہ قبول کو نہیں پہونچتی ہے تا زمانیکہ ماکولات طیبات سے ہو کمال خلق کا صادق آتا ہے ظہور بقا پر ظہور بقاء انسان کا بواسطہ رزق کے ہوتا ہے انسان بواسطہ رزق حلال کے اپنے معبود کی عبادت کا راغب ہوگا صاحب مناہج کا قول ہے جو غذا کہ شریعت میں حلال کی گئی ہے حکم عدالت کا رکھتی ہے جو شخص کہ تناول غذا کا حسب حکم شرع کیا اثر اوسکا تمامی اعضا پر ہوگا اور بواسطہ تمامی اعضا کے افعال حسب عدالت شرع ظاہر ہونگے اگر غذا مخالف حکم شرع تناول کی جاوے اثر طغیانی کا پاکے مرتکب عصیان کا ہوگا

مثنوی

دست و دل از زمزم و کوثر بشوی	آب از سرچشمہ تقوی بجوئے
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال	زو نفتد مرد مگر در ضلال
قطرہ باران تو چون صاف نیست	گوہر دریائے تو شفاف نیست

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ بَیْنَہُمَا مُشْتَبِہَاتٌ لَا یَعْلَمُہُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُہَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُہَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے درمیان ہر دو کے مشتبہات واقع ہوتے ہیں نہیں معلوم ہے اکثر اشخاص کو پس جو شخص

کہ پرہیز کیا شبہات سے دور رہا عیب سے ورنہ محل اشتباہ مین پڑا پس مثال اس کی ایسی ہے جیسے
بات کو اپنے حرام پر مثل چرا گاہ کی ہے جو جانورون پر اپنے اطراف چراگاہ
سے نگاہ رکھتا ہے تا کہ تجاوز نکرین چراگاہ سے علی ہذا القیاس ہر ایک
پادشاہ کو چراگاہ رہتی ہے پس اطراف چراگاہ اللہ تعالی کا محارم
ہین تا کہ تجاوز نکرین حلال سے طرف محارم کے مثال شکل تنزل کے ÷ ؎

ضروری	مباح	مکروہ	حرام	کفر

جسوقتکہ بندہ اکتفا کیا ضروری پر
امن پایا اگر قدم رکھا مباح پر مگر وہ پر قدم رکھینگی وسعت حاصل کیا جسوقت
مکروہ پر قدم رکھا وسعت حاصل ہو وے حرام پر قدم رکھینگی یقین تصور کر
کفر پر قدم رکھیگا مثال شکل ترقی کی

فرض	واجب	سنت	مستحب	آداب

جسوقتکہ فرض ادا کیا پس مرتبہ ادای واجبات کا حاصل کیا واجبات گھیر لیتے ہین
سنن کو سنن سے مرتبہ مستحبات کو پہونچتا ہے اگر مستحبات پر قایم
رہا آداب بہی حاصل ہوتی ہین قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہے تَاَدَّبُوْا ثُمَّ تَعَلَّمُوْا
قول ابو عبد اللہ بلخی کا ہے اَدَبُ الْعِلْمِ اَکْثَرُ مِنَ الْعِلْمِ عبد اللہ بن مبارک نے
فرمایا اگر کسی شخص کی توصیف کرین کہ وہ علم اولین و آخرین رکھتا ہے فوت ملاقات
پر اوسکی تاسف نہین کرتا ہون تاسف فوت ملاقات پر اوس شخص کے کرتا ہون
جو تادیب نفس پر اپنے قایم رہے

شعر

طَرِیْقُ الْعِشْقِ کُلُّهَا آدَابٌ ۔ اَدِّبُوا النَّفْسَ یَا اَیُّهَا الْاَصْحَابُ

اے عزیز ایمان ایک شہر ہے جس شہر کو پانچ حصار ہین حصار اول طلائی
دویم نقرہ سیوم فولاد چہارم حسن پنجم خشت گل کے پس ضرور ہے کہ استواری
دیوار گل کی کرے جسوقت کہ نفس امارہ کی اطاعت کرے دیوار گل پر نظر نہین کی یقین تصور کر استحکام
دیوار جسکے خلل پیدا ہوا اسیطرح ہر ایک دیوار پر دشمن حملہ آور ہونیکے اقتدار رکھتا ہے

ایمان

برچین قیاس ایمان پانچ دیوار کی حصار مین واقع ہے اول دیوار یقین دوم اخلاص سیوم دیوار ادائے فرایض چہارم دیوار ادائی سنن پنجم حفظ آداب تا زمانیکہ حفظ آداب پر قایم رہے شیطان لعین کو طمع ہوتی ہے کہ پانچ دیوارین توڑکے ایمان پر نظر ڈالے اسلئے مؤمن کو ضرور ہے حفظ آداب جمیع امور وضو و صلوٰۃ و بیع و شرا و اکل و شرب مین رکھے تا کہ نور قلب کو حاصل ہو اور مداخلت شیطان کی نہو فائدہ تقوی کے لئے چہار نشان ہین حفظ الحدود و بذل المجہود و الوفاء بالعہود و القناعت بالموجود مثنوی

متقی را چہار نشان باشد نو		حفظ احکام شرع اول آن
ثانیاً آنچہ دست رس باشد		بر فقیران و بیکسان باشد
عہد را باو فا کند پیوند		ہر چہ باشد بدان شود خرسند

فرمایا عمر بن عبد العزیز نے تقوی صیام نہار و قیام لیل نہین کہلاتا ہے بلکہ تقوی وہ شئے ہے تارک محارم کا اور مودی فروض الٰہی کا ہووے اور تقوی وہ شئے ہے کہ عامل حکم خدا و رسول کا ہو جس سے ایک نور حاصل ہو اوس نور مین زندگی پاوے اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِینَ اتَّقَوا اللہ تعالے ساتھ ان لوگون کے ہے جو تقوی اختیار کئے قیاس کر جبو تنکہ اللہ تعالے تیرے سات ہو نور الٰہی تجھکو کسدرجہ پر پہونچاوے گا کسلئے تقوی ایک ہوا ہے بستان قرب کی جو شخص کے فایز اس ہوا کا ہوا قرب الٰہی پایا آیت شریفہ مین لفظ مع کا دلالت کرتا ہے قربیت الٰہی پر اور اللہ تعالی نے فرمایا تَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیرَ الزَّادِ التَّقوٰی یعنی توشہ لیو تم پس بہترین توشہ تقوی ہے فائدہ تقوی شریعت مین طمع و تشویش نفس کو دور رکھنا اور مردم سے سوال نہین کرنا سوائے اپنے خالق کے حدیث قدسی وارد ہے

فائدہ التقوی

اَنَا بُدٌّ اللّازِمُ فَالزِمْ بُدَّكَ میں ضرورتیر اٹھا الس لازم کر تو ضرور کو تیرے
اور نزدیک عارفون کے تقویٰ پرہیزگاری کو کہتے ہین اور امام قشیری نے
نے فرمایا تقویٰ عوام کا دور رہنا گناہ سے اور تقوۂ خاص پرہیز کرنا ماسوی اللہ سے
یعنے ماسوی اللہ کیسے رو گردان ہونا **بیت**

گناہ آمدش ہود ماسوی اللہ	ازین نوع گناہ استغفر اللہ

حقیقت توشہ کی یہ ہے کہ راہ عشق کی بے توشہ کے طے نہین ہوتی ہے اور
بے توشہ شوق کے مرحلہ محبت طے نہین ہوتا **بیت**

زاد راہ عاشقان درد ست روی زاد راہ رہ زین گونہ ہست بسم اللہ کہ دار عزم راہ

فایدہ اللہ تعالے نے فرمایا وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ
یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی جو شخص ایمان لایا خدا و
رسول پر اور پرہیز کیا گناہون سے بسبب خوف خدا و رسول کے گردانتا ہے
اللہ تعالے اُسکے لیئے راہ پاک دنیا و آخرت مین اور روزی دیتا ہے از
وجہ حلال بحساب **نظم**

از سبہا بگذر و تقوی طلب	تا خدا روزی رساندبی سبب
حق زجائے بخشدت رزق حلال	کہ نباشد در گمان و در خیال

اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تفسیر اسطرح
فرمائی مخرجًا سے مراد کہ راہ پائیگا شبہات دنیا کے سے دور ہونیکے لیئے اور تشنگی
موت اور شدائد یوم قیامت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
قَرَأَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَخْرَجًا مِنْ شُبُہَاتِ الدُّنْیَا وَمِنْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ وَمِنْ شَدَائِدِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ مفسرین نے اس آیت کی شان نزول
اسطرح بیان فرمائی ہے کہ فرزند عوف بن مالک اشجعی کو کفار نے مقید کیا

یہ شکایت عوف بن مالک نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین عرض کیے آپ نے حکم فرمایا اتق اللہ واصبر واکثر من قول لا حول
ولا قوۃ الا باللہ اُسنے حسب فرمودہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
عمل کیا خلاصی کفار سے پایا اور مال واسباب جو ہمدست کفار کے ہوا تہا واپس
پایا فایدہ تقوی منحصر ہے دو شرط پر جو آیت ماسبق مین تحریر پایا ان اللہ
مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون الایۃ الذین اتقوا اشارہ ہے
طرف تعظیم امر اللہ کے والذین ہم محسنون اشارہ ہے طرف شفقت خلق اللہ
کے یہ مقدمہ دلالت کرتا ہے کمال سعادت پر انسان کے پس ہر دو امر مذکور
کمال طریق کا ثابت کرتے ہین تصدیق حق کے لیئے پس مدار اسلام ہر دو
امر پر ٹہرا رباعی

زاحسان خاطر مردم شود شاد به تقوی خانۂ دین گردد آباد
بسوی این صفتہا گر شتابی رضائے خلق و خالق ہر دو یابی

فایدہ تقوی چہار قسم پر ہے اول تقوۂ عام جو ترک کرنا شرک کا دویم تقوۂ
خاص ترک کرنا خواہش نفس کا گناہون سے اور مخالفت نفس کی ہر حال مین
سیوم تقوۂ خاص الخاص اولیا اللہ کا ہے جو ترک کرنا ارادہ کا ہر امر مین اور
آداب و نوافل پر قایم رہنا اور ماسوی اللہ سے نظر پھرانا چہارم تقوہ انبیاء
علیہم السلام کا ہے جو نہین تجاوز کرتا ہے غیب در غیب سے یہ مرتبہ
فنا کا ہے بیت

یک چشم زدن غافل ازان ماہ نباشم ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم

اسیلئے انبیاء علیہم السلام ربنا لا تواخذنا ان نسینا ہمیشہ دعا مانگتے تھے
اس دعا سے یہی مقصود تہا کہ کوئی وقت غافل نہ رہین اپنے معبود سے تاکہ

فرق در بیان
انبیاء و غیر انبیاء
علیہم السلام

جمیع اوقات مشاہدہ اپنے معبود کا ہے **فایدہ** ہر ایک امر و نہی و توفیق و تادیب و کلام و ارشاد و ہدایت و عطا و اطلاع و بصارت و سماعت انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل تھا عقل کو بشر کی دخل ہی نہین بلکہ ملائکہ کو بھی دخل نہین اللہ تعالے نے شان مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اور اللہ تعالے نے انبیاء علیہم السلام کی شان مین فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ کلمۂ اصطفا سے ذکر فرمایا یعنے برگزیدگی کے معنی سے یہ کلمہ دلالت کرتا ہے بری ہونے پر صفات ذمیمہ سے اور مزین ہونے پر خصائل حمیدہ سے کتاب کتاب منہاج مین حلیمی رح سے تحریر کیئے ہین انبیاء علیہم السلام مخالفت رکھتے ہین غیرون سے بلحاظ قواے جسمانیہ اور قواے روحانیہ کے قواے جسمانیہ پانچ قسم پر ہین اول قوت باصرہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زُوِيَتْ لِيَ الْاَرْضُ فَاُرِيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَ تَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ علی ہذا القیاس صاحب دلائل الخیرات نے درود شریف داخل کیا ہے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ كَمَا يَرٰى مِنْ اَمَامِهٖ اور ایک حدیث مین وارد ہے رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ فِيْ عَرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ اور ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت سموات کا معاینہ فرمایا قولہ تعالی نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ دویم قوت سامعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ خلاصہ سماعت

کرتا ہون ہین جو تم سماعت نہین کرتے اخبار و اسرار احوال آخرت و احوال قیامت و شدت عذاب دوزخ اور آواز آسمان جو بسبب کثرت ملائکہ آواز ہوتا ہے سیوم قوت شامہ یعقوب علیہ السلام نے قمیص کو یوسف علیہ السلام کے سونگھکے زندہ رہنا یوسف علیہ السلام کا معلوم فرمایا قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ قَالَ اَبُوْھُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ چہارم قوت ذایقہ جناب رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دختر حارث یہودی نے جو برادرزادہ مرحب کا تھا گوشت بزغالہ مین سم آمیز کرکے ضیافت کیئے تھے ذایقہ فرماکر خارج زبان فرمایا اور حکم فرمایا کہ اس گوشت مین زہر شامل کیا گیا ہے اور دوسرون کو منع فرمایا اکل سے بیت

بزغالۂ زہر کردہ گفت	کز من مخور اے شکر عبارت

پنجم قوۃ لامسہ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر آتش نمرود بحکم الٰہی سرد ہوگئی تھی قَالَ اللّٰہُ تعالےٰ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ انتہی علی ہذا القیاس حواس باطنہ جو حاصل ہین انبیاء علیہم السلام کو بغیر انبیاء کو حاصل نہین مثلاً قوت حافظہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تبیان مین جناب رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی اقوت حافظہ شامل ذکاوت کو نہی ہوتی ہے کس لیئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَ بَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَاسْتَنْبَطْتُ مِنْ کُلِّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ خلاصہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے تعلیم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار باب علم کے اور استنباط کیا مین ہر باب سے ہزار باب کو ای عزیز قابل غور ہے جسوقت ذکاوت ولی اسطرح پر ہو تو ذکاوت نبی کسقدر پر ہوگی دویم قوۃ محرکہ باطنہ جو عروج جناب رسالت ماٰب صلی اللہ

علیہ کا شب معراج اور عروج عیسیٰ علیہ السلام کا طرف آسمان کے اور عروج
ادریس والیاس علیہما السلام کا اخبار سے جو ثابت ہوا ہے اگر مطالعہ کریں تو
ظاہر ہوگا اور درباب معراج رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے
فرمایا سُبحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی آلآیۃ اور درباب سیر ادریس علیہ السلام فرمایا رَفَعْنَاہُ مَکَاناً عَلِیًّا
پس ثابت ہوا کہ قوت روحانی انبیاء علیہم السلام کے انتہاء کمال کو نہایت
پر پہنچے خلاصہ کلام نفس قدسیہ نبویہ مخالف ہے بلحاظ ماہیت انچر
سایر نفوس سے جو لازمہ اس نفس کا کمال پر ہے ذکاوت و فطانت
و حریت و استعلا اور بلند ہونا جسمانیات میں اور بعدیت رکھنا شہوات
سے پس جبوقتکہ روح غایت صفائی و شرف میں ہو بدن بھی انبیاء علیہم السلام
کا غایت نقاء و طہارت پر ہوگا اور قوت محرکہ و مدرکہ بھی غایت کمال پر
رہیگا کیسلئے کہ یہ مقدمات جاری ہیں بتمام جاری ہونے انوار فایضہ کے
جوہر روح قدس سے جو واصل ہیں طرف بدن انبیاء علیہ السلام کے
جبوقتکہ ہووے فاعل اور قابل غایت کمال پر پس ضرور ہوگا آثار بھی
غایت قوہ شرف و ضیاء پر ہونے کے لئے اسی لئے اللہ تعالے اسنے
فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی آدَمَ آلآیۃ فایدہ طریقہ تقوی کا یہ ہے اولاً
دور ہوویں مظالم عباد سے اور حقوق سے عباد کے بعد از پرہیز کریں
گناہ کبایر و صغایر سے بعد از مشغول ہوویں طرف ترک ذنوب کے جو
متعلق قلب سے ہیں کیسلئے کہ یہ امہات ذنوب کہلاتے ہیں جو متعلق ہیں
قلب سے مثلاً ریا و نفاق و عجب و کبر و حرص و طمع و خوف خلق سے اور
امید خلق سے اور طلب جاہ و ریاست اور پیش قدمی ابناء جنس پر اپنے

مداخل شیطان کی جو تیرے لیئے وقوع مین آتی ہین اصل مین ہین شہوت و غضب وہوی پس شہوت خصلت بہیمہ ہے اور غضب صفت سبعیہ اور ہوی صفت شیطانیہ ہے شہوت آفت ہے لیکن غضب قوی تر ہے اور غضب بہی آفت ہے لیکن ہوی قوی تر ہے قَالَ اللّٰہُ تعالے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ مراد فحشا سے علامت شہوت کی ہے اور منکر علامت غضب کی ہے اور بغی علامت ہوی کی ہے پس انسان ظالم اپنے نفس کے لیئے ہوتا ہے بسبب شہوت کے اور بسبب غضب کے ظلم انسان کا غیر پر جاری ہوتا ہے اور بسبب ہوی کے جاری ہوتا ہے ظلم ذو الجلال پر اسی لیئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلظُّلْمُ ثَلٰثَۃٌ ظُلْمٌ لَا یُغْفَرُ وَظُلْمٌ لَا یُتْرَکُ وَظُلْمٌ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتْرُکَہٗ یعنے ظلم تین ہین ایک ظلم مغفور نہین ہوگا وہ شرک باللہ ایک ظلم چہوڑا نہین جائیگا جو ظلم عباد اللہ پر ہو اور ایک ظلم امید معافی کی رکہتا ہے وہ ظلم انسان کا جو نفس پر اپنے کریگا پس منشا ظلم کا جو مغفور نہین ہوگا وہ ہوی ہے اور منشا ظلم کا جو نہین چہوڑا جائیگا وہ غضب ہے اور منشا ظلم کا جو امید مغفوریت کی ہے وہ شہوت ہے پس ہر ایک سے دو نتیجہ حاصل ہونگے حرص و بخل نتیجہ شہوت کا ہے اور عجب و کبر نتیجہ غضب کا ہے اور کفر و بدعت نتیجہ ہوی کا ہے پس جبتک یہ چہہ صفات مذکورہ حاصل ہون تو صفت ہفتم پیدا ہوگی وہ حسد ہے اور یہ نہایت اخلاق ذمیمہ سے ہے جسطرح کہ شیطان نہایت اشخاص مذمومہ کا ٹہرا علی ہذا القیاس اللہ تعالے نے ختم فرمایا مجموع شرور انسانی کو حسد پر اسی لیئے اللہ تعالے نے فرمایا وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ علی ہذا القیاس

شیطان

مجموع خباثت شیطانی کا وسوسہ پر ٹہرا جو اللہ تعالے نے فرمایا یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ پس ثابت ہوا انسان مین سوائے حسد کی کوئی ایک صفت ذمیمہ ترقی پر نہین بجا ہے اگر کہئے سوائے حاسد کے شریر تر زمین پر نہین نقل ہے ابلیس لعین دروازہ فرعون پر جاکے دروازہ ٹھوکا فرعون نے کہا کون ہے ابلیس نے جواب دیا ابلیس ہون تب ابلیس نے کہا اگر تو خدا ہوتا مجھکو فراموش نہین کرتا وقتیکہ داخل ہوا روبرو فرعون کے فرعون نے کہا زمین پر کون شریر تر ہے ابلیس نے جواب دیا سوائے حاسد کے کوئی شریر تر نہین ہے جو مین بسبب حسد کے اس بلا مین واقع ہوا ہون فائدہ حدیث شریف مین وارد ہے ہلاک ہونگے اشخاص جسوقتکہ ہوینگے گناہ کثرت کو قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يَعْذِرُوا اَنْفُسَهُمْ اے عزیز ہر ایک امر مین لحاظ رکھہ امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر تاکہ تو لائق عذاب نہو کسلئے حدیث شریف مین وارد ہے جو شخص دیکھا منکر کو پس تغیر دیوے ہاتھہ سے یعنے مارے اور توڑے یا پیٹے یا برہم کر دیوے اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے لسان سے یعنے منع یا درشتی یا دشنام دیوے اگر استطاعت نہ رکھے تغیر دیوے قلب سے یعنے کراہیت وشورش ظاہر کرے یہ علامت ضعف ایمان کی ہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ اے عزیز اگر تو امر بالمعروف ونہی بالمنکر پر قائم نہ رہیگا شک ہے کہ عذاب الٰہی پہونچے تجہہ اور

اور کسی امر مین دعا تیری مقبول نہوگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْہَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ
لَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ
وَلَا یُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ لَکُمْ رواہ ترمذی اے عزیز تقوہ ایک
تجارت ہے تا زمانیکہ اوامر پر قائم رہیگا اور نواہی سے دور رہوگا نفع
دارین کا نہ پاویگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا عمل کرین جو آتش دوزخ سے
نجات پاوین یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی
تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
الآیہ خلاصہ آیت اے ایمان والو راہ دکھاتا ہون مین تمہارے لیئے راہ تجارۃ
کی جو نجات پاؤ تم عذاب دردناک سے وہ تجارت کون سے ہے جو ایمان لاؤ تم
اللہ اور رسول پر اسکے اور سعی کرو تم راہ خدا پر اموال اور نفسون سے اپنے
وہ راہ بہتر ہے تمہاری نجات کی لیئے اگر ہو تم بوجھنے والے اسلیئے تجارت معاوضہ
شے کا ایک شئے سے ہوگا اور تجارت نفع دیتی ہے تاجر کو محنت فقر سے اور زحمت
صبر کی اسیطرح جو تصدیق بالجنان واقرار باللسان واستقامت بالاعمال ہو
مانع ہوتے ہین خسران دارین سے اللہ تعالے نے فرمایا مَنْ اٰمَنَ وَ
عَمِلَ صَالِحًا فَلَہُ الْاَجْرُ جو شخص کہ ایمان لایا اور عمل نیک کیا پس
اُسکے لیئے اجرت نفع عظیم و فراغ کلی حاصل ہوگے معنے اصل تجارت کے غیر
حق کو ترک کرنا اور حق کو لینا صاحب نفحات ابی عبد اللہ تستری سے نقل کرتے ہین

تقوی تجارت راہ خدا کی ہے

تقوی اصل تجارت

کہ فرزند ابی عبداللہ کے ہاتھہ سے پیالہ روغن کا چھوٹ کے سرمایہ اُنکا جو روغن تہا ضایع ہوا فرزند نے نزدیک پدر اپنے کے حاضر ہوکے ظاہر کیا کہ اے پدر سرمایہ میرا جو تہا ضایع ہوا ابی عبداللہ نے جواب دیا اے فرزند سرمایہ اپنا وہ ٹھہرا جو باب تیرا ٹھہرایا ہے وہ سوا ہے ماسوا ہے اللہ کے اور رسول اسکے کوئی ایک سرمایہ نہین ہے مراد یہان فنا سے لیتے ہین **نظم**

ہمتش از ماسوے اللہ درگذشت	ہر کہ در بحر فنا غرق گشت
فہو حسبہ بخشد از گنجہا	این توکل گرچہ دارد رنجہا

اے عزیز جسوقت کہ سرمایہ خدا و رسول رہا اور امر نواہی سے رونہ موڑیگا جسوقت کہ موڑا سرمایہ اُسکا خدا و رسول نہ ٹھہرا **افایدہ** لفظ جہاد سے کئی مراد ہین اول وہ جہاد ہے جو درمیان تیرے اور تیرے نفس کے واقع ہے یعنے نفس کو تیرے لذات و شہوات سے منع کرنا اور ہر امر مین نفس کا مخالف رہنا یہ جہاد اکبر کہلاتا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے مراجعت فرما کے اسطرح فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ یعنے رجوع کیئے ہم جہاد اصغر سے طرف جہاد اکبر کے مراد اس کلام سے نفس کشی لی جائیگی امام قشیری نے فرمایا حق جہاد کا وہ ہے ایک چشم نہ مارے بغیر مجاہدہ نفس کے اور بیفکر نہ رہین اس مجاہدہ سے کسلیئے کہ حدیث شریف مین وارد ہے اَعْدَا عَدُوِّكَ نَفْسُكَ بَيْنَ جَنْبَيْكَ یعنے دشمن تیرا تیرے دونو بازو کے درمیان نفس تیرا ہے اصل مجاہدہ اللہ تعالے نے فرمایا وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ خلاصہ آیت جو شخص کہ جہاد کیا ہوا ای نفس غدار سے پس یہ جہاد نفس کے لیئے ہی ہوگا کسلیئے کہ ثواب اُس جہاد کا عاید ہوگا طرف

نفس او سکے کیونکہ اللہ تعالے الیے بےنیاز ہے عالم سے اور طاعات و مجاہدات
عالم کی اور تکلیف بندون کے عبادت کی صلاح احوال بندون کے لیئے ہوتی ہے
کسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ آیات مذکورہ سے
ثابت ہوا کہ کثرت عمل صالحہ اور صدق عمل صالحہ اسکے لیئے بہتر ہے اور ایک
نظیر بیان کرتا ہون اگر کوئی شخص نے کوئی ایک فعل بادشاہ کے لیئے کیا
اور یقین اس معنے کا رکھا کہ بادشاہ اپنے افعال پر نگران ہے ضرور ہوگا اپنے
عمل کو مزین کرے تاکہ مقبول بادشاہ کا ہو جسطرح کہ یہ مقدمہ درجہ یقین کو پہنچا
جہاد اسکا نافذ ہوگا جو اللہ تعالے نے فرمایا فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ حاصل
آیت یہ ہے کہ جو شخص کہ جہاد کریگا نفع بھی بسبب جہاد اسکے حاصل ہوگا حصول
نفع کا بسبب حکم حصول نتیجہ جہاد کے ہے نہ بسبیل استحقاق کے کس لیئے
اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اس کلام سے استحقاق
ثابت نہین ہوگا ہان مگر وعدہ نتیجہ جہاد کا ثابت ہوگا فرمایا اللہ تعالے نے
وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ
خلاصہ آیت وہ لوگ جو کوشش کرتے ہین اقامت دین کے لیئے راہ دکھاوینگے
ہم راہ استوار طرف ہماری تحقیق کہ اللہ تعالے ساتھ نیک کارون کے ہے
پس یہ جہاد ظاہر و باطن کو شامل ہوگا اگر کوئی شخص جہاد کرے نفس امارہ
کی شکستگی پر پس حاصل کیا دولت لقاء الہی کو سہیل عبد اللہ تستری رح نے
فرمایا جو شخص کہ کوشش اقامت سنت کے لیئے کیا پس اسکے لیئے
حاصل ہوگی راہ جنت کی امام قشیری رح نے فرمایا جو شخص کہ مجاہدہ سے ظاہر کو
اپنے آراستہ کریگا اللہ تعالے آراستہ کرتا ہے باطن کو اسکے شیخ ابوبکر واسطی رح نے
فرمایا جو شخص کہ راہ خدا پر جہاد کریگا پہونچیگا قربیت الہی کو حدیث قدسی بھی

دال ہے اسی معنی پر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکایۃ عن ربہ تعالی من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا و من تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا و من مشی الی اتیتہ ھرولۃ جسوقتکہ جہاد سے تیرے مرتبہ قربیت الہی حاصل ہو تو مرتبہ تیرا درجہ اعلی کو پہونچیگا اور خلاصہ حدیث قدسی کا اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے **شعر**

بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی یمشی

بسیت بس بسے عاص نذر بیہ ولا تغشی

حدیث قدسی جو من طلبنی وجدنی ہے یہ شعر مطابقت رکہتا ہے **شعر**

انا المعبود فاطلبنی تجدنی	انا المقصود فاطلبنی تجدنی

امام فخر الدین رازی نے آیت مذکورہ کے تفسیر اسطرح فرمائی والذین جاھدوا فینا ای الذین نظروا فی دلائلنا لنھدینھم سبلنا خلاصہ آیت وہ اشخاص جو کوشش کرتے ہیں دلائل میں میری ہر آئینہ راہ دکھاوینگے ہم راہ استوار طرف ہمارے **فایدہ** جسوقتکہ فاعل حقیقی ہر شی کا اللہ تعالی کو ہے تیقن کیا کوئی ایک امر میں خلاف واقع نہوگا کیسلئے نظر شرط ہے علم کے لئے اگر نظر تیری فاعل حقیقی پر ہو علم بھی تیرا مطابق واقع کے ہوگا نظر سے پس اثر جہاد کا تیرے بطور کامل موثر ہوگا **فایدہ** حسن بن علویہ نے فرمایا کہ میں دس سال تک تصفیہ نفس کے لئے حداد تہا بعد از پانچ سال قلب کو آئینہ کرنے کے لئے مجاہدہ کیا بعد از آئینہ قلب میں دیکہا دفعتا ایک زنار نظر آیا بعد از بارہ سال زنار کو توڑنے کے لیئے کوشش کی بعد از باطن قلب میں زنار نظر آیا بعد از زنار توڑنے کے لیئے پانچ سال محنت کیا بعد از یک کشف حاصل ہوا جس کشف سے تمامی خلق مردہ نظر آئی بعد از چہار تکبیرات کہا اے عزیز

تاز مانیکہ جہاد اپنے نفس کے لیئے نہ کریگا کوئی عمل نفع نہ دیگا یہی جہاد موسوم بجہاد اکبر ہوگا جو اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا قول ابراہیم ادہم رح کا ہے انسان درجہ صالحین کو نہین پہونچیگا تا زمانیکہ عقوبات ستہ کو اختیار نہ کرے اول نفس کے لیئے باب نعمت بند کرے دویم بند کرے باب عزت کو اور کہولے باب ذلت کو سیوم بند کرے باب راحت کو اور کہولے باب کوشش کو چہارم بند کرے باب نوم کو اور کہولے باب بیداری کو ذکر اللہ کے لیئے پنجم بند کرے باب غنا کو اور کہولے باب فقر کو ششم بند کرے باب امید کو نیست پر اپنے اور کہولے باب استعداد موت کو کیلیئے حدیث شریف مین وارد ہے اُذۡکُرُوۡا هَادِمَ اللَّذَّاتِ یعنی ہر وقت مدنظر موت ہی رہے حسن قزاز نے فرمایا خلوص حاصل نہ ہوگا مگر تین امر سے اول نہ کہاوے مگر وقت فاقہ دویم خواب نہ کرے مگر وقت غلبہ خواب سیوم نہ کلام کرے مگر وقت ضرورت عمر رضی اللہ عنہ زبان پر کنکریان رکہا کرتے تہے تاکہ کلام زاید سے محفوظ رہین اسی اوصاف کے اشخاص کیلیئے اللہ تعالے نے فرمایا جَاهِدُوۡا حَقَّ جِهَادِهٖ فایدہ مجاہدہ تمام نہوگا مگر حصول مراقبہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارۂ احسان جبرئیل علیہ السلام سے سوال فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے باین طرح بیان فرمایا اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ خلاصہ عبادت اللہ تعالی کی اسطرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالے کو دیکہتا ہے اگر یہ درجہ حاصل نہو عبادت الٰہی اسطرح کرے جو تجہکو اللہ تعالی دیکہتا ہے کیلیئے معنی مراقبہ کے جاننا عبد کا اطلاع رب کو ہر امر پر اپنے پس یہ علم مراقبہ کا کہلاتا ہے یہی حاصل ہر چیز کا ہوگا جسوقتکہ تو طریق مراقبہ پر قایم رہیگا تو قیام اداامر اور

تو الہی کا حاصل ہوگا در آن حال لازم آئیگا حفظ انفاس کا حفظ انفاس سے تصور پیدا ہوگا قربیت الہی کے لیئے جسوقت تجھکو یہ درجہ حاصل ہوگا اندرون تیرے چہار خصلت حاصل ہوگی اول معرفت اللہ تعالے کی دویم معرفت عدو اللہ کی یعنے ابلیس لعین کی سیوم معرفت نفس امارہ کی اپنے لیئے چہارم معرفت عمل کے اپنے جو لوجہ اللہ تعالے کیا تھا سیلئے اللہ تعالے اسنے فرمایا یُرِیدُونَ وَجْهَهُ لے عزیز ارادہ لوجہ اللہ کا اسطرح ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مکان مین تشریف فرماکے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو حالت بیماری مین ملاحظہ فرمایا حکم فرمایا والدین کو یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا و علی رضی اللہ عنہ کو نذر اللہ کے بیئے اور حسب حکم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم والدین نے بعد از حصول صحت فرزندون کے تین روز نذر اللہ کے رکھے اور افطار کے لیئے جو اسباب تھا بطور قرض یا از وجہ محنت علی رضی اللہ عنہ لے آئے اور روٹی طیار کرکے قصد افطار کا فرمایا اندرون تناول کرنے کے مسکین نے دروازہ پر آواز دیا اے اہل بیت رسول اللہ طعام دیجئے اللہ تعالے تمکو بہشت عطا کریگا اسیوقت وہ روٹیان حضرت علیؓ اور فاطمہؓ نے اس مسکین کو دی دین اور افطار کے لیئے پانی پر اکتفا فرمایا علیٰ ہذا القیاس تین روز سائل سوال کرتا رہا اور وے دونو سائل کو روٹیان دیکے افطار پانی پر فرماتے رہے اور روز چہارم علی رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدامبوسی کے لیئے حاضر ہوئے چہرہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرماکر استفسار حال فرمایا بعد ازان از وجہ شفقت پدری بمصداق ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین استفسار حال اپنی دختر کے تشریف فرما ہوکے ملاحظہ فرمایا کہ دختر یعنے فاطمہ

رضی اللہ عنہا قایم بالصلوٰۃ محراب مین مثل نقش دیوار استادہ تہین اور
چشمان مبارک فاطمہ زہرا رض بسبب ضعف کے اندرون حدقہ چشم ہو گئی
تہین اور طاقت کلام کی بسبب ضعف کے نہین رکہتی تہین معاً جبرئیل
علیہ السلام نے تشریف فرما کے اِس آیت کو قرأت فرمایا وَیُوفُونَ بِالنَّذْرِ
وَیَخَافُونَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ
یَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا
خلاصہ آیت وفا کرتے ہین نذرون کو اور خوف رکہتے ہین اوس روز کا جو
شر و محنت اوس روز کا آشکارہ ہے مراد روز قیامت کا ہے اور کہلاتے ہین
طعام محبت خدا پر مسکین و یتیم و اسیر کو کسلیئے کہ سائلین اوصاف مذکورہ
کے تہی جو ذکر فرمایا اور رکہتے ہین طعام دینے والے کہ ہم نہین کہلاتے ہین ہم
بارادہ حصول جزا مگر بوجہ اللہ **فایدہ** مراد بوجہ اللہ سے وہ ہے جو خاص
اپنے حلاوت نفس کے بیئے ہو اور نفس کو اوپنے باز رکھکر بوجہ اللہ صرف کری
وہی نفقہ لوجہ اللہ کہلاتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پاؤگی نیکی تا آنکہ نفقہ دو اوس شئے کو جو اپنے
نفسون کے لیئے دوست رکہتے ہو **فایدہ** نفقہ عام ہوتا ہے ہر ایک
باب کو لوجہ اللہ کے شامل ہوگا اگر مال ہو تو صدقہ فقرا کو دینا اگر حصول
صحت بدن ہو طاعت آلہی مین بدن کو صرف کرنا اگر حصول حکومت ہو معاونت
اغیار کی کرنا نفقہ دل کا محبت آلہی کیطرف مشغول ہوتا ہے نفقہ جان کا راہ
آلہی مین صرف کرنا ہر حال جو شئے کہ محبوب اپنی ہو راہ خدا مین صرف کرنا **بیت**

می صرف وحدت کسے نوش کرد	کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

بعد از نزول اِس آیت کے ابو طلحہ انصاری رض نے باغ خرمہ کا جو محنت و محبت سے

تیار فرمایا تہا وقف مساکین پر فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے گاہ گاہ تشریف فرما کے وقتم خرما سے تناول فرما کر کلمہ بخ بخ فرمایا یعنے یہ مال نفع مند ہے اسی معنی پر حدیث شریف دال ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَنْ يُرَا اَثَرُهُ اللہ تعالے نعمت دیتا ہے بندہ کو اور دیکھتا ہے اثر اسکا وہی اثر ہے جو یاد کر پایا اسی لیئے اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا اے عزیز اگر تو عمل خیر سے طلب کرنا عوض کا مقصود رکہے عوض مخلوق ہوگا حاصل کرنے سے مخلوق کے کچھ حصول نہیں جبتک کہ عمل تیرا لوجہ اللہ ہو حاصل مقصود کا تیرے اپنا معبود ہے رہا جزا اسکی قربت آلہی ٹھیریگی اور نظر تیری اللہ ہی کیطرف رہیگی پس تو نہ طلب کر عوض کو اعمال سے تیرے بلکہ طلب منعم کو نہ کہ نعمت کو اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا اُذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ اور دیگر امم سابقہ کے لیئے فرمایا يَا بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ یہی وجہ ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے فرمایا يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ پس جو شخص کہ ذاکر آلہی ہو کشش بہی اللہ ہی کیطرف سے ہوگی مثنوی

عشق تو شمع است من پروانہ ام	تا نمی سوزم ازو بیگانہ ام
من بگرد شمع تو پر میزنم	تا کہ جان را در سر کارت کنم
میل پروانہ سوی شمع از کجاست	گر نہ اول میل ہم از شمع خواست

اے عزیز طلب کر ہمسایہ کو قبل وجود مکان کے وہی ہمسایہ قبل وجود مکان کے تہا اور ہر شی کا مکون رہا اور یہی ہمسایہ قبل از وجود ہر شے کے تہا اور بعد از رہیگا اے عزیز لا تو حق عبودیت کو تیری اور لے تو امور مکلتفی کو جمیع امور مین کسلیئے تو عبد آبق ہے مولے اسے اور رجوع ہو تو طرف مولی

تیرے اور قائم رہ تو اوامر و نواہی پر مولی کی تیرے اور رضا پر رہ تو قضا پر
مولے کے جسوقت کہ مولا کے ہی لیئے عبودیت تیری تمام ہو تو تجھکی حمایت
تجھکو مولے اسے تیرے اسیلئے اللہ تعالے نے فرمایا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ
عَبْدَہٗ شیخ ابو یعقوب نہر جوری قدس سرہ سے لوگوں نے استفسار کیا
صفت مرید یعنے ارادہ کرنے والے کی کیا ہے فرمایا یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ
بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ صاحب کشف الاسرار نے
تحریر کیا ہے ارادت تین وجہ پر ہوتی ہے اول ارادت دنیا محض جسطرح
اللہ تعالے نے فرمایا تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا علامت اس ارادہ کی
دو شئے سے ظاہر ہوتی ہے زیادتی دنیا کے لیئے نقصان دین سے
راضی رہنا اور درویشوں و مسلمانوں سے اعراض کرنا دوم ارادت
آخرت جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَھَا
سَعْیَھَا علامت سلامتی دین کے لیئے نقصان دنیا سے راضی رہنا
و رباب موانست والفت درویشوں پر کشادہ کرنا سیوم ارادت
محض جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ علامت
اسکی بر سر کونین قدم رکھنا یعنے ناچیز بحت تصور کرنا کونین کو اور
اپنے سے اور خلق سے آزادی اختیار کرنا **نظم**

اگر مارا خواہی خطی بعالم درکش		در بحر فنا غرق شو دم درکش

دوئم جہاد درمیان تیرے اور خلق کے اس جہاد سے متقی بھی کہلائیگا
جو سابق گذرا یعنے ترک کرنا طمع کا خلق سے اور شفقت و رحم کرنا خلق
اللہ پر گرچہ کسی ایک قسم کی خلقت ہو سیوم جہاد درمیان تیرے
اور دنیا کے جو ہیوے تو دنیا سے زاد آخرت حسب حکم شرع شریف

مثل دینی صدقات اور نفقات کے کیلئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السخا شجرۃ فی الجنۃ اغصانہا
متدلیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منہا قادہ الی الجنۃ والبخل
شجرۃ فی النار اغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن اخذ منہا قادہ
الی النار یعنے سخاوت ایک درخت ہے جنت مین ڈالیان اسکی پہونچی ہین
بیچ دنیا کے جو شخص کہ پکڑا سخاوت کی ڈالی کو پہونچا طرف جنت کے اور
بخل ایک درخت بیچ دوزخ کے جس شخص نے کہ پکڑا ڈالی کو بخل کی پونچا طرف
دوزخ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے السخی قریب الی
الحق والخلق والبخیل بعید من الحق والخلق اور اللہ تعالے نے
فرمایا الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا
ولا اذی لہم اجرہم عند ربہم لا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون خلاصہ آیت وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہین مالون کو اپنے راہ خدا مین
پس نہین لاتے ہین عقب مین نفقہ کی منت و آزار کسی پر یعنے درویش
و فقیر کو تصدیع نہین دیتے ہین قول سے ہو یا فعل سے پس اونکے لیئے
نفع ہے نزدیک اللہ تعالے کے اور نہین ہے خوف نقصان اجر سے اور
نہین ہے غم فوت ہونے پر ثواب کے یہ آیت مطابقت رکھتی ہے آیہ لا
تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی سے نظم

ہرچہ دہی میدہی منت منہ	آن چہ منت دہی آن خود مدہ
منت ہر دے کہ در احسان بود	وقت جزا موجب نقصان بود

اے عزیز نفقہ راہ خدا پر دینے مین ایک سر ہی جو مہیا کیا ہے اللہ تعالی
نے تیرے لیئے اسباب عطا کو اور زائل فرمایا اسباب منع کو تیرے سے جسوقتکہ

بیان نفقات

ثابت ہوا یہ امر کہ معطی فی الحقیقت اللہ تعالے الٰہی ہے اور بندہ نہین ہے
پس اس مقدمہ پر جسوقت کہ تو ثابت قدم ہوگا دل تیرا منور ہوگا بنور الٰہی در
اینحال تو متوجہ نہوگا منت اور اذیت پر سائل کے بلکہ تو بعجز تمام مستعد
ہوگا اعطا پر غیر کے **فایدہ** معنے لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون
کے اول نفقہ فی سبیل اللہ ضایع نہین ہوگا بلکہ ثواب بفور حاصل
ہوگا اور روز قیامت مین نہین ہے خوف عدم وجدان ثواب کے لیئے اور
نہین ہے حزن عدم وجدان ثواب پر بلکہ پاوینگا وہ ثواب کا کسلیئے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ومن یعمل من الصالحات فہو مومن فلا یخاف ظلما ولا ہضما
دویم روز قیامت مین اون لوگون کو خوف عذاب کا نہ رہیگا قولہ تعالے
وھم من فزع یومئذ آمنون اور فرمایا یحزنہم الفزع الاکبر
درباب نفقات اللہ تعالے نے فرمایا مثل الذین ینفقون اموالہم
فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل
فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء یعنے
وہ لوگ جو نفقہ دیتے ہین راہ خدا پر مثال ایک دانہ کے جو زمین مین بو
تے ہین اوس دانے سے سات خوشہ پیدا ہوتے ہین ہر خوشہ مین
سو دانہ حاصل ہوتے ہین پس وہ چند کرتا ہے اللہ تعالے ثواب
اسکا جسکو چاہتا ہے حاصل آیت مذکور یہ ہے مثل الذین ینفقون
اموالہم کمثل زارع حبۃ نفقہ اموال کا مثل بونے ایک دانہ کی ہے جس
دانہ سے حصول ہفت صد دانہ کا ہوگا اور فرمایا من ذا الذی یقرض
اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ ہر دو آیت سے
زیادتی ظاہر ہے کسلیئے انسان با رادہ زیادتی پیشۂ زراعت کا اختیار

کرتا ہے تاکہ نفع حاصل ہو علیٰ ہذا القیاس زراعت صدقات و نفقات کی لائق
زیادتی کے ہوتی ہے فایدہ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَشَاءُ زیادتی موقوف
خلوص پر نفقہ دینے والے کے ہوگی جسقدر کہ تو خلوص الی اللہ نفقہ دینے مین
رکھیگا اوسیقدر مرتبہ اعلیٰ پاویگا ہر ایک طاعت کا حال اسیطرح تیقن کر بمقدار
خلوص کو بقدار اجابت کو پہونچتا ہے کسیلئے صدقہ بمعنے صدق کے آیا ہے
یعنے صدقِ ایمان صدقہ دینے والے کا اور دعویٰ صحت ایمان پر علیٰ ہذا القیاس
زکوٰۃ جو موسوم بزکوٰۃ ہوا بسبب تزکیہ کرنے صاحب زکوٰۃ کے اور گواہی
دیگا صحت ایمان پر صاحب زکوٰۃ کے یعنے زکوٰۃ دینے والے کے جسطرح کہ
اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ذرہ اسکو
کہتے ہین جو کہ مچھر سے ہو روایت کعب رضی اللہ عنہ سے وارد ہے مت
حقیر جانو تم مقدار قلیل کو کسلئے ایک شخص داخل ہوگا جنت مین دینے سے
ایک سوزن کے لوجہ اللہ یس لوجہ اللہ ایک سوزن کا دینا مفید ہوگا دینے سے مقدار
کثیر کے جو بغیر خلوص کے ہو فایدہ اللہ تعالےٰ نے نفقات کو بمقام قرض کے
فرمایا اے عزیز جسوقتکہ قرض اللہ تعالےٰ کو دیگا ادا سے قرض تو خیر کیساتھ
فرمایا وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ
خَیْرٍ تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ
اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہر دو آیت بالا مین لفظ حسنا فرمایا یعنی بمعنے پاک
کسلئے صدقہ و نفقہ مال طیب سے ہو حدیث شریف مین وارد ہے اِنَّ اللّٰہَ
طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اور ایک حدیث مین وارد ہے مَنْ تَصَدَّقَ
بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰہَ
یَتَقَبَّلُھَا ثُمَّ یُرَبِّیْھَا لِصَاحِبِھَا کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ مِثْلَ الْجَبَلِ

تضعیف صدقہ

خلاصہ جو شخص کہ صدقہ دیگا موافق ایک خرمہ کے کسب پاک سے کیسلیے
اللہ تعالے نہیں قبول کرتا ہے مگر پاک کو پس پرورش کرتا ہے اللہ تعالے
اس صدقہ کو صاحب صدقہ کے لیئے جسطرح کہ پرورش کرتے ہو تم بچھیرے
بچہ اسپ کو جو مثل ایک کوہ کے ہوتا ہے پس ثابت ہوا اس حدیث سے کے
زیادتی صدقہ کے صاحب صدقہ کے لیئے پس جزا دیگا جزاء بہتر جو
اللہ تعالے نے فرمایا اعظم اجرا تاکید کے لیئے اور بعد از فرمایا وا
ستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم تقدیم خیر کی جو اپنے نفسوں کے لیے
کرتے ہیں بسبب غلبہ نفس امارہ کے اگر تقصیرات کار خیر میں ہو طلب
مغفرت کے لیئے حکم استغفار کا فرمایا تاکہ تقدیم خیر کی نفسوں کے لیئے تمامہ درجہ
قبول کو پہونچے اور معرض مغفرت مین آوے اور اللہ تعالے نے فرمایا
ینبؤا الانسان یومئذ بما قدم واخر خلاصہ آگاہ کیا جاسکا انسان
وہ روز جو آگے بھیجا اپنے لیئے اور اوس چیز سے جو پیچھے چھوڑا
اموال سے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا گناہ آگے بھیجا جرأت کرکے
اور مال پیچھے چھوڑا پس بہتر وہ ہے کہ توبہ کر گناہ سے تاکہ وجود گناہ نہ رہے
اور مال کو واسطے صدقہ دینے کے آگے روانہ کر تاکہ باقی رہے بیت

برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیارد ز پس تو پیش فرست

صدقات میت کیلیے

فایدہ اگر میت کے لیئے صدقات دیوے اجر میت کو پہونچتا ہے عایشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے روبرو ایک شخص حاضر ہوئے عرض کیا کہ والدہ میری موت ناگہانی سے
موی اگر ہشیار رہتی صدقہ کے لیئے اجازت دیتی اگر تصدق کروں اجر پاوگی
نعم فرمایا عن عایشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قال للنبی صلی اللہ

علیہ وسلم اِنَّ اُمّی اُفْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَھَلْ لَھَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا اور امام عبد اللہ یافعی نے روضۃ الریاحین مین تحریر فرمایا ہے کہ شیخ اجل عز الدین عبد السلام رح کو بعد از انتقال کے رویا مین دیکھا اور فرمایا دنیا مین عدم وصول پر ثواب تلاوت قرآن کا حکم کیا تھا یہان خلاف پاتا ہون فایدہ اے عزیز اللہ تعالے انے نفقات کے لیے حکم فرمایا یہ ایک بہا دہے تا کہ اسباب ظاہری کو دور کرکے اسباب باطنی کیطرف رجوع ہووے لہذا اللہ تعالے انے فرمایا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ فَھُوَ مُؤْمِنٌ مراد صالحات سے اداے فرایض ہین پس جسو شکہ اداے فرایض کیا مقرون ہوتا ہے عمل اسکا سات ایمان کے جسطرح کہ اللہ تعالے انے فرمایا مَنْ یَّاْتِہٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ صَالِحًا یہ آیت دلالت کرتی ہے عمل صالحات کا ایمان سے ملنے پر عمل صالحہ مقترن ہے ایمان کے سات پس ہر دو لازم وملزوم ٹہرے اور جزا عمل صالحات کے لئے اللہ تعالے نے فرمایا فَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی جَنّٰتُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ جَزَآءُ مَنْ تَزَکّٰی درجات اعلی اوس شخص کے لیے ثابت ہین جو شخص کہ عمل صالحات ایمان کے ساتھ جمع کرے اسی لیے اللہ تعالے انے فرمایا کہ درجات اعلی وہی شخص پاویگا جو جمع کرے عمل صالحہ کو پس جو شخص کہ خلاف پر ہو مجرمون سے ٹہریگا پس جزا اسکی بھی خلاف پر ہوگی قولہ تعالے مَنْ یَّاْتِ رَبَّہٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَہٗ جَھَنَّمَ اور صوم خواص مین یہ بھی شرط ہے کہ بکثرت لقمہ حلال بھی نہ کہاوے اسلیے قلت طعام سے منافع بکثرت حاصل ہوتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ خلاصہ کہا و تم اور پیو تم ایک حد تک

تقسیم ... کہا ...

نہ تجاوز کرو تم حد سے تحقیق کہ اللہ تعالےٰ نہین دوست رکھتا ہے مسرفین کو
کتاب قوت القلوب مین تحریر فرمایا ہے تناول طعام دو وقت تمامی روز مین
اسراف سے شمار کیا جاتا ہے اور نقل بعض سلف سے اسطرح وارد ہے
اسراف وہ ہے جو آدمی آرزو رکھے کہانے پر اور ذلیل و بدتر آدمی وہ ہے
کہ ہمت اوسکی ہمیشہ مصروف رہے فکر طعام و شراب مین صاحب سلسلۃ
الذہب نے اسطرح تحریر فرمایا ہے نظم

خواجہ را بین کہ از سحر تا شام	دارد اندیشۂ شراب و طعام
شکم از خوشدلی و خوش حالی	گاہ پر می کند گہی خالی
فارغ از خلد امین از دوزخ	جاے او مزبلہ است و مطبخ

شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس سرہ کا قول ہے اگر تمام دنیا کو درویش
لقمہ کرین اسراف نہین کہلاتا ہے اسراف وہ شے ہے جو بے رضاء
خالق ہو اسراف کہلاتا ہے مثنوی

یک جوانی کہ خیر دایم داشت	پندمی داد راہبی در دبیر
کاہی بیسر خیر نیست در اسراف	گفت اسراف نیست اندر خیر

امام فخر الدین رازی نے اسطرح تشریح فرمایا ہے قولہ تعالےٰ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا
تُسْرِفُوْا خلاصہ کہاؤ تم اور پیو تم یہانتک کہ تجاوز نہ کرین طرف حرام کے
جو سستی مزاج حاصل ہوا اور مانع عبادت الٰہی ہو بعد از اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ یہ کلمہ تہدید کا ہے جس شخص کو
کہ اللہ تعالےٰ دوست نہ رکھیگا وہ محروم ہوگا ثواب سے کیونکہ مراد محبت
الٰہی سے پوہنچنا ثواب کا ہے طرف بندے کے پس عدم محبت الٰہی عبارت ہے
عدم حصول ثواب سے جسوقت کہ حصول ثواب نہو لازمہ اوسکا حصول عتاب کا

اور حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو تم نفوس سے اپنے بواسطہ بہوک وپیاس کے کسیلئے کہ مجاہدہ بہوک وپیاس سے مثل جہاد فی سبیل اللہ کے ہوگا اور مرتبہ ثواب مین داخل ہوگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جَاهِدُوا اَنْفُسَكُمْ بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ فَاِنَّ الْاَجْرَ فِيْ ذٰلِكَ كَاَجْرِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز حضوری رسالت مآب صلی اللہ علیہ کی حاصل ہووی دیکہا کہ آپ نماز بیٹھ کے ادا فرماتے ہین عرض کیا یا رسول اللہ وجہ نماز بیٹھ کے ادا کرنے کی معلوم نہوی فرمایا ای ابوہریرہ اسوقت اشتہا طعام از حد زاید رکہتا ہون پس گریان ہوا مین بسبب سماعت اس فرمان کے بعد از فرمایا نہ گریان ہو تو کسیلئے شدت قیامت کی اوس شخص کے لیئے نہوگی جو اکثر بہوکا رہتا تہا دنیا مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ شکم پر رکہا وہ ملکوت آسمان پر راہ نپاویگا افضل وہ شخص ہے جو اندک کہاوے اور اندک خندہ کرے اور ستر عورت پر اکتفا کرے اور فرمایا آپنے کہ جامہ کہنہ پہنا اور اندک کہانا پینا کہ وہ ایک جز ہے نبوت سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَدِيْمُوْا قَرْعَ بَابِ الْجَنَّةِ بِالْجُوْعِ ہمیشہ ٹہوکو باب جنت کو بواسطہ گرسنگی کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان لعین اندرون بدن آدمی کے مثل خون روان کے ہے اور تنگی خون کی پیدا ہوتی ہے بسبب گرسنگی وتشنگی کے اور فرمایا مومن ایک امعاسی کہاتا ہے اور کافر ہفت امعاسی کہاتا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے اَلْاَكْلُ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنَ الْاِسْرَافِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کہانا ایک

روز مین دو وقت اسراف سے ہے تحقیق کہ اللہ تعالے انہین دوست رکھتا ہے مسرفین کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اندک کہاوے اور اندک خواب کرے اللہ تعالے امباہات کرتا ہے فرشتگان سے اور فرماتا ہے دیکہئے باوجودیکہ مبتلا کیا مین آدم کو شہوت طعام وخواب سے باوجود مبتلا ہونے کے میرے لیئے ہر دو کو ترک کیا ہے اے فرشتگان جو لقمہ کہ ترک کیا میرے لیئے ترقی کیا مین اوسکے لئے ایک درجہ جنت مین اور حدیث شریف مین وارد ہے قریب ظاہر ہونگے امت مین میرے اوسطرح کے اشخاص جو کہاوینگے نعمتون کو اقسام کے اور پیوینگے اقسام کے شربتین اور فخر کرینگے کشایش دہانی پر ایسے وہ اشخاص اشرار امت سے میرے ہونگے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُونُ رِجَالٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْکُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ وَ یَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الْاَشْرِبَۃِ وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ وَیَتَشَدَّقُوْنَ فِی الْکَلَامِ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ اُمَّتِیْ رواہ طبرانی اور حدیث شریف مین وارد ہے بہت لوگ دنیا مین زمانہ دراز بھوکے رہینگے بہوک سے قیامت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے اَکْثَرُ النَّاسِ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُھُمْ جُوْعًا فِی الْاٰخِرَۃِ رواہ ابن ماجہ اور اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ یعنے سوال کیئے جاینگی روز قیامت وہ نعمتان جو عبادت الہی سے باز رکھتی ہین دنیا مین صاحب عین المعانی کا قول ہے مراد نعیم سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم لی جاتی ہے کیونکہ تمامی اشخاص سوال کیئے جاینگے دعوت وملت واتباع سنت سے بیت

چہ نعمتی است بزرگ آنکہ خدا کرد بر ثقلین　　سپاس داری این نعمت است فرض العین

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا بابت میں نعیم کے جواب فرمایا سایہ مکانون کا اور درختون کا جو آرام پاتے ہو تم ایام حرارت میں اور پانی سرد قال رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلَالُ المَسَاکِنِ وَالاَشْجَارِ وَالاَخْبِیَةِ الَّتِی تَحْتَکُمْ مِنَ الحَرِّ اَوِ البَرْدِ وَالمَاءِ البَارِدِ فِي اليَوْمِ الحَارِّ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حرکت ہوگی روز قیامت بندون کی اقدام کو تا آنکہ سوال نہو گا چہار شئے سے اول عمر سے کہ کس شغل میں فنا کیا دویم شباب سے کہ کس چیز سے پرورش کیا سیوم مال سے کہ کس طریق سے حاصل کیا اور کس مصرف میں صرف کیا چہارم تفصیل اعمال سے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا العَبْدِ یَوْمَ القِیَامَةِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَعَنْ عَمَلِہٖ مَاذَا عَمِلَ بِہٖ پس اس فرمان میں ہر ایک نعمت نعمتہائے دنیا سے شامل ہوگی چنانچہ نقل ہے کہ ایک شخص ایمان لایا دست مبارک پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ الہاکم اسکو تعلیم فرمائی بعد تھوڑے دنون کے شخص مذکور کا نکاح ایک عورت سے کر دیا جسوقت کہ داخل ہوا وہ شخص اپنی عورت کے نزدیک دیکھا جہاز عظیم کو اور نعمتہائے کثیر کو معًا حاضر ہو کے عرض کیا یہ عورت مجھکو ضرور نہین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وجہ ہے عدم رغبت کی تیرے عرض کیا اَلَسْتَ عَلَّمْتَنِیْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ وَاَنَا لَا اُطِیْقُ الجَوَابَ عَنْ ذٰلِکَ یعنی آیا نہین ہون

نعمہائے دنیا

ہین جو تعلیم فرمایا تو کلمہ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ سے کسیلئے طاقت
نہین رکہتا ہون جواب دینے سے نعمتون کے روز قیامت ہین اے عزیز
قابل غور ہے بغیر خواہش و سعی کے بتوسط عورت اپنے حظوظ نفس کو دیکہا
اور احتراز کیا ویل صد ویل اون اشخاص پر ہوگا جو تمتع دنیا کے لیئے
سرگردان رہتے ہین اور تمتع لیتے ہین دنیا سے مثل بہایم کے جسطرح
کہ اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ وَیَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ
الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ وہ جو کافر ہوے ہین برخورداری لیتے ہین
متاع دنیا سے اور کہاتے جسطرح کہ کہاتے ہین چارپاے یعنے ہمت
چہارپاے کی مصروف رہتی ہے کہانے پر عاقل کو ضرور ہے کہ خوردن
براے زیستن ہو یعنے قوام بدن کے لیئے اور منظر رکہے طاقت بدن
جو تحمل کرسکے اور قوت نفسانی پیچ استدلال قوت ربانی کے مدد ومعاون
رہے نہ کہ عمر عزیز کو اپنے کہانے مین صرف کرے مانند چہارپاے کے کہ جن
سواے کہانے اور خواب کے مد نظر ہی نہین بیت

خوردن براے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

آخر نتیجہ کفار کا دنیا سے نفع لینیکے بغیر اور کچہہ نہین ہے اسلیئے فرمایا وَالنَّارُ
مَثْوًی لَّهُمْ یعنے آتش دوزخ مقام و آرامگاہ اونکا ہوگا فایدہ
مومن کہاتا ہے عمل صالح کے لیئے تاکہ درست ادا ہون اعمال اسکے
اور ضعف بدن عاید نہو بہایم استدلال نہین کرتے ہین ماکولات سے
خالق پر اپنے اسیطرح کفار مثل بہایم کے چراگاہ مین چرتے ہین تاکہ
تازگی بدن حاصل ہو جسوقت کہ تازگی حاصل ہو لایق ذبح ہوتے ہین مقام
ذبح کفار کا دوزخ ٹہرا قولہ تعالے وَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ اس قول پر اشکال

ہو سکتا ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِینَ کَفَرُوا یَتَمَتَّعُونَ یعنے کفار
نفع لیتے ہین دنیا سے پس مومن بہی نفع لیتا ہے دنیا سے اور طیبات
دنیا سے پس فرق نہین ہوا درمیان نفع مومن و کافر کے جواب ایک
شخص نے ملک عظیم رکہا ہے اور بعد از مالک ہوا ایک زمین مزروعہ کا
پس خیال رکہیگا ملک عظیم پر ہے اور نہ کہا جائیگا کہ فلان شخص مالک
زمین مزروعہ کا ہے بلکہ کہا جائیگا مالک فلان ملکِ عظیم کا ہے پس
مومن کے لیئے ملک عظیم جنت ٹہری لہذا وہ متاع دنیا پر التفات نہ
رکہیگا بخلاف کافر کے کہ سوا اسکے متاع دنیا کے جو بمقام قدر سے زمین
مزروعہ کے حاصل ہے اور دیگر حاصل نہین کسلیئے عدم وجود ایمان کا
کافر کے لیے باعث ہوتا ہے حرص دنیا کا اور غفلت حاصل ہوتی ہے
آخرت سے اگر کہے باوجود حصول طیبات کے سکے سبحن کسطرح کہا جاوے گا
جواب مومن کے لیے طیبات آخرت مقرر کیے گئے ہین طیبات دنیا سے
نسبت نہین ہوگی کسلیے نعیم جنت کے لیئے حدیث وارد ہے مَا لَا عَیْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَی قَلْبِ بَشَرٍ یعنے کوئی ایک چشم
دیکہا ہی نہین اور کوئی ایک گوش سماعت کیا ہی نہین اور کسے قلب پر
مخطور ہوا ہی نہین یعنے جو لذات کہ جنت مین موجود ہین کسے ایک
طرق سے مخلوق کو کنہ اوسکا معلوم ہی نہین اور ایک مثال بیان کرتا ہون
اگر کسیکے پاس ایک باغ باین صفت موجود ہو جو مملو ہو ہر ایک درختون سے
پر میوہ کے جو غایتہ لذیذ ہوا ور انہار جاریہ غایت صفائی مین اور مکان
در رو یاقوت کے ہون نہایت بلندی مین اور عورات حسینہ بہی ہین
پس اون صفات کے باغ سے اوس شخص کو کئی ایک سال مفارقت

عاید ہوا اور وہ صحرا خار زار اور بہایم ایذا رسان مین جا پہنچیگا تو خیال کیجئے اوس شخص کو کہ مفارقت سے باغ مذکور کی کس قدر رنج ہوگا اور باغ مذکور مین پونہچنیکے لیئے طرح طرح سے تردد کریگا علی ہذا القیاس حال کافر و مومن کا ہے کافر آخر مقتول ہوگا حتے الامکان اندرون میعاد قتل کے حصول حظوظ نفسانی کا خیال رکھیگا جو کچھ کہ ہو حظ نفس حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور ایک مقام مین فرمایا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا بدرستیکہ گروہ کفار کے دوست رکھتے ہین عاجلہ کو یعنے دنیا کو اور چھوڑے ہین روز ثقیل کو یعنے حلات ہاے قیامت کو مومن حتی الامکان تردد کرتا ہے کہ اس قید سے چھوٹے اور بستان موعود کو پہونچے اور بواسطہ اعمال صالحہ وراثت آخرت کی حاصل کرے اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اللہ تعالے نے نعمت دنیا کو قلیل فرمایا کفار تمتع دنیا پر سے نظر رکھتے ہین بمصداق آیہ کریمہ کے كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ یعنے کہاؤ تم اور نفع لیو تم تہوڑے دنون بدرستیکہ تم مجرمون سے ہوا اور مومنین کے لیئے حظوظ آخرت سے خبر دیتا ہے قولہ تعالی وَمَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اہل جنت کے لیئے حظ نفس اور حظ چشم ہوگا کتاب زبور مین فرمایا اے داؤد بہشت مطیعون کے لیئے اور زیارت لقا کی میرے شاکرون کے لیئے اور الفت میرے طالبون کے لیئے اور رحمت میرے

محسنون کے لئے اور مغفرت میرے تائبین کے لئے اور خاصہ میرا مشتاقون کے لئے شعر

ألا طال شوق الأبرار إلى لقائي	وأنا إليهم أشد شوقاً

فایدہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم مین فرمایا ہے پر شکمی موسّع من بر حل ہے اور حدیث شریف مین وارد ہے منور کرو تم قلوب کو بہوکے رہکے اور پہنے لباس کم قیمت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوّروا قلوبکم بالجوع وخشن الثیاب کتب سیر مین وارد ہے اول بدعت بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پر شکم کہانیکی ظاہر ہوے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز سیر شکم تناول نہ فرماتے تھے اور مجھکو غم واندوہ لاحق ہوتا تہا گرسنگی پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین ہات اپنا شکم مبارک پر پہیرکے عرض کرتی ہتی کہ جان و تن میرا فدا آپ پر ہو کسلیے آپ سیر شکم تناول نہ فرماتے ہو جواب فرمایا اے عایشہ اولو العزم جو پیغمبر برادر میرے تھے سیر شکم نہین رہتے تھے اسی لیے حق تعالے نے کرامت پائی اگر مین دنیا سے تنعم لیون کمتر رہیگا اندیشہ رکہتا ہون برادرون سے میرے اور حصہ آخرت نقص پر ہوگا اور یہی طریقہ خلفاء راشدین کا تہا اسی قدم پر اولیاء اللہ نے اپنا طریقہ رکہا اگر کتب سیر اور حالات اولیاء اللہ مطالعہ کرین تو ظاہر ہوگا نظم

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشند	دنیا طلبی نہ آن و نہ اینت باشند
برروی زمین زیر زمین وار نہی	در زیر زمین روی زمینت باشند

حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایک ظرف نزدیک اللہ تعالے کے
بدنہین مثل روزدار پرشکم کے جو حلال سے ہو چنانچہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فیما معنی دعاءہ ابغض الی اللہ من بطن
صایم ملئی من الحلال اور حدیث شریف مین وارد ہے امہات
دین کی چہار شے ہین ام الادویہ دویم ام الاداب سیوم ام العبادات
چہارم ام الامانی ام الادویہ قلۃ طعام ام الاداب قلۃ کلام ام العبادات
قلۃ ذنوب یعنے حتی الامکان گناہون سے پرہیز کرنا ام الامانی یعنے اصل
امیدون کا صبر ہے قال النبی صلعم الامہات اربع ام الا
دویۃ وام الاداب وام العبادات وام الامانی فام الادویۃ
قلۃ الاکل وام الاداب قلۃ الکلام وام العبادات قلۃ
الذنوب وام الامانی الصبر فایدہ صبر جانورون مین متصور نہین
کسلیے کہ وہ محض شہوت رکھتے ہین نہ عقل اور ملائکہ مین بھی متصور نہین
کسلیے کہ وہ عقل محض رکھتے ہین نہ شہوت پس صبر عبارت ہے ثابت
رہنے سے بمقابلہ شہوت وغضب کے اور کسی مخلوق مین اللہ تعالی
نے یہ قسم پیدا نہین کی مگر انسان مین اور انسان بعد از وجود کے
شکم مادر سے سوائے خواہش کے دیگر نہین رکہتا ہے بعد گذرنے
زمانہ کورا زکے غلبہ شہوت کا ہوتا ہے در انحال خواہش جماع کی ظہور
پاتی ہے وقتیکہ غلبہ شہوت وجماع کا ہو ظہور عقل کا بھی ہوگا اگر غلبہ
عقل کو حاصل ہو خواہشات سے روگردان ہوگا اور طرف حصول
سعادت کے متوجہ ہوگا پس اسصورت مین درمیان عقل وشہوت
کے نزاع واقع ہوتی ہے اگر عقل شہوت کو مغلوب کرے اور اپنے

امہات دین

صبر

فتا. تو مین شہوت کو لیوے وہی معنے صبر کے ہین صبر دو قسم پر ہوتا ہی
فعلی ثم انفعالی فعلی اعمال شاقہ کو اختیار کرنا انفعالی ثابت قدم رہنا
مصایب پر یعنے آلام و اوجاع پر نفسانی عبارت ہی مقتضیات طبع کو
بند کرنے سے یعنے شہوت بطن و فرج کو یہ موسوم بعفت ہوگا اگر زیادہ
طلبی کو بند کرے موسوم بہ زہد و قناعت ہوگا اگر جزع و فزع کو بند کرے
یعنے بلند نہ کرے آواز کو وقت مصیبت کے موسوم بصبر عرفی ہوگا اگر
حالت مین دولت و فراغ کے تکبر و نخوت کو دور کرے اور ہمچشمان پر
بلندی تصور نہ کرے موسوم بفراخی حوصلہ ہوگا اگر حالت جنگ مین فرار
و تزلزل نہ اختیار کرے موسوم بہ شجاعت ہوگا اگر حالت غضب مین
ضرب و شتم نہ اختیار کرے موسوم بہ حلم ہوگا اگر سر انجام مہمات مین اضطراب
و تحیر کو بند کرے موسوم بہ وسعت حوصلہ ہوگا اگر اظہار اسرار کو بند کرے موسوم
براز داری ہوگا پس یہ لشکر الٰہی ہین کہ ہر ایک مہم مین مہمات سے مددگار
ہوتے ہین حقیقت صبر کی وہی ہے باوجود حصول کدورت و کراہیت
طبعی کے جو منافی عقل و شرع کے ہو آپ ہی مین قید کرے اظہار جزع
و شکایت نہ کرے صبر کے معنے لغوی حبس و منع کے ہی جو باز رکھنا
نفس کا کسی شئے سے اور زبان فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع
شریف مین خواہش الٰہی کو غالب کہنا خواہش نفس پر اپنے اس کلام پر
اشکال ہوگا کہ مخالفت جزع و فزع کی داخل تعریف صبر ٹھہری پس
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام صاحبزادے دو جہان کے کیلئے ملال و اشک ریزی فرمائی
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معاینہ فرما کے عرض کیا کہ اشک

اقسام صبر

معنی صبر

ریزی کا وجہ ارشاد ہو فرمایا اسقدر از قسم ملال و اشک ریزی مقتضیات
رحمت الٰہی سے ہے جو انسان میں ظہور فرمایا ہے اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ
الرُّحَمَاءُ اور فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا
مَا یَرْضٰی رَبَّنَا خلاصہ چشم اشک بہتی ہیں اور دل اندوہ گین ہوتا ہے
اس امر میں اختیار بندہ کا نہیں ہے اور اسقدر داخل تکلیف ہی نہیں ہے
کسلیئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا نجم الدین
کبری قدس سرہ نے فرمایا صبر مراد بیرون آنے سے حظوظ نفسانی کے ہے
اور باز رکہنا نفس کو مالوفات و محبوبات سے **فایدہ** صبر دو قسم پر ہے
صبر فرض و صبر نفل صبر فرض صبر کرنا ادائے فرایض و ترک محرمات کے
لیئے صبر نفل صبر کرنا فقر پر اور شداید پر فقر کے صبر وہ کہلاتا ہے جو صدمہ
اولی پر ہو نہ کہ یا اضطراری حاصل ہو وہ صبر نہ کہلاتا ہے اور مقام صبر وہ ہے
جو ہمیشہ توجہ دل و دوام مراقبہ و قطع ہوا اختیار کرے **فایدہ** بعض عارفین
نے صبر کے تین مراتب ظاہر کیئے ہیں اول ترک کرنا شکایت کا وہ صبر
جمیل کہلاتا ہے دویم راضی رہنا مقدرات پر اپنے یہ درجہ زاہدین کا ہے
سیوم محبت رکہنا اس شے سے جو مولی اپنے لیئے ظاہر کیا ہے یہ درجہ
صدیقین کا ہے عبد اللہ ابن سلام رہ نے کہا روز قیامت پکارے
جاوینگی صابرین اور حکم ہوگا کہ داخل جنت کے لیئے ملائکہ استفسار کرینگی
کونسا عمل کیئے تم جواب دیوینگے صبر کئی ہم نفسوں پر طاعات کے لیئے
کہینگے ملائکہ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنی
بشارت ہو تمہارے لیئے جو دوام سلامتی حاصل ہوے سبب حاصل
کرنے صبر کے صاحب کتاب قوت القلوب نے اسطرح تصریح کیئے ہیں

کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سختی فرماتے تھے فقر کے لیئے کسلیئے
فقر دوست ترین صفت ہی نزدیک اللہ تعالے کے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو اے بلال فقر کو اختیار کر کسلیئے فقر حاصل کرتا ہی قربت
الٰہی کو نہ کہ غنی مصرع

کہ آنجا کہ فقر از ہمہ محبوب تر اند

فنعم عقبی الدار یعنی نیک انجام ہے بہشت کا امام فخر الدین رازی نے
تفسیر اس آیت کی اسطرح بیان فرمائی کہ نہین حاصل ہوگی تمہارے لیئے یہ
سلامتی مگر بواسطہ صبر تمہارے جو طاعات الٰہی پر اور ترک محرمات پر کیئے ہے
اور حاصل ہوئی یہ کرامات جو تم دیکھتے ہو اور یہ نیکیان جو تم مشاہدہ کرتے ہو
مگر بواسطہ صبر کے انتھے اور کہین کی ملائکہ بہتر ہے تمہارے لیئے مکان جنت مین
کسلیئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا جزاہم بما صبروا جنۃ وحریرا
متکئین علی الارائک لایرون فیہا شمسا ولا زمہریرا خلاصہ
آیت جزا ان اشخاص کی جو صبر کیئے ترک گناہون پر اور اختیار کیئے طاعت کو
یا صبر کیئے قلت طعام پر پس انکے لیے جنت اور لباس جنت ہونگے دران حال
تکیہ دینے والے ہونگے بہشت مین تختہا ئے آراستہ پر نہ دیکھین گے بہشت
مین حرارت نہ برودت کو کسلیئے ہوا بہشت کی معتدل ہے بسبب عدم تابستان
وزمستان کے یا یہ مراد ہے بہشت خود مقام روشن ہی نور سے اور نہین
احتیاج ہے شمس وقمر کی اشرف رتبہ کا سبب ہے کہ قرآن مجید مین اللہ تعالے
نے ذکر صبر کا ستر مقام سے زاید فرمایا ازانجملہ قولہ تعالے وجعلنا
ہم ائمۃ یہدون بما صبروا قولہ تعالے لنجزین الذین صبروا
اجرہم باحسن ما کانوا یعملون وقولہ تعالے وتمت کلمۃ ربک

الحسنیٰ علی بنی اسرائیل بما صبروا اس دلائل آیات قرآنیہ
سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر طاعت کے لیئے ایک ثواب مقدر رہے سوائے
صبر کے کسلیئے جزاء صبر کی لا انتہا یہ ٹھہری یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے
جزاء صوم کے نسبت طرف اپنے فرمایا قولہ تعالے الصوم لی و انا اجزی
بہ کسلیئے شرائط صوم کے جو ذکر پائے ہر ایک شرط محتوی ہے انواع
صبر پر اسیوجہ سے صوم بمعنے صبر لیا گیا کسلیئے کہ الشان حفظ نفس سے دو
رہتا ہے اور اللہ تعالے نے بدستور جزاء صوم کے بلاتعین مقرر فرمایا ہے
جسطرح ذات باری تعالے کی لا انتہا یہ ٹھہری جزاء صوم بھی لا نہایۃ ثابت
ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا انما یوفی الصابرون
بغیر حساب فائدہ ثواب کے لیئے تین مرتبہ ہین اول دائم الاجر صابرین
کے لئے بغیر حساب کے بے انتہا ہوگا کسلیئے کہ ہر شی داخل تحت حساب
رہتی ہے جو شئے کہ تحت حساب نہو لانہایہ ٹھہریگی دوئم ہوتی ہین منافع
کامل ذات مین اور عقل کو درک ہی نہین ہے کہ کہنہ کو اسکے پہونچے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان فی الجنۃ ما لا عین رأت ولا
اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر سیوم بلا وغیرہ پر صبر کرنیکا ثواب
داخل میزان نہوگا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنصب اللہ
الموازین یوم القیامۃ فیؤتی باہل الصلوۃ فیوفون اجورہم
بالموازین فیؤتی باہل الصدقۃ فیوفون اجورہم بالموازین فیؤتی
باہل البلاء فلا ینصب لہم میزان ولا ینشر لہم دیوان
ویصب علیہم الاجر صبا خلاصہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے موازنہ ہوگا قیامت کے روز اہل صلوۃ کا مگر ہموزن فرمون

اقسام صفات

پڑے برابر ہونگے وزن ین اسیطرح مقابل ہوگا میزان اہل صدقات کا مگر ہموزن نہوگا میزان صابرین کا جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ بِغَیْرِ حِسَابٍ روز قیامت مین اشخاص غیر صابرین اجر صابرین کو معاینہ کرکے آرزو کرینگے کہ دنیا مین اجساد ہمارے اگر مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے ہوتی تو قبول کرتے ہم اسکو کسلیئے کہ صابرین درجہ لااِنتہا یہ رہونگے اسلیئے جناب رسالت آب صلی اللہ نے فرمایا ثواب ہر عمل ابن آدم کا ترقی کرتا ہے دس سے ہفتصد تک مگر اجر صوم کا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃٍ اِلَّا الصَّوْمَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ فَاِنَّہٗ یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اور کلمہ لی مین نسبت طرف اپنے فرمایا کسلیئے یہ عبادت ریا سے بعید ہوتی ہے اور غیر کی نظر نہین پڑتی ہے اور حاصل صوم کا قہر نفس کا اور ترک شہوات نفس کا رہا پس مشابہت اپنے خالق کی اخلاق کے ساتھہ ٹھری یہی وجہ ہے جو حدیث شریف مین وارد ہے تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے پیدا کرو تم اخلاق کو اللہ تعالے کے ترک شہوات سے تا آن زمان قربیت آلہی حاصل نہوگی کلمہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے یہ بھی مراد ہوتی ہے کہ نزدیک اللہ تعالے کے بمقابلہ صوم کے کوئی ایک عبادت دوست تر نہین اور یہ بھی مراد ہوگی کہ قربیت ملائکہ کو جو حاصل ہے وہ بسبب عدم وجود شہوات کے ذات ملائکہ مین پس صوم مشابہت رکھتا ہے صفات ملائکہ سے اور یہہ بھی مراد ہے کہ جمیع عبادات بعوض اون ظلمون کے جو غیرون پر کیئے تھے چہنئے جائینگے مگر عمل صوم کا کسلیئے کہ وہ خاص اللہ کے لیئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو اللہ تعالے نے اَلصَّوْمُ لِیْ فرمایا

اور دخول جنت کے لیئے واسطہ صوم کا ہی ہو گا ابو الحسن رح نے افنا خیری
بضم ہمزہ و یا نے ممدودہ مراد لی ہے یعنے ہر طاعت کے لیئے جزا و
جنت ہے اور جزا صوم کے تعالے میری ہو گی اے عزیز جسوقت کہ لذت پاویگا
لقا سے اللہ تعالے اسکے پس پاویگا کمال درجہ عطا کو بمصداق اَلْبَقَاءُ
فِی اللِّقَاءِ تَمَامُ الْعَطَاءِ اور نظر کریگا اللہ تعالے طرف صایم کے صایم
نظر کریگا طرف اللہ تعالے کے اور اللہ تعالے کلام کرتا ہے صایم سے
صایم کلام کرتا ہے اللہ تعالے سے اس قول کو موید ہے جو جواب دیا تھا
موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے نے وقتیکہ کلام کیا موسیٰ علیہ السلام نے
اللہ تعالے سے عرض کیئے کہ الٰہی کسی بشر کو بزرگی مجھسی زیادہ ہو گی جو کلام
کیا تو میرے سے اور سماعت کیا مین کلام کو تیرے اللہ تعالے نے جواب
فرمایا کہ اے موسیٰ زمانہ آخر میں ہوئیگا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے امت
مذکور صایمین ہو گی شہر رمضان میں خشک ہو جائینگے لبہا اور تغیر
ہونگے رنگہا انکے اور وقت افطار درمیان صایمین کے اور میرے
بے پردگی ہو گی اے موسیٰ تجھسے جو مین کلام کیا اندرون ستر
ہزار حجاب کے مگر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صایمین سے
بے حجاب وقت افطار کلام کرونگا حدیث نَادٰی مُوْسٰی رَبَّہٗ فَقَالَ
هَلْ اَکْرَمْتَ اَحَدًا مِثْلَ مَا اَکْرَمْتَنِیْ سَمِعْتَنِیْ کَلَامَکَ قَالَ
یَا مُوْسٰی اِنَّ لِیْ عِبَادًا اَخْرَجْتُهُمْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَاَکْرَمْتُهُمْ
بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَکُوْنُ اَقْرَبَ اِلَيْهِمْ مِنْکَ فَاِنِّیْ کَلَّمْتُکَ وَبَیْنِیْ وَ
بَیْنَکَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ فَاِذَا صَامَتْ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَّتْ شِفَاهُهُمْ وَاصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ اَرْفَعُ تِلْکَ الْحِجَابَ وَقْتَ

افطار ہجم بیت

ہر چہ بران شرع بشارت دہ است	از ہمہ حرفی انا اجزی بہ است

فایدہ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے
ایک روز بعید رکھیگا اللہ تعالے ستر خریف آتش دوزخ سے عن ابی
سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام
فی سبیل اللہ باعد اللہ بذلک وجہہ عن النار سبعین
خریفا فرمایا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ سنا مین نے رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے کوئی بندہ جو صبح کیا حالت
صوم سے مگر کشادہ ہوتے ہین اسکے لیئے ابواب سموات کے اور تسبیح
کرتے ہین اعضا اوسکے اور مغفرت چاہتے ہین ملائکہ اسکے لیئے یہانتک
کہ ڈھانپ لیتے ہین پردہای نور سے اور حالت صوم مین اگر نماز ایک
رکعت یا دو رکعت نفلاً ادا کریگا منور ہوگا آسمان اسکے لیئے اور ہوگی
ازواج اسکے لیئے حور عین آلہی نصیب کر ہم مشتاقون کے لیے عن عائشہ
رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ما من عبد اصبح صائما الا فتحت لہ ابواب
السماء وسبحت اعضاؤہ واستغفر لہ اہل السماء الی ان توارت
بالحجاب وان صلی رکعۃ او رکعتین تطوعا اضاءت لہ السماء نورا
وقالت ازواجہ من الحور العین ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ابا بکر ہر شی
کے لیئے ایک باب ہے اور باب عبادت کا صوم ہے عن ابی بکر رضی
اللہ عنہ قال صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء بابا وان

فضل الصیام

بَابُ الْعِبَادَاتِ الصِّيَامُ اے عزیز زمانیکہ مومن استقامت روزہ پر
نہ کریگا باب سے عبادت کے بعید رہیگا اور انس بن مالک سی روایت ہی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم مرتبہ نصف صبر کا رکھتا ہی
اور ہر شے کے بیلئے زکاۃ ہے اور زکات بدن کے لیئے صوم ہے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَلِکُلِّ شَیْءٍ زَکٰوةٌ وَزَکٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ابو
سلیمان رض راوی ہین ابو علی الاصم رض سے کہ رکھا جائیگا روز قیامت مین
مائدہ روبرو صایمین کے مگر غیر صایمین حالت مین حساب دیتے رہینگی
اور کہین گے کہ یا الٰہی حساب دیوین ہم اور یہ اشخاص اکل وشرب مین
رہین حکم ذو الجلال کا ہوگا کہ جس وقت یہ اشخاص صایمین تھے اوسوقت
تم اکل وشرب مین رہتے تھے اور یہ اشخاص بیدار رہتے تھے تم خواب
مین رہتے تھے قَالَ یُوْضَعُ لِلصُّوَّامِ مَائِدَةٌ یَاْکُلُوْنَ عَلَیْهَا وَالنَّاسُ
فِی الْحِسَابِ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ نَحْنُ نُحَاسَبُ وَهُؤُلَاءِ یَاْ
کُلُوْنَ قَالَ فَیَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمَّا صَامُوْا وَ اَنْتُمْ اَفْطَرْتُمْ
وَقَامُوْا اَنْتُمْ نِمْتُمْ مجاہد رح نے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ رکھے لوجہ اللہ
مستحبا پھر اگر عطا کیا جاوے اوسکو نقرہ بے انتہا تو وہ نہین برابری
کر سکیگا روزہ مستحب سے عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَامَ
لِلّٰہِ تَطَوُّعًا ثُمَّ اُعْطِیَ مِلْءَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَمْ یَسْتَوْفِ ثَوَابَهُ
فایدہ اے عزیز جسوقتکہ صوم تیرا لوجہ اللہ ہو تو درجات مذکورہ کا مستحق ہوگا

جسو فتحہ حاصل کیا درجات کو پس فرحت تجھکو اوس درجہ کو پونچا ویگی جو
بمقابلہ فرحت رویت آلہی کے ہو اسلیئے حدیث شریف مین وارد ہی
کہ للصایم فرحتان فرحۃ عند فطرہ و فرحۃ عند لقاء الرحمٰن
حصول فرحت وقت افطار بسبب حظ لینے طبیعت کے بعد از گرسنگی
و تشنگی کے ہو گی یا بسبب حصول نور عبادت کے لیئے کہ جس سے قربیت
آلہی حاصل کیا ضرب المثل ہے اگر آب شیرین موجود ہو بعد پینے کے جو
فرحت کہ انسان کو حاصل ہوتی ہے تہ دل سے شکر آلہی بجا لاتا ہے
یا شکر تمام نعمت پر جو کامل روزہ حاصل کیا یا قربیت آلہی جو وقت
افطار حاصل کیا یا مراد ہو گی فرحت سے وہ فرحت جو موسیٰ علیہ السلام کو
فضیلت صایمین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا جو سابق مین
ذکر ہوا فایدہ بمقابلہ فرحت افطار کے فرحت لقائے رحمان جو ذکر ہوا
یہ فرحت موقوف آخرت ہو گی اگرچہ اللہ تعالےٰ وقت افطار بے حجاب
صایم سے متکلم ہوتا ہے لیکن بسبب کدورت و عدم تصفیہ کے صایم
لیاقت سماعت کلام آلہی نہین رکھتا ہے مگر مومن کو ایقان کلام آلہی
کا بکلی حاصل ہونے سے فرحت حاصل ہوتی ہے وہ بمقابلہ فرحت
لقاء رحمان رہے جو آخرت مین حاصل ہو گی اس تقریر سے دو فرحت
حاصل ہوتی ہین یک فرحت روح حیوانی دویم فرحت روح انسانی
اسے عزیز صوم وراثت رکھتا ہے لقاء آلہی یا نیکی رزقنا اللہ وایاکم
اسے عزیز فرحت افطار صایم کی اوسطرح نہ تصور کر کہ فی زماننا وقت
افطار اہتمام کے اشربہ واطعمہ طیار کر کے بفرحت منتظر رہتے ہین
تاکہ لذائذ تمامہ حاصل کرین یہ لذائذ از انجملہ داخل ہونگے جو بیان

لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ مین گذرا فرحت جو مذکور حدیث شریف مین ہوے بمثال اوس صایم کے ہوگی کہ ایک روزہ دار نے حالت سفر مین زاد راحلہ نہ رکھا ہوا و ہمراہ پانی بھی نہ رہا ہوا ور راہ مین کہین وجود آب نہو وقت افطار اگر دفعتًا آب میسر ہو قیاس کر کہ کسقدر فرحت حاصل ہوگی اوسکو خلاصہ کلام اس بیان کا یہ ہے جسطرح کہ مسافر مایوس لذایذ سے ہوکے دفعتًا لذت حاصل کریگا اسیطرح وقت افطار کسی قسم کی شہوات پر خیال نہ رکھے بلکہ اتمام صوم کا لوجہ اللہ منتظر رکھے در آنحال تشبیہ مذکورہ مین فرحت تیری داخل ہوگی ورنہ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ مین داخل ہوگا نعوذ باللہ من ذالک اے عزیز وقتیکہ صوم آداب مذکورہ کے سات حاصل کیا نسبت مین القیوم کی کے داخل ہوگا جسوقت تجھکو یہ مرتبہ حاصل ہو گویا مرتبہ صبغۃ الٰہی کا حاصل کیا جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ یعنے رنگ خدا کا ہے اور آپکو رنگ خدا مین رنگین کرلینا یہی نسبت ہے الصّٰمدی کی مین جسطرح کہ رنگ ظاہر و باطن پارچہ مین نفوذ کرتا ہے اور امتیاز پاتا ہے پارچہ ہاے دیگر سے اسیطرح اگر صوم باشرائط مذکورہ ادا کریگا تو نسبت مین الی کے ہوگا حتی کہ اغیار سے امتیاز حاصل کریگا جسطرح کہ پارچہ رنگین دیگر پارچہا سے امتیاز رکھتا ہے اور جو اللہ تعالے نے فرمایا وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کون خوب تر ہے رنگ دینے مین سواے خداے تعالی کے کسلیے رنگ جو انسان دیتا ہے مقید رہتا ہے اور بقا نہین اور رنگ ظاہری رہتا ہی فقط پوست پر مگر رنگ بطون مین نہین رہتا ہے اگر رنگ باطنی ہو

بیان صبغۃ اللہ

بسبب قوی ہونے قوائے باطنی کے وجود پایا جاتا ہے مثلاً رنگ
فلسفہ محض قوت عقلیہ پر ہے اور رنگ بدعت موقوف قوۃ وہمیہ پر ہے
جو مرکب شیطان کا ہے اور رنگ ملل منسوخہ کا محض عادت و رسم پر ہے
اور رنگ محبت دنیا کا محض قوت شہویہ پر ہے اور رنگ جاہ و ملک و سلطنت کا
محض قوت غضبیہ پر ہے یہ تمام رنگ ادنی صدمہ سے زایل ہوتے ہین اور غلبہ
رنگ دیگر کا ظاہر ہوتا ہے بخلاف رنگ خدای کے کہ وہ شبہات و حوادث
و مصایب سے لایق تغیر نہین ہے اسیلئے دین اللہ موسوم ہوا صبغۃ اللہ
کے ساتھ کہ حیثیت اوسکی ظاہر ہوتی ہے طہارت و صلوۃ و صوم سے اسیلئے
اللہ تعالے نے فرمایا سِیمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ
اور کہا قاضی بیضاوی رح نے صِبْغَةَ اللّٰهِ متعلق ہے آیۃ قُولُوا آمَنَّا
سے نَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تک پس وصف ایمان کا موصوف ہوا صبغۃ
اللہ سے تاکہ ظاہر ہو مباینۃ درمیان دین اسلام و دین باطلہ کے جسطرح
کہ ظاہر ہوتی ہے مباینۃ درمیان الوان کے اور مراد صبغۃ اللہ سے فطرۃ اللہ
بھی لی جاتی ہے جسطرح کہ فرمایا اللہ تعالے نے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ خلاصہ آیت یہ ہی انسان موصوف ہے
عجز و فاقہ سے حیثیت ترکیب بنا کے جو پایا جاتا ہے بحسب ظاہر مشاہدہ سے
حدوث و افتقار کی طرف خالق اسیئے پس یہ آثار موسوم بہ صبغۃ الہی بھی ہوئے
ای عزیز اگر تو قائم رہا صوم پر حاصل کیا رنگ الہی کو اسلیئے بہ نسبت اس
رنگ کے دیگر رنگہاے رنگ رہتے ہین لوائح شریف مین جامی علیہ
الرحمۃ نے فرمایا رباعی

قانع نشوی برنگ تا گاہ اے دل	پس بے رنگ است یار دلخواہ اے دل

من احسن صبغۃ من اللہ اے دل	اصل ہمہ رنگہا ازان بیرنگ است

اے عزیز جسوقتکہ تو رنگ الٰہی مین رنگا گیا لیاقت حاصل کیا لشکر الٰہی مین داخل ہونے کے لیے یہی رنگی ہوئی مومنون کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُولٰئکَ حِزبُ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ حِزبَ اللّٰہِ ھُمُ المُفلِحُونَ امام ثعلبی رحمۃ جرجانی رحمۃ سے نقل کی کہ داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے استفسار کیا الٰہی تنہا ہے تیرے کون اشخاص مین خطاب ہوا یا داؤد والغاضۃ ابصارھم السّالمۃ اکفھم والنقیۃ قلوبھم اُولٰئکَ حِزبی وحول عرشی خلاصہ جس شخص نے چشم بند کیا محارم سے اور دست آزار سے خلق کے اور دلکو اپنے ماسوائے اللہ سے پاک کیا یعنے احکام خدا و رسول پر قایم رہا وہی لشکری میرا ہوگا قطعہ

	بیت	
وازہر چہ ناپسند بود دست باز دار		از ہر چہ ناروا ست بروو دیدہا بہ بند
تا باشدت بحلقۂ اہل قبول را		لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک
تا آیدت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار		بشنو نصیحتے ز فقیر اے عزیز

اقسام سے صوم کے قسم سیوم صوم خواص الخواص ہے جو باز رکھتا ہے قلب کو ہمت دنیا اور افکار دنیا سے اور روگردان ہوتا ہے بالکلیہ ماسوائے اللہ سے وقتیکہ ماسوائے اللہ کیطرف خیال ہو شکننده صوم ہوگا اور یہ رتبہ انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کا ہے اس مقام کی حقیقت اوسیوقت ثابت ہوگی کہ جو بالکلیہ دنیا سے رو موڑے اور سوائے توجہ الی اللہ کے تصور دیگر نہ رکھے بمصداق اس شعر کے بیت

بخلوت خانہ سلطان کسے دیگر نمی گنجد	مراد در دل بغیر از دوست چیزی در نمی گنجد

اور اس قسم کے روزے سے مراد محبت الٰہی سے ہی لی جاتی ہے چھبدون

خالق کے دوسری طرف نظر نجاوز نہ کرے مادام طبیعت اپنی خالق کی ہی طرف متوجہ رہے اور تمامی ما لوفات و ماٴنوسات سے منقطع رہے اگر چہ یہ مرتبہ اولیا اللہ کو بھی حاصل ہے لیکن انبیا و صدیقین کا درجہ اعلیٰ تھا ابراہیم علیہ السلام نے آتش نمرود پر کچھہ بھی خیال نہ فرمایا اپنے دوست پر ہی خیال رکھا ملائکہ نے اعانت کے لیے کہا سو آپنے جواب اسطرح فرمایا لا اُرید معونتکم علمہ بحالی یغنینی عن سوالی یہی تسلیم کا سبب تھا جو حکم یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم کا ہوا دوستان خدا اگرچہ آپ پر بھی لحاظ رکھین بحیثیت وجود اپنے کے لحاظ نہین رکھتے مگر بایں حیثیت لحاظ رکھتے ہین کہ دوست اپنا دوستی اپنے سے رکھتا ہے بیت

دوست دارم خویشتن را نہ از برای خویشتن بلکہ بہر آنکہ دلبر دوست دارد مرا

فایدہ دل مثل آفتاب کے ہے بدن مثل زمین کے جسوقتکہ دل منور ہو محبت الہی سے افعال بھی اوسکے متعلق دل سے ہوتے ہین ہر فعل مین اوسکے نور ہی نور رہتا ہے موسی علیہ السلام نے چالیس روز سفر طور کا فرمایا اندرون چالیس روز کے جو داشتہا نہین پائے اور جو سفر ہمراہ خضر علیہ السلام کے کیا عرصہ قلیل مین وجود اشتہا پایا قولہ تعالے فانطلقا حتی اذا اتیا اہل قریۃ استطعما اہلہا فابوا ان یضیفوہما فایدہ صوم انبیا و صدیقین وہ ہے ہمت دنیا سے باز رکھے اور مصداق تخلقوا باخلاق اللہ کا ظہور پاوے جو سابق بین مفصلا ذکر پایا اور جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب تینین صوم وصال کے لیے منع فرمایا مگر آپنے اختیار فرمایا و تتمہ سوال کیے اصحاب

بیان فاید دل

بیان صوم وصال

فرمایا اِنّی لَستُ کاحَدِکُم اِنّی اَبیتُ یُطعِمُنی رَبّی وَیَسقِینی خلاصہ
نہین ہوئین مثل تمہارے تحقیق کہ مین شب باشی کرتا ہون رب میرا کہلاتا
اور پلاتا ہے

نظم

مرد عارف چو یافت لذت قرب
اکل و شرب لیش بود زالنس حق
نو از خوان یطعمش بنبی

نہ بآکل خوش بود نہ بشرب
دائم او در حق است مستغرق
شربت از چشمہ یسقینی نو

علما رح نے اکل و شرب مین جناب رسالت مآب کی اختلاف فرمایا ہی
بعض کا قول ہے کہ اکل و شرب آپ کے لیئے اللہ تعالے کیطرف سے
نازل ہوتا تہا اور آپ تناول فرماتے تھے یہ بہی از قسم معجزات تہا
کسلیے کہ اپنے اختیار سے نہ تہا جو منافی صوم وصال کا ہو بعض روایت مین
اسطرح وارد ہے اَظَلُّ عِندَ رَبّی یُطعِمُنی وَیَسقِینی آرام کرتا ہوئین
نزدیک پروردگار اپنے کے کہلاتا ہے اور پلاتا ہے مجھکو اور موجب
افطار صوم کا شرعًا وہ طعام و شراب ہے جو معتاد ہو لیکن بطریق خرق
عادت جو بہشت سے از نزد پروردگار ہو مبطل صوم نہین ہے بعض نے
مراد طعام و شراب سے فیضان باری تعالے کی لیئے ہین جس سے طاقت
عبادت الہی کی حاصل ہو یا مراد طعام سے سیرابی کے لیئے ہین جو الم جوع و
عطش کا مزاج مبارک پر نہ پایا جاتا تہا حاصل کلام صوم وصال مین جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لذات معارف و مناجات اوس درجہ
پر حاصل ہوتے تھے تا ما اکل و شرب سے استغنائی حاصل ہوتی ہی علیٰ ہذا القیاس
موسیٰ علیہ السلام کو سفر طور پر چالیس روز استغنائی طعام و شراب سے
بسبب وجود کثرت لذات معارف کے حاصل تہی پس نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا مرتبہ اعلی درجہ پر تہا استغنائی ہی اعلی پر رہی جو حیز تحریر و تقریر سے بعید ہے
بمصداق اس مضرعے مصرعہ

فَقَدْ جَمَعَ الرَّحْمٰنُ فِيْكَ الْمَفَاخِرَ

نظم

آنچہ خوبان جہان دادہ اند	قسم تو نیکو تر از آن دادہ اند
ہر چہ بنازند ازان دلبران	جملہ ترا ہست و زیادت بران

صوم وصال خاص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو ہوا
اس معنی پر کل محدثین کا اتفاق ہے چنانچہ اس حدیث سے پایا جاتا ہی
جو تقویت خاص رسل کو ہی تہی غیر کو یہ درجہ حاصل نہ تہا اور بخاری شریف
مین بہی مقدمہ ثبوت کو پہونچا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ
فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ
یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور دیگر حدیث بخاری حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ
تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی اَوْ اِنِّیْ
اَبِیْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
تین مرتبہ حاصل تہے اول مرتبہ بشریت جو اللہ تعالے نے بلحاظ بشریت کے
فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دویم مرتبہ ملکیت بلحاظ ملکیت چنانچہ
اللہ تعالے نے فرمایا یٰسٓ طٰہٰ سوم مرتبہ حقیت چنانچہ فرمایا فَاَوْحٰی
اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی برین منوال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

فایدہ مراتب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

بمجاز شریعت فرمایا انا بشر مثلکم و بہم ملکیۃ قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انی لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
سیوم مرتبہ حقیقت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
یہی وجوہات سے فرمان روشن بیان ہوا من رانی فقد رای الحق کا
فایدہ صوم وصال کرنے کے ماسوائے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے صوم وصال میں **اختلاف** علماء کا ٹہرا ایک طائفہ
کا قول ہے کہ جو شخص کہ قادر ہو صوم وصال پر اسکے لئے جواز ہے مگر بسبب شفقت
امت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اسی پر
اتفاق بعض اصحاب کا ہے مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کا یہی یہی قول ہے
اور اصحاب تابعین مثل عبد اللہ بن ابی سعد و عامر بن عبد اللہ بن زبیر یہی
یہی قول رکھتے ہین اور ابراہیم تیمی بہی علی ہذا القیاس ناقل ہین اگرچہ
اکثر کا اتفاق عدم جواز پر امام اعظم رح اور امام مالک رح و امام شافعی رح
کا قول کراہیت پر ہے مگر اختلاف تحریمی و تنزیہی کا رہا اکثر اقوال تحریمی پر
پائے جاتے ہین اور صحیح تر یہی ہے اور امام مالک کا قول تا وقت سحر
جواز پر ہے یہی وجہ ہے جواز تاخیر افطار کی اور تاخیر افطار پر حدیث دال ہے
عن ابی عطیۃ رضی اللہ عنہ قال دخلت انا و مسروق علی عائشۃ
رضی اللہ عنہا فقلنا یا ام المومنین رجلان من اصحاب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم احدہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والآخر یؤ
خر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایہما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ
قلنا عبد اللہ بن مسعود قالت ہکذا صنع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم و آخر ابو موسیٰ نے خلاصہ روایت ہے
عطیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جو تابعین سے تھے فرمایا کہ ایک روز مین اور مسروق
حاضر ہوئے نزدیک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور عرض
کی کہ یا ام المومنین دو شخص اصحاب محمد صلی اللہ علیہ سے ہین کہ ایک
انمین سے تعجیل صلوٰۃ اور تعجیل افطار کرتا ہے اور ایک شخص تاخیر افطار
اور تاخیر صلوٰۃ کرتا ہے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کون ہین دو
شخص عرض کیئے ہم تعجیل افطار و صلوٰۃ عبد اللہ بن مسعود کرتے ہین
فرمایا اسیطرح ادا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تاخیر صلوٰۃ
و افطار ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہین پس حاصل کلام کہ فعل ابن مسعود
کا عزیمت یعنے دل نہاد کی پر تھا اور ابو موسیٰ اشعری کبار صحابہ سے
البتہ سند رکھتے ہونگے مگر یہ فعل دوام پر نہین تھا گاہی کا ہے فرمایا ہوگا
فایدہ درباب تاخیر افطار روایت ہے ابو سعید رضہ سے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال نکرے کوئی ایک تمہارے سے اگر
وصال کرے تو تا سحر کرے کیسلئے تاخیر افطار مین سیاست نفس اور
قطع شہوات حاصل ہوتی ہین اگر عادت رکھا مین اور ارباب حوال کے
بہی تھے کہ اللہ تعالے نصیب کرے ہمارے لئے برکات اُن لوگون کے
انتہے ہوا کلام ابو سعید کا اے عزیزو حاصل آیہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ بیان ہوا خلاصہ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ بیان کرتا ہے بگوش ہوش سماعت کرو کر تم
اہل تقوہ سے ہوگے اللہ تعالے نے فرمایا اولا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
بعد از فرمایا کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اس حکم سے وہ روزہ خاص

فایدہ درباب تاخیر افطار

ہوگا جو بنو دو صابئین روزہ اختیار رہے تھے مثلاً بعضی قوم کے لوگ فواکہ کہاتے ہین اور پانی پیتے ہین اور بعضون نے وقت سب کے امساک کہانے اور پینے مین کرتے اور روزہ مین امساک نہین کرتے ہین اور یہ روزہ موسوم بہ تشیمہ کیا گیا چنانچہ دستورہای صابئین مین موجود ہے بس طریق کا روزہ داخل روزہ نہوگا اسلیئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے جسطرح کہ فرض کیا گیا تہا اون شخصون پر جو قبل تمہارے تھے اہل شرایع و ادیان سے مطلق کہانا اور پینا اور صحبت عورات کی حالت روزہ مین حرام کیا گیا تہا تا ظہور دین عیسوی اسی طریق پر حکم خداے تعالے کا رہا ہان تعین ایام صیام مین اختلاف رہا حضرت آدم علیہ السلام پر حکم صوم ایام بیض کا تہا اور حکم صوم کا یہود پر روز عاشورہ رہا اور ہر شنبہ اور چند ایام دیگر بہی تھے اور نصاریٰ پر ماہ رمضان واجب تہا مگر ماہ رمضان شدت گرما و سرما مین واقع ہونیکی وجہ سے شاق ہوے قوم نصاریٰ ایکجا ہوکر بہ نیت بدلنے کے موسم ماہ ربیع مین بعوض ماہ رمضان کے پچاس روزہ رہے تا کہ کفارہ تبدل حکم الٰہی کا ہو لہذا فضیلت ماہ رمضان کی ہاتھ نہ آئی کہوی فایدہ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صوم ایک عبادت ہے اصل قدیم پر کوی ایک امت اس فرضیت سے خالی نہین ہتی زمان آدم علیہ السلام سے تا این دم اور تصور نہ کیجئے کہ یہ تکلیف خاص اسی امت مرحومہ پر مقرر ہوے اور ابن جریر سے روایت ہے جسوقتکہ قصد مومنین کا حسب حکم الٰہی صوم پر ہوا خیال اس معنی کا کہئے کہ امم سابقہ پر بعد از خواب کے اکل و شرب و صحبت عورت ممنوعات سے تھے کسلیئے کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ سے یہی معنی مفہوم

ہوتی ہین مگر بفیض رحمۃ اللعالمین یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ
اِلٰی نِسَائِکُمْ ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُ
وْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْاٰنَ بَاشِرُوْ
ھُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ
الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ
اِلَی اللَّیْلِ الخ خلاصہ حلال ہوا تمکو روزی کی رات مین بے پردہ
ہونا اپنے عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک اونکی
اللہ تعالے نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف کیا تمکو
اور درگذر کی تمسے پھر اب ملو اونسے اور چاہو جو لکھدیا اللہ تعالے نے
تمکو اور کہاؤ اور پیو جب تک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی
دہاری سیاہی سے فجر کے پھر پورہ کرو روزہ رات تک پس اس آیت سے
جو حکم کہ امم سابقہ پر ہوا تہا منسوخ ہوا اخرجہ عبد ابن حمید وابن ابی حاتم
عبد اللہ ابن عمر وابن عساکر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہی یہی
روایت ہے فایدہ تشبیہ جو لفظ کما سے دی گئی اس تشبیہ مین تین قول
ہین قول اول زجاج کا لفظ کما کا بجائے نصب مصدر پر سے واقع ہی
بایں تاویل ہوگا اِنَّ الْمَعْنٰی فُرِضَ عَلَیْکُمْ فَرْضًا کَالَّذِیْ فُرِضَ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے فرض کیا گیا تمہارے پر ایک فرض
مثل اوس فرض کے جو فرض کیا گیا تہا امم سابقہ پر قول ثانی قول
ابن انباری رح کا کما بمعنے حال کے لیا گیا اور تاویل اسطرح کی گئی ہی
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ مُشْبِہًا وَمُمَاثِلًا بِمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ یعنے فرض کئے گئے روزے اوپر تمہارے بمثال ومشابہت

حاصل تشبیہ
نصب کما

اون روزون کے جو فرض کئے گئے تھے امم سابقہ پر قول سوم ابو علی کا
لفظ کما کا صفت ہے مصدر محذوف کی باین تقدیر کتابۃ کما کتب
علی الذین من قبلکم یعنے یہ ایک فرضیت ہے جو فرض کئے گئے تھے
امم سابقہ پر کیسلئے بقاعدہ نحوی جائز ہے حذف مصدر کا اور قائم کرنا تو
صفت کو مصدر کی بمقام مصدر کے نظیر اوسکی اس مثال سے پائی جاتی ہے
اگر کسی شخص نے کہا انت واحدۃ صحیح ہے طلاق کیسلئے کہ وہ ارادہ
کریگا انتِ ذاتَ تطلیقۃٍ واحدۃٍ یعنے تو مالک ہی طلاق
واحد کے حالانکہ قول مرد کا عورت کے لیئے لفظ واحدہ پر اختصار تھا لیکن
صفت مصدر کی جو لفظ تطلیقہ ہے بمقام مین واحدہ کے صادق آتا ہے
اسلئے انتِ واحدۃٌ بمقام طلاق کے کہنا صحیح ٹھہرا علی ہذا القیاس
کما کتب علی الذین بمقام کتابۃ کما کتب علی الذین کے
واقع ہوگا اور ایک توجیہ یہ ہوگی کتب علی الذین من قبلکم
فقط مجرد صوم کے لیئے فرمایا یعنے نہین خالی تھی شریعت امم سابقہ کی
فرضیت صوم سے اور نہین خاص کیا گیا تم پر ہے پس یہ قول دلالت کرتا ہے
تسکین خاطر مومنین کے لیئے جو صوم عبادت بدنیہ ٹھہری بسبب مشقت
ہونے نفس کے جوع و عطش سے اور بعض رہنا نفس کا تمامی شہوات سے
ای عزیز و یہ تشبیہ ذات کی ذات سے ہوگی نہ اصل کی اصل سے اور نہ
کیفیت کی کیفیت سے اور نہ وصف کی وصف سے کیسلئے کہ جو مدارج
و مراتب اعلیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صوم مین اللہ تعالے اسنے
عطا فرمایا وہ امم سابقہ کو نصیب نہین فرمایا جو بیان اوسکا گذرا اور آئندہ
بھی بیان ہوگا اور تشبیہ جو اللہ تعالے اسنے فرمائی مثل اوس تشبیہ کے ہوگی

جو اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل سیدنا محمد کما
صلّیت علیٰ ابراھیم میں تشبیہ دی گئی کسلیئے کہ جو درجہ
ثواب صلوٰۃ کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچنے سے
حاصل ہوتا ہے ابراہیم علیہ السلام پر پہنچنے سے حاصل نہیں
ہوتا ہے کسلیئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ
خود مصلی ہوا چنانچہ آیہ اِنّ اللہ وملائکتہ یصلّون علی
النبی سے واضح ہے اگر فضائل صلوٰۃ کو کتب فضایل میں مطالعہ
کریں تو بتمامہ واضح ہوگا علی ہذا القیاس کئی تشبیہات قرآن مجید میں
ذکر فرمایا مثل قولہ تعالے فاذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم
فقط تشبیہ ذکر کی ٹھہری نہ وصف کی قولہ تعالیٰ ان مثل عیسیٰ عند اللہ
کمثل آدم تشبیہ خلقت کی نہ وصف کی قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انکم سترون ربکم کما ترون القمر
لیلۃ البدر فقط تشبیہ رویت کی ٹھہری نہ وصف وکیف کی انتہی
قولہ تعالے لعلکم تتقون خلاصہ حاصل کرنے سے فضائل صوم کے
شاید کہ تم لوگ تقوے کو اختیار کروگے کیونکہ اول مشق نفس کو
مالوفات ومرغوبات سے باز رکھنا ہے کسلیئے کہ صوم تعلیم کرتا ہے عدم رغبت پر
حظوظ النفسانی کے تاکہ اس تعلیم سے مداومت حاصل ہو نفس کشی پر
اور ہر ایک فضائل نفس کشی سے حاصل ہوتے ہیں پس صوم از قسم ورزش
ٹھہرا جیسی ورزش سے مومن درجہ تقوی کو پہونچیگا اے عزیز یہ تعلیم
بمقابلہ اوس تعلیم کے ہوگی جو جانوروں و اطفال کو ترک مالوفات
کرا کے بکار خود مشغول کراتے ہیں علی ہذا القیاس اللہ تعالے درجہ

تتقیق
لعلکم
تتقون

معیت سے اپنے بہرہ مند کروانے کے لئے تعلیم صوم فرمایا درحقیقت
وہی ہے جو آیۂ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا سے ثابت ہوا اور
یہی مراد ہوگی لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ سے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اللّٰہَ بِصَوْ
مِکُمْ وَ تَرْکِکُمْ لِلشَّھَوَاتِ شاید کہ اللہ تعالےٰ متقی بناوے تمکو بواسطہ
صوم کے کسلیئے کہ جبوقتکہ ہو رغبت کسی ایک شی پر ضرور ہوگا اقسام کے
احتیاطات حفاظت مرغوب کے لیئے جبوقتکہ تمام احتیاطات
حصول صوم کے لیئے لازم کریگا درجۂ متقین کو پہنچیگا کیونکہ رغبت
طعام و شراب اور عورت کی اشد رہتی ہے جبوقتکہ اس رغبت کو
توڑیگا اسوقت سہل ہوگا توڑنا باقی اشیاء کا اور لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ
سے مراد لَعَلَّکُمْ تَتَّطَھَّرُوْنَ بھی ہوتی ہے یعنے بسبب حصول درجۂ
صوم کے جو عبادت خاصہ ہے داخل زمرۂ متقین ہوگا اسکے فایدہ
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ سے ظاہر نہین ہوتا ہے صوم ایک روز
یا دو روز یا چند روز کا شبہ باقی رہنے سے اللہ تعالےٰ نے
فرمایا اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ حالانکہ اس مادہ سے بھی تعین ماہ کا
ثابت نہین ہوتا ہے اگر ہفتہ ہو قلیل ہوگا تعلیم نفس کشی کے سبب
قلت ایام مکتفی نہوگی اگر ایک سال ہو زائد ہوگا اسلیئے نفس پر
تعلیم ایک سال کی شاق ہوگی اور قیام صائمین کا ترک مالوفات و
مرغوبات پر محال ہوگا اور دورہ آسمان تین قسم پر ہوتا ہے اول
دورہ شب و روز جسکو حرکت اولے کہتے ہین دوم دورہ ماہ جو
وابستہ بدورہ قمر ہے سیوم دورہ سال یہ وابستہ بدورہ شمس ہے
اگر دورہ شب و روز کیونکہ جو وابستہ حرکت اولے سے ہے مدت

بتعدد
ریاضت

قلیل ہوگی اگر دورہ سال لیوین مدت کثیر ہوگی اختلاف سے فصلون کے
اختلاف مزاجون کا واقع ہوگا باقی دورہ قمر کہ نہ قلیل ونہ کثیر ہے
اور اس تعین ماہ پر آیہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
دال ہے اور ایک نکتہ یہ ہے نزول قرآن مجید کا لوح محفوظ سے
آسمان دنیا پر ہوا جو مسمّی بہ بیت العزۃ ہے کیونکہ ابتداء دورہ ماہ کا
آسمان اول سے شروع ہوتا ہے پس ثابت ہوا اَيَّامًا مَعْدُودَ
دَاتٍ سے شہر رمضان کا جو متوسط میعاد ہے پس اس میعاد
کا تقرر آیۃ شہر رمضان الایہ سے درجۂ ثبوت کو پہونچا فایدہ ایاما
معدودات سے مراد فرضیت اَيَّامًا مَعْدُودَةً طَاعَةً مَحْدُو
دَةً وَنَوَائِي وَعَطَائِي لَا حَدَّ لَهُ وَلَا نِهَايَةَ لَهُ یعنے فرض کیے
گیے تمہارے پر چند روزے از روے اندازہ کے اور جزا
دینا میرا بے اندازہ ہوگا گویا مراد اس طرح ہوگی يَا عَبْدِي
أَنْتَ تَأْتِي بِالطَّاعَةِ عَلَى قَدْرِ الْعُبُودِيَّةِ وَأَنَا أُعْطِي
الثَّوَابَ عَلَى كَرَمِ الرُّبُوبِيَّةِ اے بندے میرے تو لاتا ہے
طاعت کو بمقدار عبودیت کے اور مین جزا دیتا ہون بلحاظ مرتبہ
ربوبیت میری نقل ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات سے
تازیانہ چھوٹ کے زمین پر گر پڑا ایک شخص بسرعت تمام دوڑ کے
تازیانہ لیکے شافعی رضی اللہ عنہ کے ہات مین دیا امام شافعی رضی
اللہ عنہ نے کیسہ زر کا عنایت فرمایا لوگون نے آپ سے درباب مشقت
قلیل اجرت کثیر کے استفسار کیا جواب فرمایا جو شخص کہ تازیانہ زمین سے
اوٹھاکے دیا وسعت اپنی تمامہ خرچ کیا اور عطا کرنا میرا حسب وسعت

میرے تمہارے عزیز و احسان امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اسطرح پر ظہور ہے تو خیال کرو کہ رب العالمین سے کسطرح کا معاملہ ظہور ہوگا

بیت

الٰہی رحمت دریائے عام است
ز دریا قطرۂ مارا تمام است

چنانچہ روایت ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقبل ربی بعد ما واحد الثقی کبیۃ ہ فایدہ اسکو مرحومہ کو وسوسہ پیدا ہوا کہ مدت ماہ بھی مدت دراز رکھی ہے اگر مرض وغیرہ عاید حال ہو یا ضرورت سفر کی پیش ہو در آنحال اس عبادت کا سرانجام تمامہ دینا محال ہوگا اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا ہر چند یہ عبادت عامہ مومنین پر فرض ہے خواہ مریض یا مسافر لیکن فی الفور فرض نہیں مگر صحیحان غیر مسافرین پر فی الفور فرض ہوگی اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا فمن کان منکم مریضا یعنے جو شخص کہ تمہارے سے مریض ہو اگر صوم ضرر کرین افطار لازم ہے قول اکثر فقہا کا اسطرح پر ہے کہ وہ مرض صوم کو مباح کریگا جو ضرر نفس کا پاجاوے یعنے صوم سے زیادتی مرض ہوا او علی سفر یا حالت سفر مین شہر رمضان واقع ہوا احادیث سے ہر دو باتین ثبوت کو پہنچتی ہین یعنے صوم وافطار حدیث عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قالت ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر اور ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ سفر کئے ہمنے غزوہ کے لیئے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس سفر مین

دس روز تک روزہ نہ رکھا ہمنے بعد از ان بعض اشخاص روزہ رکھے اور بعضو نے افطار کیئے پس عیب نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر پس اس حدیث سے اختیار ثابت ہوا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشَرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ جمہور علماء کا قول بھی مطابق ان احادیث کے ہے مگر اختلاف اس معنی کا ہے کہ فضیلت کس معنی پر ہوگی امام ابی حنیفہ اور امام مالک وشافعی وثوری رضی اللہ عنہم اور ما سوائے انکے اور اصحابون کا یہ قول ہے کہ حالت سفر مین بشرط طاقت روزہ رکھنا افضل ہے اگر مشکل ہو قضا کرنا بعد گذرنے ایام صیام کے والا جواز نہین عدم جواز پر یہ حدیث تائید کرتی ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ خلاصہ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ تھے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین پس ملاحظہ فرمایا آپنے ازدحام اشخاص کو بعد از استفسار کرنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کی ہمنے کہ یہ صائم ہے بسبب شدت حرارت کے حالت ضعف کی اسپر طاری ہے فرمایا آپنے کہ نہین ہے ثواب روزہ کا حالت سفر مین جو اس درجہ کو پہونچی اس حدیث شریف سے ظاہر ہے عدم جواز

صوم کا عدم طاقت پر اور بصورت حصول قوت طبع کے یہ حدیث موید ہے
عن حمزة بن عمرو الاسلمي انه قال يا رسول الله اني اجد بي
قوة على الصيام في السفر فهل علي جناح قال هي رخصة
من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب
ان يصوم فلا جناح عليه رواه مسلم اور نزدیک احمد و اسحق
و اوزاعی و سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کی افطار افضل ہے
اس قول کو یہ حدیث موید ہے عن عبد الرحمن بن عوف
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
صائم في السفر كالمفطر في الحضر رواه ابن ماجه یعنی
روزہ رمضان کا حالت سفر مین مانند عدم صوم کے حالت حضر مین
ہوگا اس حدیث سے واضح ہوتا ہے منع صوم کا حالت سفر مین جسطرح
منع ہے افطار حضر مین اور بعض حواشے مین ذکر پایا ہی کہ یہ حدیث
شریف اوس شخص پر محمول ہوگی جو خوف ضرر کا رکھے ادائے صوم سے
اور بعض اصحاب شوافع رضی اللہ عنہم نے منع صوم کے لیئے حالت
سفر مین حمل کیا ہے کلام الٰہی پر جو اللہ تعالے نے فرمایا فعدة
من ایام اخر اور بعض علما کا قول اسطرح پر ہے کہ جو آسان
وہ اختیار کرے فعدة من ایام اخر یعنے قضا
کرے پے در پے یا فصل سے فایدہ حکم فدیہ کا جو اللہ تعالی نے
فرمایا وجہ اوسکی یہ ہی کہ ابتداء اسلام تہا اگر عدم توفیق سے بے عذر
صوم شہر رمضان کا ترک کرے امت مرحومہ محروم رہجاتی اسلیئے فرمایا
على الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یعنے وہ لوگ

جو وسعت رکھتے ہین اور روزہ نہ رکھین بعوض صوم کے خوراک ایک مسکین کا دیوین ور عوض ہر صوم کے اگر پختہ دیوین تو اوسقدر دیوین کہ وہ وقت سیر شکمی حاصل ہوا اگر خام ہو وے آٹا گندم دیوین تا کہ بعض کو غذا کرے اور بعض کو مصالح غذا مین لاوے مثل ہیزم و نمک وغیرہ کے جو شخص کہ ترک طعام لوجہ اللہ نکیا ہو بعوض اوسکے بندہ گرسنہ کو نجات گرسنگی سے دیوے تا کہ دخل نیرا جبیدہ عمل صالح مسکین مین ہو فَمَنْ تَطَوَّعَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ یعنے جو شخص قدرت زیادہ دینکی رکھتا بہتر ہوگا اوسکے لیئے بایں مقدار ہر ایک مسکین کو دیوے زہری رح نے تاویل اس حکم کی اسطرح فرمائی عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے حق تعالے نے جو حکم فدیہ کا فرمایا ابتداء اسلام مین اداکرنا روزہ کا دشوار معلوم ہوتا تہا بسبب وقوع ایام گرمہ سے کے والا حکم فدیہ کا خاص ہے نہ کہ عام مفسرین نے تاویل اس آیت کی اسطرح فرمائے کہ کلمہ لا محذوف ہے کسلیئے کہ قاعدہ عرب اسیطرح پر واقع ہے اور کلام الہی مین بہی اسیطرح اکثر واقع ہے عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنے وہ لوگ جو طاقت صوم کی بسبب رہنے عمر رسیدہ جو طاقت نہ رکھے یا امید زیست کی نہ رکھے یا اندیشہ ترقی بیماری کا ہو جو موجب ہلاکت کا ہو ور آن حال فدیہ دیوے پس یہ حکم خاص رہا نہ کہ عام اور جو اقوال بخاری شریف مین وارد ہین صیغہ قتل سے تعبیر کیا گیا ہے قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ نَسَخَتْهَا یعنے ابن عمر و سلمہ بن اکوع نے کہا کہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو منسوخ کی آیت شَهْرُ

رَمَضَانَ الَّذِی ... سے لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تک کیلئے فَمَنْ شَهِدَ
مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ خلاصه جو شخص که تمهارے سے حاضر هو یعنی پاوے
رمضان کو پس چاهیئے که روزه رکھے لهذا ورود اس امر کا وجوب صوم پر
شهر اور ناسخ هوا تخییر کا وقال ابن نمیر حدثنا الاعمش
قال حدثنا عمرو بن مرة قال حدثنا ابن ابی لیلی قال
حدثنا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ابن ابی لیلی نے کها
که اس حدیث کو اکثر صحابه کرام سے سنا هون ابن ابی لیلی نے اکثر اصحاب
رضوان الله علیهم اجمعین کو دیکها هے از انجمله خلفا ثلاثه راشدین
یعنے عمر فاروق وعثمان ذوالنورین وعلی مرتضی رضی الله عنهم کو بهی دیکها هے
اسطرح کی روایت کو محدثین مجهول نهین کهتے هین کس لیئے اصحاب کرام کا تمام
عدول پر تها صاحب بخاری رح نے اسطرح بیان فرمایا نزل رمضان فشق
علیهم فکان من اطعم کل یوم مسکینا ترک الصوم ممن یطیقه خلاصه
نازل هوا رمضان درآن حال لوگون پر دشواری آئی پس دیتے تهی طعام
هر روز ایک مسکین کو درعوض صوم کے اور ترک کرتے تهے صوم کو حالانکه طاقت قیام
صوم کے رکھتے تهے و رخص لهم فی ذالک یعنے رخصت حاصل تهی
فنسختها وان تصوموا خیر لکم فامروا بالصوم پس نسخ کی اس
رخصت کو آیه ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنے روزه رکھو تم
بهتر هے تمهارے لیئے پس مومنین حکم کیئے گئے صوم کے لیئے اور وجوب
کیا گیا صوم اس مقام پر اشکال هوگا کسلیئے کلمه خیر کا مقتضی وجوب
کو نهین هوتا هے اور قسطلانی رح نے جواب اس اشکال کا کرمانی سے
اسطرح نقل کیا هے که اس آیت سے مفهوم هوا روزه بهتر هے فدیه دینے

سے یہی قول زہیر رح کا ہے جسطرح فخر الدین رازی رح نے نقل کیا جو سابق گذرا
اور تطوع بقدر یہ سنت ہے کسیلئے ذکر کلمہ خیر سے فرمایا اور کوئی ایک امر
بہتر سنت سے ہو گا مگر واجب انتہے کلام النجاری رح پوشیدہ نہ رہے
کہ آیہ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ نازل ہوئی ابتداء زمان اسلام کا تہا اس سے
تخییر احد الواجبین کے ثابت ہوے بعد ازان اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ جو ارشاد ہوا ترجیح احد الواجبین کی ہوگی سے یعنے روزہ
رہنی تم بہتر ہے تمہارے لیئے اگر ہو تم بوجہنے والے فواید کو صوم کے فایدہ
امام فخر الدین رازی رح نے قول قفال رح کا بیان فرمایا یعنے نظر کرو تم
افضال الٰہی کو جسنے آگاہ کیا تمکو وسعت فضل و رحمت سے اپنے تکلیف صوم
مین اول بیان فرمایا صوم امت سابقہ کا تسلی کیلئے غرض یہ تہی جسو تمکو امور
شاقہ عام ہو سلامت حاصل ہوگی دویم بیان فرمایا ایجاب صوم سے حصول
تقوی کا اگر صوم فرض نہوتا تو مقصود جو تقوی تہا فوت ہوتا سیوم بیان فرمایا
ایام معدودہ کو اگر حکم صوم کا دوام پر ہوتا تو مشقت عظیمہ عاید ہوتی چہارم
بیان فرمایا خصوصیت ماہ کو جس ماہ مین نزول قرآن مجید کا ظہور رہا یا اسیوجہ سے
اشرف شہور کا ماہ رمضان ٹہرا پنجم بیان فرمایا مشقت دور ہونے کیلئے
تاخیر صوم کا یعنے جس شخص پر مشقت ہو صوم کی بسبب سفر و مرض کے کسیلئے
تا زمانیکہ تسکین حاصل نہو وجوب صوم کا نہ رہا پاک وہ خدا ہے جو رعایت کیا
ایجاب صوم کے لیئے اور لایق وہی ہے جو عطا کیا ہمکو نعمتہا کثیرہ
انتہے ہوا کلام قفال کا فایدہ قولہ تعالے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ
الْفُرْقَانِ مفسرین اس آیتہ کو متعلق بآیۂ اعلی کہتے ہین قول فراء و اخفش کا

فائدہ تفصیل فضائل الٰہی در صوم

تعلق ایاما معدودات سے رکھتا ہے ایاما معدودات وہی
شہر رمضان ہے ابو علی رح کا قول کتب علیکم الصیام ما ؤل ہے فیما
کتب علیکم من الصیام بشہر رمضان اے عزیر کتب علیکم الصیام
مین ایک سر ہے اگر بغور تامل کرین منکشف ہو گا جسو قتکہ جریدہ طاعین
مین اسم نویسی کروایا دریاے رحمت الٰہی مین غرق ہوا لہذا معنی کتب
علیکم الصیام کے کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ واقع ہے فایدہ
شہر ماخوذ ہے شہرت سے مقولہ عرب کا شہر الشی اوسوقت ہوتا ہے
جسوقتکہ شہرت پاوے ایک شئے اور شہر جو موسوم بشہر ہوا بسبب
شہرت پانے شئے کیلئے حاجات اشخاص کے متعلق ہوتی ہین معرفت
شہر پر یعنے ماہ پر اور ہلال ہی موسوم بشہر ہوتا ہے بسبب شہرت کے
اور مقولہ بعض کا شہر جو موسوم ہوا بسبب ظہور ہلال کے کیلئے ظہور ہلال سے
شہرت ہوتی ہے رمضان مشتق ہے رمضاد سے بسکون میم رمضاد
اوسکو کہتے ہین جو بارش کے موسم خزان مین صفائی زمین سکے لئے
نازل ہوتی ہے علی ہذا القیاس شہر رمضان پاک وصاف کرتا ہے ذنوبکو
صایمین کے رمض بفتح ثلاثہ معنے سے سوختن کے آیا ہے کیلئے یہ معنے
مطابقت حدیث شریف سے رکہتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انما سمی رمضان لانہ یرمض ذنوب عباد اللہ تعالیٰ
یا مشتق رمض سے جو سوختہ ہونے قدمون کی زمین گرم پر علی ہذا القیاس
شہر رمضان موجب ہوتا ہے سوختگی وتکلیف نفس کا اور بمعنے
سنگ گرم کے بہی آیا ہے سنگ گرم پا بہاے روندگان کو سوختہ کرتا ہے
فایدہ رمضان کے پانچ حرف ہین را سے رضوان میم سے محبت الٰہی

[illegible]

ضاد سے ضمان اللہ یعنے رحمت آلہی کے ضمن مین آنا الف مراد ہے
الفت سے یعنے الفت آلہی کو حاصل کرنا نون مراد ہے نور آلہی سے
یعنے منور ہونا نور آلہی سے پوشیدہ نہ رہے شہر رمضان شہر رضوان
و محابات و ضمان و الفت و نور و نوال و کرامت کا ہے جو دوستان
آلہی کے لیئے ظہور پاتا ہے شہر رمضان درمیان شہور کے مثل قلب
کے واقع ہے اگر بدن انسان مین قلب صالح ہو تمامی بدن صلاحیت پر
رہیگا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةٌ
اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ الْجِسْمِ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِهَا
سَائِرُ الْجِسْمِ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ صلاحیت قلب کو تقوی و توکل علی اللہ
سے ہوگی اور توحید اللہ کے لیئے اور خلوص اعمال مین اور فساد قلب کا
عدم تقوی و توکل و توحید و عدم خلوص اعمال سے ہوگا بس قلب مثل
ایک طایر کے ہے قفص بنیاد مین بمثال ایک ڈر کے اندرون بیبہ
کے درصورت طیران کے کمال عزامتہ رکھیگا اگر بند رہے کچھہ حصول
نہوگا علی ہذا لقیاس طیران توحید کا بغیر تقوے کے حاصل نہوگا علی ہذا
القیاس اگر فضیلت شہر رمضان کی حاصل کریگا مغفرت پاویگا گناہون سے
جو تمامی سال مین صادر ہوے تھے رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ
اَنْفُ رَجُلٍ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يَعْمَلْ فِيْ حَقِّهِمَا عَمَلًا يُدْخِلُ
بِهِ الْجَنَّةَ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ وَتَمَّ رَمَضَانُ
قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهُ لِاَنَّ رَمَضَانَ شَهْرُ رَحْمَةٍ وَمَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
فَمَنْ لَمْ يُغْفَرْ فِيْهِ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ اور شہر رمضان مثل حرم شریف کے

شہر رمضان مثل قلب ہے بنسبت ماہ دیگر

واقع ہے جسطرح کہ حرم شریف منع کرتا ہے دخول دجال کو علیٰ ہذا القیاس
شہر رمضان منع کرتا ہے دخول شیاطین کو جو اس حدیث شریف سے
ظاہر ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان فتحت ابواب السماء وفی
روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جہنم وسلسلت
الشیاطین فایدہ شہر رمضان مجرمین کے لئے شفیع ہوگا جسطرح
انبیاء علیہم السلام شفیع ہونگے اپنی اپنی امت کے لئے اور روز
قیامت مین آویگا رمضان بصورت احسن اور سجدہ کریگا اور حکم بارگاہ
الٰہی ہوگا کہ حاجت کو اپنی بیان کرے پس پکڑیگا ہات اوس شخص کا
جو حق اپنا معلوم کیا تھا پس حاضر کریگا اون اشخاصون کو جو باشرائط
سرمایہ حقوق کو اپنے ادا کئے تھے حکم ہوگا اللہ تعالےٰ کا کہ اے رمضان
کیا خواہش رکھتا ہے عرض کریگا کہ ترقی درجات کو صایمین کے چہیتا ہون
شفاعت سے ماہ رمضان کے اللہ تعالےٰ معزز کریگا صایمین کو
تاج وقار سے اور اشخاص حاصل کیا ہے ستر ہزار صایمین مغفور ہونگے
اور مدارج لانہایۃ حاصل کرینگے فایدہ بفیض یوسف علیہ السلام
یازدہ برادران یوسف علیہ السلام کے باوجود وقوع گناہ کے عفو
پاے علیٰ ہذا القیاس جو گناہان کہ یازدہ ماہ مین صادر ہوتے ہین
بفیض شہر رمضان معرض عفو مین آوینگے اور اگر شہر رمضان مین
گناہ صادر ہو خود رمضان فردائے قیامت خصم ہوگا کسلئے حدیث
شریف مین وارد ہے کہ روز قیامت مین لائے جائیگا ایک بندہ
جو رمضان مین گناہ کیا تھا ملائکہ پاداش گناہ کرتے رہینگے جناب رسالت

مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب عذاب دینے کا استفسار فرماوینگے ملائکہ
عرض کرینگے یہ شخص شہر رمضان مین خلاف حکم الہی ظہور مین لایا تھا
بسبب غلبۂ رحمت کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد شفاعت کا فرماوینگے حکم آلہی ہو گا کہ خصم اس شخص کا رمضان ہوئے
در آن حال جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماوینگے کہ جس
شخص کا خصم رمضان ہو مین ہی بیزار اوس شخص سے رہتا ہون اے عزیز
خیال کر جس نے اوامر و نواہی پر نہ رہا شفاعت جناب رسالت مآب صلی
اللہ علیہ وسلم سے محروم رہا پھر کو نسا وسیلہ رکھیگا جو نجات پاویگا
یہی حرمت و عظمت کا سبب ہے جو رمضان اسمائے آلہی سے شمار کیا گیا
اسلیے فقط کلمۂ رمضان کہنا جواز نہین بلکہ قائل شہر رمضان سے کہیے
فقط کلمۂ رمضان نہ کہیے مالک رح نے فقط رمضان کہنا مگروہ فرمایا ہے
کسلئے کہ رمضان اسمائے آلہی سے ثابت ہوا ہے قول شافعی رح کا
اگر کلام سے تیرے شہر مفہوم ہو رمضان کہنا جواز ہو گا جسطرح
کہ اگر کہے صُمْتُ رَمَضَانَ اس قول سے مفہوم ہو گا صمت شہر
رَمَضَانَ لیکن احادیث کے تمامی مقامات مین شہر رمضان ذکر
پایا ہے نہ کہ فقط رمضان فایدہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عطا کیا گیا امت کو میری جو نہین عطا ہوا امم
سابقہ کو کہ اول شب شہر رمضان مین اللہ تعالے نظر رحمت فرماتا ہے
امت پر میری پس جو مومن کہ نظر رحمت کی پایا محفوظ رہا عذاب ابدی سے
دویم حکم ہوتا ہے طلب مغفرت امت کے لیئے ملائکہ کو سیوم بوئے
دہان صایم کی بہتر ہے مشک سے نزدیک اللہ تعالے کے چہارم

حکم ہوتا ہے آراستگی جنت کے لیئے اور فرماتا ہے مبارک ہو مومنین
کے لیئے کیسے کہ یہ دوستان میرے ہوئے پنجم مغفرت پاتے ہین
تمامی مومنین بفیض شہر رمضان کے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعطیت امتی خمسة اشیاء لم تعط لاحد قبلهم
الاول اذا کان اول لیلة من رمضان انظر الله تعالی
بالرحمة لا یعذبهم ابدا والثانی یامر الله تعالی
الملائکة باستغفارهم والثالث رائحة فم الصائم
اطیب عند الله من ریح المسک والرابع یقول
الله تعالی للجنة اتخذی زینتک ویقول طوبی
لعبادی المومنین هم اولیائی والخامس یغفر الله
جمیعا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت دو بالا مزین ہوتی ہے
اول شب مین شہر رمضان کے اور تحت سے عرش کے ہوا جو
موسوم یہ مثیرہ ہے شروع ہوتے ہی لسبب کثرت ہوا کے
درختان سے بہشت کی خوش آوازین شروع ہوتی ہین کہ کبھی
کوئی سامع نہ سنا ہوگا بمصداق کہ اذن سمعت کے اور
حوران بہشت کی دیوارہا ے بہشت پر سوار ہو کے کہتی ہین کہ
کون ناکح ہوگا ہمارے لیئے اور درخواست کریگا اللہ تعالی سے
ہماری تزویج کے لیئے اے عزیز ناکح سوائے صائم شہر رمضان
کے دیگر نہ ہوگا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سمع عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجنة تتجدد وتزین

مِنَ الْحَوْلِ اِلَی الْحَوْلِ بِدُخُوْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِیْحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ یُقَالُ لَهَا الْمُثِیْرَةُ
تُحَرِّكُ اَوْرَاقَ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ یَسْمَعُ مِنْ ذَالِكَ صَدًا اَلَمْ
یَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ اَحْسَنَ مِنْهُ فَتَزَیَّنَ الْحُوْرُ الْعِیْنُ حَتّٰی یَقِفْنَ
بَیْنَ شُرُفِ الْجَنَّةِ فَیُنَادِیْنَ هَلْ مِنْ خَاطِبٍ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَزَوَّجَهٗ

اے عزیز فضایل شہر رمضان کے بیرون از تحریر و تقریر ثبوت کو
پہونچے ہیں کسلیے کہ ثنا خوان شہر رمضان کا خدا اور رسول تھیریں حاجت
بیان کی نہیں اور یہ وہ شہر ہے جو جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم روز آخر ماہ شعبان خطبہ فضایل شہر رمضان کا
جو محتوی احکام حصول نجات مومنین کے رہتا تہا زبان فیض ترجمان سے
قرارت فرماتا تہا وہی ہذہ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارَكٌ
شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی صِیَامَهٗ
فَرِیْضَةً وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَیْرِ وَاَدّٰی
فَرِیْضَةً کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ
وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاتِ وَشَهْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ
فَمَنْ اَفْطَرَ فِیْهِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ
وَکَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مِنْ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ شَیْءٍ اثنای خطبہ میں اصحاب رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے عرض کی یارَسُوْلَ اللّٰهِ جس شخص کو طاقت افطار
کروانے صایم کی نہ رہے فرمایا لِمَنْ اَفْطَرَ صَائِمًا عَلٰی تَمْرَةٍ اَوْشَرْبَةِ
مَاءٍ اَوْ مَذْقَةِ لَبَنٍ بعد از فرمان جواب کے ختم بقیہ خطبہ کا فرمایا
وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّوَسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ

فَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ فَاسْتَكْثِرُوْا
فِيْهِ اَرْبَعَ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَانِ
لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهُمَا فَاَمَّا الْخَصْلَتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ
عَنْهُمَا فَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ وَمَنْ اَشْبَعَ فِيْهِ
صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ بَعْدَهٗ اَبَدًا
انتہی ای عزیزو خیال کرو فضیلت کو شہر رمضان کے کہ جو نصیب
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی کسی ایک امت نے نہ پائی
کسلیئے یہ امت موسوم بہ امت مرحومہ کے ہوئی جسوقت کہ امت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی موسوم بہ مرحومہ ہو لازم ہوا ظل رحمت الہی حاصل کرے
جسوقت کہ ظل رحمت حاصل ہو عذاب سے دور رہنا لازم ٹھیرا لہذا
اللہ تعالے نے فرمایا کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اور فرمایا علی مرتضی
رضی اللہ عنہ نے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا اَكْرَمَهُمْ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ رَمَضَانُ اَمَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
تَعَالٰى خلاصہ اگر ارادہ کرتا اللہ تعالی کہ عذاب کرے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو نہین بزرگی پائی امت مرحومہ شہر رمضان سے پس شہر رمضان کا سبب
امن کا ٹھیرا امت مرحومہ کے لیئے اور حدیث شریف مین اسی طرح وارد ہی
حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا
وَّاحْتِسَابًا غَفَرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ خلاصہ جس شخص نے روزہ

رکھا رمضان کا اللہ کے لیئے مغفور ہوگا گناہان گذشتہ سے اور اِس
حدیث مین کلمہ مَا تَاَخَّرَ سے بہی امام احمد سے روایت ہے یعنے جو
گناہان آیندہ صادر ہونے والے ہین مغفور ہونگے اے عزیز جو شخص کہ
امید لقارب کی رکھا وہ عمل صالح کا عامل ہوگا جس طرح کہ فرمایا اللہ تعالے
نے فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ
بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا اگر امید حصول نفع رکہے عمل لوجہ اللہ ہوگا کسلیئے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ
امْرِءٍ مَّا نَوٰی فایدہ معروف کرخی کا قول ہے جو شخص کہ عمل کریگا
حصول ثواب کے لیئے وہ تاجر ہوگا اور جو عمل کریگا خوف دوزخ کیلیئے
وہ غلام ہوگا جیسا کہ غلام زد و کوب کے خوف سے اطاعت کرتا ہے اور
جو شخص کہ عمل خالِصًا لِلّٰہ کریگا وہ احرار سے ہوگا حدیث شریف مین
جو اِیمَانًا وَّاِحْتِسَابًا ذکر پایا یہی معنے خلوص کے ہوتے ہین نقل ہے
کہ عابد نے ایک ایسے درخت کے توڑنے کا ارادہ کیا جسکی کفار پرستش
کرتے تھے شیطان لعین نے حایل ہوکر مقابلہ کیا عابد غالب آیا شیطان
پر تب شیطان نے کہا کہ توڑنا درخت کا نفع نہین دیگا آپ واپس مکان
کو جائیے ہر روز آپ زیر فرش اپنے پانچ دینار طلائی پاتے رہین گے عابد
طمع دنیا سے واپس مکان کا ہوا اور لوجہ اللہ سے نظر پہیرا من بعد تا پنج روز
دینار مذکور زیر فرش اپنے پاتا رہا روز ششم دینار مذکور نہ پایا شکستہ
خاطر ہوکے بار ثانی قصد قطع درخت کا کیا اِسوقت بہی اوسی
شیطان سے مقابلہ واقع ہوا شیطان غالب آیا عابد
متوحش ہوکے استفسار وجہ اپنے مغلوب ہونے کا کیا شیطان

نے جواب دیا سابق تو نے کشتی کیا تھا وہ لوجہ اللہ تھی حالا لوجہ الدنیا ٹھیری یہی وجہ ہے مغلوبیت کا تیرے اے عزیز وجو عمل کہ لوجہ اللہ ہوگا اسمین دخل شیطان کا ہرگز نہوگا اور ثمرہ بھی اوسکا لقا رب کے ٹھیریگا اور غلبہ بھی تیرا ہر ایک مخلوق پر رہیگا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ بیت

ہرکہ برین رہ نہ رفت راہ بجائی نبرد ہرکہ ازین رخ بتافت روی رہائی ندید

عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھین گے لوگ تمہوسے اپنے نیات پر جو شخص کہ عمل کریگا خالصًا للہ جزا پاویگا والا عذاب حاصل ہوگا قَالَتْ عَایِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ کفار کو خلود دوزخ کا ہوگا کسلیئے نیات کفار کی قیام کفر کے لیئے تہی پس ضروری ہومن کے لئے کہ خلوص صوم مین رکھے جسوقت کہ خلوص ہو ضرور ہوگا پابند احکام الٰہی کا رہنا جسوقت کہ پابند احکام الٰہی ہوگا خلوص بہی حاصل ہوگا پس خلوص و پابند احکام شرع کا ہونا لازم و ملزوم ٹھیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عَنْ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ خلاصہ جو شخص کہ حالت صوم مین ترک نہ کرین اقوال وافعال خلاف شرع کو پس صوم اوس شخص کا داخل صوم نہ ہوگا کسلیئے کہ ترک اکل و شرب سے اللہ تعالے احتیاج نہین رکھتا ہے **فایدہ** اے عزیز فضایل شہر رمضان سے جبکہ تو آگاہ ہوا اب افضلیت دیگر بیان کرتا ہون بگوش ہوش سنیئے شہر رمضان مین قرآن

شریف نازل ہوا کہ جس پر کلام الہی خود دال ہے قولہ تعالےٰ شَھْرُ
رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ نزول قرآن کا شہر رمضان مین
فرما کے صوم کا بھی حکم فرمایا کسلیئے کہ یہ کلام مجید جامع ہوا کمال ربوبیت کا
جس کلام کی شان مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَوْکَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ
رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْجِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا حکم
صوم کا قرآن شریف نازل ہونے کے ماہ مین اسلیئے ہوا کہ امت محمدؐ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کمال عبودیت پر رہے تا کہ تمامہ کلام الہی مؤثر ہو کے قلوب
مؤمنین پر از انوار ہون اسی سبب کلام کو اپنے نور کے ساتھ تشبیہ
دی قولہ تعالےٰ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا اور شرح صدر بھی مومنین کا اسی
کلام الہی سے ظہور پایا جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ صَدْرَهٗ
لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اگرچہ تمامی کتب سماوی اسی شہر رمضان
مین نزول پائے از انجملہ صحف ابراہیم علیہ السلام اول شب شہر رمضان
مین اور زبور شب دوازدہم شہر رمضان مین توریت شب ششم انجیل شب
سیزدہم لیکن حکم صوم کا کسی ایک امت پر شہر رمضان مین نہوا کسلیئے کہ ان
کتب منزلہ سے کمال ربوبیت کا ظہور نہ ہوا تھا مگر فرقان کمال ربوبیت کا
ظہور ٹھیرا تا کہ مومنین کمال عبودیت پر رہکے انوار الہی کو اخذ کرین اس تقریر
پر اعتراض وارد ہوتا ہے انجیل بھی شہر رمضان مین نازل ہوئی اور انکو حکم
صوم کا بھی تہا پس فرق نہ رہا درمیان امت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت
عیسیٰ علیہ السلام کے حصول فضیلت مذکورہ کے لئے جواب بسبب
قربیت زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امت عیسیٰ علیہ
السلام کے بہرہ مند ہوئے تھے مگر دین منسوخ ہونے والا بعد از

زمان عیسیٰ علیہ السلام کے امت پر شاق ہوا بسبب واقع ہونے
شہر رمضان کے ایام حرارت اور برودت شدید مین ادای صیام شاق
ہوے کے علماء اور روساء قوم نصاریٰ کے تجویز ٹھیرائی کہ یہی تئیس روزے
ایام بارش مین اداکرین اور بسبب فضیلت شہر رمضان کے کفارہ کے لیے
دس روزے زاید کرین جملہ چالیس روزے رہے اس تغیر و تبدل سے صیام
سے شہر رمضان کے محروم رہے اسی کمال کی وجہ موسیٰ علیہ السلام کو
حکم ہوا ای موسیٰ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نور دیا ہون تا کہ کسی
وقت امت مرحومہ کو ضرر نہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا وہ
کونسے دو نور ہونگے فرمایا نور صیام رمضان کا اور نور قرآن مجید کا۔
موسے نے عرض کیا بمقابل انوار کے ظلمات بہی ہونگے فرمان ہوا
دو ظلمت وہ ہونگے ظلمۃ القبر و ظلمۃ القیامۃ پس ثابت ہوا اعظم ظلمات
کے لئے اعظم انوار کا ہونا تا کہ بفیض انوار کے ظلمات معدوم ہوجاوی
اسواسطے قرآن مجید کو اللہ تعالے نے موسوم بہ نور فرمایا قولہ تعالے
اِنَّا اَنزَلنَا اِلَیکُم نُورًا مُّبِینًا اور اسی لئے مومنین کو شرح صدر ہوکے حصول
ایمان ہوا قولہ تعالے اَفَمَن شَرَحَ صَدرَہُ لِلاِسلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُورٍ مِّن رَّبِّہٖ
فائدہ کفار اس نور کو اخذ نہین کر سکے کسلیئے کہ اللہ تعالے نے صدر مومن کو
بلد طیب سے مناسبت فرمایا اور صدر کافر کو بلد خبیث سے تناسب
فرمایا قولہ تعالے وَالبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخرُجُ نَبَاتُہٗ بِاِذنِ رَبِّہٖ
وَالَّذِی خَبُثَ لَا یَخرُجُ اِلَّا نَکِدًا یعنے زمین پاک طاہر
کرتی ہے تروتازگی کو حکم سے رب کے اور زمین ناپاک سے ظاہر نہین
ہوتے ہین مگر اشیاء بے نفع قلب کافر کا مواعظ قرآن مجید

وجہ صیام
قرآن مجید

کو اخذ کرنے کی صلاحیت نہین رکہنے سے نور ایمان حاصل نہین
ہوتا ہے **بیت**

زمین شور سنبل بر نیارد — در و تخم امل ضایع مگردان

قلب کافر مثل زمین شور کے واقع ہے کسلیئے کہ ارواح طاہرہ پاک
ہین جہل و اخلاق ذمیمہ سے جبوقت کہ نور قرآن کا مقرون ہو ظاہر ہوتے
ہین طاعات و معارف الٰہی و اخلاق حمیدہ اور ارواح خبیثہ صلاحیت
اخذ کرنے نور قرآن کی نہین رکھتے ہین در صورت اتصال نور قرآن
کے معارف و طاعات و اخلاق حمیدہ ظاہر نہین ہوتے کسلیئے
کہ سعید شقی نہوگا اور شقی سعید نہوگا **فایدہ** ارواح دو قسم پر ہین
اول روح پاک وہ ایک جوہر ہے جو استعداد رکہتا ہے حصول
معرفت اور کل عمل خیر کے لئے دوم روح غلیظ بسبب غلظت کے معارف
الٰہی اور عمل خیر کو حاصل نہین کرتا مثلاً اگر زمین بہتر ہو نزول باران سے
سیراب ہوتی ہے اشیاء منافع سے اور زمین شور بسبب شوریت کے
کسی قسم کی زراعت کو قبول نہین کرتی بلکہ اگر تخم بہتر بہی ڈالا جاوے
ثمرہ حاصل نہ ہوگا پس ثابت ہوا اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ
وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بطن ام بے نفع ٹہیرا جبوقت کہ
زمین شور سے وجود کافر کا ہو پس کافر بہی علی ہذا القیاس بے نفع ٹہیرا
اسی سبب قلوب کفار کے ذکر اللہ سے فرار ہوتے ہین قولہ تعالے
فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اور ایک مقام مین فرمایا
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَہِیَ کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْہُ الْاَنْہٰرُ پس سخت ہوئے قلوب

اقسام ارواح

کفار بعد از ظہور آیات کے مانند حجر کے بلکہ سخت تر سنگ سے از روئے قساوت و غلظت کے بدرستیکہ بعض سنگہا سے جاری ہوتا ہے آب انتہی فایدہ شئے او سکو کہتے ہین جو دیگر شئے سے اثر لیوے جسوقت کہ اثر نہ لیوے موسوم سختگی سے ہوگا پس جسم بحیثیت جسمیت کے قبول کرتا ہے اثر کو غیر سے جسوقت کہ جسم مین صلاحیت اثر لینے کی نہوگی اوسوقت جسم بمقام حجر کے ٹھیریگا پس قلب وقتیکہ نہ قبولا تاثیر دلایل و آیات الٰہی کو اور اختیار کیا تمرد و استکبار و عدم اظہار طاعت و خضوع للہ و خوف من اللہ تعالے کو پس عارض ہوئی قلب کے لئے ایک سختی جسوقت کہ عارض ہو قلب کے لئے ایک عارض خارج ہوا صفت سے قلب کے بسبب ظہور عدم تاثیر کے اسلیئے اللہ تعالے نے تشبیہہ فرمایا قلب کو کافر کے حجر سے اور توصیف فرمایا مومنین کے لئے کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ خلاصہ کتاب مشابہت رکھتی ہے سات دیگر کے یعنی بعض آیات مشابہت رکھتے ہین بعض سے اعجاز کلام یا جودت لفظ مین بانیطور جو تناقص نہ پایا جاوے مابین ایک دیگر کے اور اشتمال رکھتا ہے جفت پر تقریر کے مثلاً امر و نہی و وعد و وعید و ذکر و فکر و رحمت و عذاب و بہشت و دوزخ و مومن و کافر اور لرزتے ہین وہ اشخاص جو خوف رکھتے ہین رب سے اپنے پس نرم ہوتے ہین اور آرام پاتے ہین پوستہا اور دلہا اونکے بسبب ذکر کرنے رحمت و مغفرت کو خدائے تعالے کے امام قشیری نے اس آیت کی تشریح

اسطرح فرماتے ہے کہ قلوب مومنین کے لرزتے ہین ہیبت الہی سے
اور آرام پاتے ہین انست سے پادشاہی کے اور بعض کا قول ہے
لرزہ علامت تنگی کی ہے اور آرام علامت کشادگی کی صاحب
کشف الاسرار نے معنی تقشعر جلودھم کے اسطرح بیان فرمائے ہین
قشعریرہ جلود کا صفت مبتدیان کے ہے و تلین جلودھم و
قلوبھم صفت منتہیان کی ہے حاصل معنے جسوقتکہ سماعت کرتا ہے
مومن آیات عذاب و دوزخ و وعدکو عاید ہوتا ہے قشعریرہ واسطہ
بسبب حصول خوف الہی کے اور جسوقتکہ سماعت کرے آیات
رحمت واحسان کو حاصل ہوتی ہے فرحت اور نرم ہوتے ہین قلوب
بسبب حصول فرحت کے کسیلئے حاصل ہونے سے شرح صدر کے
مومن کے لیئے استعداد شدید موجود ہوتا ہی فطرت النفس مین جسوقتکہ ہوگی
استعداد حاصل ہوتی ہے لیاقت خارج ہونے پر بالقوہ سے طرف
بالفعل کے ادنی سبب سے مثل کبریت کے کہ تھوڑی آتش سے
روشنائی ظاہر ہوتی ہے بخلاف نفوس کفار کے بعد رکھتے ہین
قبول کرنے پر تجلیات قدسیات کو اور احوال روحانیات کو بلکہ
مستغرق رہتے ہین طلب جسمانیات کے اسیوجہ سے کفار کے قلوب
کے لئے قساوت و کدورت و ظلمت حاصل ہے پس درمیان ہر دو
استعداد کے ضد کلی حاصل ہوا لہذا اللہ تعالے نے فرمایا ثم قست
قلوبکم من بعد ذالک الآیۃ فایدہ نزول نور کا تبعیت کرنیکے لیے
ہوا تاکہ ظلمات سے نجات پاوے قولہ تعالے واتبعوا النور
الذی انزل معہ اولئک ھم المفلحون مراد نور سے قرآن مجید ہے

قول بعض مفسرین کا مراد نور سے رسالت و ہدایت ہی ظہور رسالت
کا نہج قلوب کے بمقام نور آلہی کے واقع ہوگا اگر مراد نور سے
قرآن مجید ہی ہو در آن حال معیت رسالت کی رکھتا ہے جسطرح کہ
اللہ تعالے اسنے فرمایا وَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ
مراد نور سے ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہری
پس اس کلام سے ظاہر وباہر ہے جس شخص کا قلب ہر دو نور سے
قرین نہوگا دولت فلاحیت دارین سے محروم رہیگا جسطرح کہ قرآن
مجید صفت آلہی ٹھہری علی ہذا القیاس ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم بھی مثل صفت آلہی ٹھہری اسی وجہ سے ہر دو کا ذکر نور سے
فرمایا جسوقت کہ قرآن شریف موسوم بہ نور ہو کے حکم تبعیت کرنے کا
ہوا نور رسالت بھی بول اٹھا وہ نور مبین ہی ہوں تا کہ کافہ ناس اطاعت
میری کرے قولہ تعالے يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ
فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ رباعی

نور او چون اصل ہر موجودات بود — ذات او چون معطی ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہان — دعوت ذرات پیدا و نہان

حدیث شریف بھی دال ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی
بحیثیت صفت آلہی ظہور فرمایا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُوْرِيْ وَأَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ اشعار

ای گشتہ از برای تو کون و مکان پدید — از عرش تا بفرش ز نور تو مستفید
فانی است پیش نور تو انوار انبیا — در نور آفتاب بود ذرہ نہ پدید

ذرات کون پرتو نور ظہور تست ۔ اندر ظہور خویش ز نور تو مستفید

فایدہ اے عزیز نزول قرآن مجید کا شہر رمضان مین جو ظہور پایا تو اختلاف اس معنے کا رہا کہ کونسی شب مین قرآن نازل ہوا مگر نزول قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین جو ثابت ہوا ہے مطابقت رکھتا ہے اس آیت سے قولہ تعالے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ کس لیے کہ ضمیر اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ کی راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس ثابت ہوا نزول ہونا قرآن مجید کا لیلۃ القدر مین کسلیے کہ لیلۃ القدر شہر رمضان مین مقرر پائی ہی مگر تعین لیلۃ القدر مین اختلاف رہا بعض مفسرین نے لیلۃ القدر کو شبہاے عشرہ آخر شہر رمضان مین بیان فرمایا ہے اور مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عشرہ آخر کے ہر شب مین نازل ہونا رہا اور شافعی رضی اللہ عنہ کے قول سے شب بست و نہم پائی جاتی ہے اور قول ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اور ابوذر رضی اللہ عنہ کا اور قول حسن رضی اللہ عنہ کا شب بست و یکم پر ہے اور بلال رضی اللہ عنہ کا قول شب بست و چہارم پر ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابی ابن کعب رض کا قول شب بست و ہفتم پر ہے قطع نظر اس اختلافات کی تطبیق بست و ہفتم کے سیاق کلام سے سورہ القدر کے پائی جاتی ہے کسلیے کہ لیلۃ القدر کا ذکر تین مرتبہ آیت مذکورہ مین ہوا ہے ہر فقرہ مشتمل نو حرف پر ہے پس مجموعہ ان حروف کا ستائیس حرف ہوتے ہین اس تطبیق سے شب بست و ہفتم پائی جاتی ہے واللہ اعلم بالصواب فایدہ

اختلاف اس کی شب مین قرآن مجید نازل

اختلاف تعین لیلۃ القدر کی

اللہ تعالے نے مخفی رکھا لیلۃ القدر کو تاکہ مومنین تمام شبہای
رمضان مین مصروف بعبادت رہیں اسیطرح اللہ تعالے نے
مخفی رکھا رضا کو اپنے طاعات کے لئے تاکہ مومن جمیع طاعات
الٰہی مین مشغول رہے اور اسیطرح مخفی رکھا از دیاد غضب کو
اپنے تعین عصیان پر کہ کس گناہ مین زیادہ عذاب ہاویگا تاکہ
جمیع معاصی سے مومن پرہیز کرے اور مخفی رکھا افضلیت
صلواۃ کو صلواۃ پنجگانہ مین قولہ تعالے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطٰى تاکہ ہر صلوۃ پر قایم رہین اور مخفی رکھا
دوست کو اپنے تاکہ ہر مرد صالح کی تعظیم کرے اور مخفی رکھا
اسم اعظم کو اپنے تاکہ ورد کل اسماء الٰہی کا رکھے اور
مخفی رکھا وقت قبولیت توبہ کا تاکہ ہمیشہ مومن تائب رہے
مخفی رکھا وقت موت کو تاکہ ہمیشہ مستعد موت پر رہے مخفی رکھا
ساعت اجابت کے روز جمعہ مین تاکہ تمامی روز مشغول بعبادت
رہے فایدہ شب قدر کو لیلۃ المبارکہ سے بھی ذکر فرمایا قولہ تعالے
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ایک
طایفہ لیلۃ المبارکہ سے شب نصف شعبان لیے ہین اور تاویل
لیلۃ البراۃ سے کیے ہین کسیلئے کلمہ لیلۃ المبارکہ کا سورہ دخان
مین ذکر فرمایا اور سورۃ القدر مین لیلۃ القدر سے ذکر فرمایا پس
لیلۃ القدر دوسری ٹھری اور لیلۃ المبارکہ دیگر ٹھری مگر رجحان لیلۃ
المبارکہ کا لیلۃ القدر سے ہے پایا جاتا ہے کسیلئے کہ قرآن مجید
کا نزول شہر رمضان مین ٹھرا قولہ تعالے شَهْرُ رَمَضَانَ

الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ اور سورۃ القدر مین ضمیر اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ
کی راجع ہے طرف قرآن کے اور سورۃ دخان مین بھی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ
کی ضمیر راجع ہے طرف قرآن مجید کے پس اس ضمیرات کے رجعان
لیلۃ المبارکہ لیلۃ القدر ہے اور لیلۃ القدر لیلۃ المبارکہ ہی ٹھہری جو
نزول قرآن مجید کا ہوا سورۃ القدر مین تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ
الرُّوْحُ فِیْہَا بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ہِیَ فرمایا اور
سورۃ دخان مین فِیْہَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ فرمایا لفظ فیہا سے
بھی تناسب واقع ہوا اور لفظ امر سے ہر دو سورۃ سے تطابق
ثابت ہوتا ہے سورۃ القدر مین بِاِذْنِ رَبِّہِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ
فرمایا سورۃ دخان مین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا فرمایا سورۃ قدر مین
سَلٰمٌ ہِیَ حَتّٰی فرمایا سورۃ دخان رَحْمَۃً مِّنْ رَّبِّکَ فرمایا سلام بمعنے
رحمت بھی آیا ہے پس ان تطابقات کثیرہ سے

لیلۃ القدر سے لیلۃ المبارکہ ہے اور لیلۃ المبارکہ سے لیلۃ القدر ہے
ہر دو سورۃ مین صراحۃ نہ فرمایا کسلیئے کہ یہ ترکیب دلالت کرتی ہے
عظمت قرآن پر اولاً ذکر قرآن کا مضمر ابیان فرمایا تا کہ خصوصیت
حاصل ہو دویم اختصار کرنا ضمیر پر آگاہی دیتا ہے عظمت پر قرآن کے
سیوم تعظیم و رفعت ظاہر ہوتی ہے فایدہ لیلۃ القدر سے بمعنے
لیلۃ العظمۃ و لیلۃ الشرف بھی ہے لئے ہے کسلیئے عالی قدر او سکو
کہتے ہین جو صاحب عظمت رہے اور بسبب عظمت شب قدر
کے ہر ایک امر کو مقدر فرماتا ہے جو اپنے علم مین مکنون کرہا تھا
اور سپرد فرماتا ہے دفتر رحمت جبرئیل علیہ السلام کو اور دفتر

نعیم جبرئیل ... مصطفی ...

نباتات وارزاق میکائیل علیہ السلام کو اور دفتر امطار ورياح
اسرافیل علیہ السلام کو اور دفتر قبض وآجال عزرائیل علیہ السلام کو
فائدہ بعض روایات سے لیلۃ المعراج بھی شہر رمضان مین
واقع ہوے ہے لیلۃ المعراج فضیلت رکھتی ہے یہ نسبت
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیلۃ القدر نسبت
امت مرحومہ کے فضیلت رکھتی ہے کیسلئے کہ عمل خیر امت مرحومہ کا
بمقام عمل ہزار شب کے حصول نتیجہ مین رکھتا ہے کیسلئے یہ فضیلت
شب معراج مین امت کے لیئے حاصل نہین فائدہ اللہ تعالی
چہاردہ شب کو بزرگی عنایت فرمایا سہ شب ابراہیم علیہ السلام ولوط
علیہ السلام وموسی علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کو لیلۃ الھدایہ عطا
فرمایا قال اللہ تعالے لما رای الکوکب الایۃ لوط علیہ السلام کو
لیلۃ النجات عنایت فرمایا جو قوم قہر الہی مین واقع ہوی اور نجات
لوط علیہ السلام کو حاصل ہوی قال اللہ تعالے الیس الصبح
بقریب انا منجوک اور موسی علیہ السلام کو لیلۃ التکلم عنایت فرمایا
جو لیلۃ الطور سے بھی موسوم ہے قال اللہ تعالے وکلم اللہ موسی
تکلیما جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو چہار شب عنایت
فرمایا لیلۃ العقبہ ولیلۃ الغار ولیلۃ المعراج ولیلۃ الہجرۃ اور امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ہفت شب عنایت فرمایا لیلۃ الجمعۃ
ولیلۃ العرفۃ ولیلۃ المزدلفہ ولیلۃ نصف شعبان ولیلۃ القدر اور لیلۃ الفطر
ولیلۃ الضحی فایدہ نزول قرآن مجید کا شب قدر مین ہونیکا وجہ موسوم
بقدر فرمایا اور حصول ثواب عمل خیر کا شب قدر مین بمنزل عمل خیر ہزار ماہ کے

شب کا رکھا اور نزول سورۃ القدر مین کئی اقوال ہین مجاہد رح نے
فرمایا قوم بنی اسرائیل سے ایک زاہد صبح سے تا شام جہاد فی سبیل اللہ
تا ہزار ماہ کرتا رہا استماع سے اس مشقت کثیر کے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب فرمایا اور اصحاب کرام رضوان اللہ
علیہم بہی متعجب ہوے اثناء حال تعجب کے جبرئیل علیہ السلام نے
نازل ہوکے سورۃ القدر قراءت فرمائی حاصل آیت لیلۃ القدر یہ ہے
لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ قول انس رضی اللہ
عنہ کا باینطرح ظاہر ہے کہ اعمار امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہ نسبت اعمار امم سابقہ کے قلیل رہنے سے اللہ تعالے نے عمل خیر کو
شب مذکور کے بدرجہ عمل ہزار شہر کے رکہا تا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ کے خلعت سے تمامہ زینت ہوی فایدہ آیۃ شریفہ مین لفظ
خیر فرمایا تعین نہین کیا یہ ترکیب بشارۃ دیتی ہے عدم انتہاے عظمت
شب قدر پر حسبوقتکہ عظمت شب قدر کی لانہایہ رہی پس شب قدر کے
عمل کا اجر بے انتہا ہوا جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود
سے جنگ کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اَفْضَلُ
مِنْ عَمَلِ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اس فرمان سے تعداد ثواب کی معلوم
نہوے پس ثابت ہوا اجر اس جنگ کا لانہایہ ہو فی بر مثال اس مقولہ کے ہوگا
حَسْبُكَ هٰذَا مِنَ الْوَزْنِ وَالْبَاقِیْ جُزَافٌ یعنے کافی ہے تجہکو ای علی
درمیان وزن کے باقی آسان ہے ای عزیز جو شخصکہ بیدار رہا شب قدر
مین پس حاصل کیا اوسنے عبادت ہزار ماہ کی لیل کی اور روز قیامت مین ایک
شخص بنی اسرائیل سے لایا جائیگا جو چہار صد سال عبادت الٰہی مین گذرا

تہا اور ایک شخص امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حاضر کیا جائیگا ہ
اور زیادہ رہیگا حصول درجات مین بنظر بنی اسرائیل کے عرض کریگا
بنی اسرائیل کہ اے خدا تو عادل ہے اس شخص نے چالیس سال
تک عبادت کی تھی اسکو چارسو برس کی عبادت کا نفع حاصل ہوا
اور ہمین باوجود زیادہ عبادت کرنیکے کم رتبہ پایا خداوند عالم اوسکو
جواب دیگا کہ بنی اسرائیل جو عبادت کرتے تھے خوف سے نزول عقاب
کے کہ اگر بنی اسرائیل اوامر ونواہی پر قائم نرہیگے لایق نزول عقاب
کے ہوتی تھی اور امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عمل لوجہ اللہ ہوا ہے
کیلئے عقوبت معجلہ موقوف رہی بآیہ ماکان اللہ لیعذبھم وانت
فیہم سے یہی وجہ ہے ترقی حاصل کرنیکا اور بنی اسرائیل کم رتبہ پر رہینگے
فائدہ کسی ایک امت کے لیے باینطور حکم نہوا جو امت مرحومہ کے لئے
ہوا جو اس آیات سے ظاہر ہے قولہ تعالی من جاء بالحسنۃ فلہ
عشر امثالہا قولہ تعالی والذین ینفقون فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت
سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ
واسع علیم شرح اس آیات کی مفصلا سابق ذکر پائی سوال عبادت
جسقدر شاق ہوگی اوسیقدر ثواب کثیر ہوگا اگر کسی نے ہزار ماہ عبادت
کی مشقت کثرت پر ہووے اجر بھی اوسکا بکثرت ہوگا اگر کسی نے
ایک شب عبادت کی مشقت قلیل واقع ہوی پس ثواب بھی اوسکا
قلیل ہوگا جواب فعل واحد اختلاف رکھتا ہے بسبب مختلف ہونے
وجوہ کے بلحاظ حسن وقبح کے اگر کسی شخص نے نماز منفرداً ادا کی
اگر وہی نماز داخل جماعت ہوکے ادا کریگا تو ثواب کثرت سے پائیگا

بلحاظ جماعت کے حالانکہ فعل واحد ہے اگر کسی شخص ایسی عورت کے ساتھ
کہ جسکا شوہر نہو زنا کیا او سپر حد شرع جاری ہوگی اور اگر شوہر والی
عورت کے ساتھ زنا کرے تو واسطے اوسکے حکم رجم یعنے سنگ ساری کا ہو
بے شوہر والی عورت پر زنا کی تہمت لگاوے تو تعزیر جاری ہوگی اگر
باشوہر عورت کو تہمت زنا کی لگاوے تو اوسپر حد جاری ہوگی اور
بہتان ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نعوذ باللہ من ذلک
درجہ کفر کو پہنچاتا ہے درجہ کفر کا لایق قتل ہے پس ثابت ہوی صلاحت
وقلت و کثرت کی وجوہات مختلفہ سے فعل واحد کے لیئے لہذا لازم
آتا ہے طاعات قلیلہ مساوی ہوئیں یا درجہ اعلی کو پہنچیں بلحاظ طاعات
کثیرہ کے جواب دویم مقصود الہی تہا خلق کو راغب کرنا طرف طاعات
کے کبہو قیمت دہ چند فرمایا کبہو ہفتصد فرمایا قولہ تعالے ان
مع العسر یسرا کبہو طاعات باعتبار امکنہ کے فضیلت
رکہتے ہیں مثل حرم شریف و مدینہ منورہ و بیت المقدس کے
پس مقصود یہ ہے کہ ہر ایک مومن کو باز رکہے دنیا سے اور
راغب کرے طرف طاعات کے خصوصاً طاعات شہر رمضان کے
فضیلت رکہتے ہیں طاعات سے تمامی شہور سے اور فضیلت
دیا اللہ تعالے طاعات روز جمعہ کو باقی ایام پر علی ہذا القیاس
طاعات شب قدر کے تمامی شبہا پر فایدہ ترقی فضیلت کے
طاعات سے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوی کسی
ایک امت کو حاصل نہوی مثلاً کسی شخص نے مزدور کو وقت صبح
تا ظہر باجرت دینار واحد کے اور ایک مزدور کو مقرر کیا وقت

ظہر سے تا عصر باجرت دینار واحد کے اور ایک فرد دوم کو مقرر کیا وقت عصر سے تا مغرب باجرت دو دینار کے پس وقت عصر باعتبار اوقات دیگر کے قلیل رہا اور اجرت کثیر حاصل کیا کیونکہ وقت عصر کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا عصر یعنے افسردگی کے آیا ہے وقت مذکور خلاصہ اوقات کا ٹھہرا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاصہ انبیا ظہور فرمایا اور امت بھی خلاصہ امت ٹھہرے جو کنتم خیر امۃ اخرجت للناس سے ارشاد باری تعالی کے ہوا بیت

چون خدا پیغمبر ما را رحمت خوانده است
افضل پیغمبران او گشته ما خیر الامم

پس خلاصہ امت کے لیئے خلاصہ وقت کا دیا گیا اسیلئے اکثر مفسرین حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی سے صلاۃ عصر مراد لیتے ہیں تحریر بالا سے حدیث بخاری تطابق رکھتی ہے عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ انہ اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما بقاءکم فیما سلف قبلکم من الامم کما بین صلوۃ العصر الی غروب الشمس اوتی اہل التوراۃ التوراۃ فعملوا بہا حتی اذا انتصف النہار عجزوا فاعطوا قیراطا قیراطا ثم اوتینا القرآن فعملنا الی غروب الشمس فاعطینا قیراطین قیراطین فقال اہل الکتاب ای ربنا اعطیت ہولاء قیراطین قیراطین واعطینا قیراطا قیراطا ونحن اکثر عملا قال اللہ تعالی ہل ظلمتکم من اجرکم من شیء قالوا لا قال فہو فضلی اوتیہ من اشاء فایدہ بخاری شریف میں فضیلت صلوۃ صبح وعصر

صلوۃ عصر

وارد ہے اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ
اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِہَا
فَافْعَلُوْا ہر دو نماز کی فضیلت محدثین نے اسطرح بیان فرمایا کہ خلاصہ
شب کا وقت صبح کا ہے خلاصہ روز کا وقت عصر کا ہے ہر دو اوقات
مین اعمال مومنین کے گذرتے ہین زمین سے طرف آسمان کے اور
یہی وقت تقسیم ارزاق کا ٹھرا ہے پس ہر ایک مومن کو ضرور ہے
کہ ان ہر دو وقت مین اہتمام صلوۃ تمام کرے تا کہ فیض سے ہر دو
وقت کی باقی اوقات سے بہرہ مند ہووے فایدہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے حبیب نہین اختیار
کئے ہمنے تجھکو اور نہین فضیلت دی ہمنے تجھکو ظہور طاعات سے
تیرے اگر فضیلت دیتے ہم طاعات کے لیے پس دیتے ہم بعد ظہور
طاعات کے بلکہ اختیار کیے ہم تجھکو قبل ظہور طاعات کے فضل و
احسان سے ہمارے حدیث قدسی سے یہی معنے حاصل ہوتے ہے
نَحْنُ مَا اخْتَرْنَاکَ وَمَا فَضَّلْنَاکَ لِاَجْلِ طَاعَتِکَ وَلَا کَانَ یَجِبُ اَنْ
لَا نُطِیْعَکَ اِلَّا بَعْدَ اِقْدَامِکَ عَلَی الطَّاعَۃِ بَلْ اِنَّمَا اخْتَرْنَاکَ
بِمُجَرَّدِ الْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ مِنَّا اِلَیْکَ مِنْ غَیْرِ مُوْجِبٍ اور اس حدیث
قدسی سے مطابقت رکھتا ہے فرمان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وسلم کا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبِلَ مَنْ قَبِلَ لَا لِعِلَّۃٍ وَرَدَّ مَنْ رَدَّ
لَا لِعِلَّۃٍ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ای عزیز جسوقتکہ شفیعنا ووسیلتنا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے فضیلت عطا فرمائی تبصدق نعلین

صلی اللہ علیہ وسلم امت کو بھی سایر امم سے افضل و اکرم رکھا بیت

چون خدا پیغمبر ما را بحست خوانده است   افضل پیغمبران او گشته ما خیر الامم

فایده نزول قرآن شریف کا شب قدر دفعہ واحدہ مین آسمان دنیا پر

ہوا جو لفظ نزول دال ہے اور یہ معنے قول سے اللہ تعالے کے بھی

ظاہر ہوتا ہے قولہ تعالے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

بَيْنَ يَدَيْهِ خلاصہ اتاری تجھپر کتاب تحقیق ثابت کرتی اگلی کتاب کو تنزیل

معنے سے تکثیر کے بھی آئی ہے یعنے نزول ہونا جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان دنیا سے بقدر ضرورت جبرئیل علیہ السلام

تھوڑا تھوڑا لے آتے تھے بخلاف سایر کتب سماوی کے کہ جو ایک

ہی دفعہ انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی فایده قرآن مجید جو موصوف

بلفظ منزّل ہوا مصداق ٹھہرا کتب سابقہ کے لیئے دویم وعد و وعید پر

حمل کرتا ہے تاکہ مکلف تابع اوامر و نواہی پر ہووے اور رافع ٹھہرا غفلت

حقہ کا اور مانع ٹھہرا طرق باطلہ کا تاکہ عبودیت بندون کی حق پر قایم رہے

اور شکر نعمت اوس خالق بیچون کا بجا لاوے اور اظہار خشوع و

خضوع کرے اور عدل و انصاف پر آمادہ رہے اور مراد انزال

بالحق سے دور کرنا معانی فاسدہ کو جسطرح اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے

أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجًا خلاصہ اتاری اپنی بندے پر

کتاب اور نہ رکھی اسمین کچھ کجی کسلیئے کہ اگر غیر اللہ سے ہوتا کجی پائی

جاتی اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا قولہ تعالے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ

غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا خلاصہ اگر غیر خدا سے ہوتا

تو اسمین اختلاف کثیر پاتے اور کلمہ مصدقًا دال ہے کتب ماسبق کی تصدیق

فایده نزول قرآن کا ایک ہی مرتبہ آسمان پر دفعہ واحد مین

فایده قرآن مجید موصوف بلفظ منزل ہونا

کرنے پر اگر غیر اللہ سے ہوتا تطابق کتب ماسبق سے نہ رکھتا اس
کلام سے رسالت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت کو پہنچی ہے
کسیلئے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشت و خواند کی
کسی سے تعلیم نہ پای اگر یہ قرآن غیر خدا سے ہوتا تو ہرگز موافقت
نہین رکھتا کتب ماسبق سے پس ثابت ہوا ظہور قرآن مجید کا
بواسطہ وحی کے پس کذب و تحریف کا دخل ہے نہ رہا مگر اس تقریر پر
سوال ہوسکتا ہی کہ آیتہ نَزَّلَ الْکِتَابَ الی آخرہ سے ثابت ہوا
کہ یہ قرآن کتب ماسبق سے تطابق رکھتا ہے اور کلمہ مَا بَیْنَ
یَدَیْہِ سے کتب ماسبق سے تطابق نہین پای جاتی ہے کسیلئے قرآن مجید
ناسخ ٹھرا کتب ماسبق کے لئے پس کسطرح مطابقت رکھیگا
جواب کتب ماسبق بشارت دینے والی ہین نزول قرآن مجید پر
اور رسالت پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احکام
کتب ماسبق کے ثابت ہین تا زمان نزول قرآن مجید و بعثت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منسوخ ٹھرے کتب
ماسبق وقت نازل ہونے قرآن مجید کے پس ثابت ہوا تطابق
کتب ماسبق کی قرآن مجید کے سات اور قرآن مجید مصدق ٹھرا
کتب ماسبق کا اور منسوخیت کتب ماسبق کی بلحاظ احکام رہے
نہ بلحاظ مباحث الہیات کے فایدہ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِی
اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ یعنے نزول قرآن مجید کل شب قدر مین
لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر صراحۃً نہ تھا تا کہ توہم نزول
کا زمین پر ہو کسیلئے کہ نازل ہونا آسمان دنیا پر بمقام تا نزل ہوی

بیان دو وجہ نزول دو آسمان

زمین سے کے ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص وطن غیر سے وارد ہو کے اطراف شہر کے سکونت رکھی کہا جائیگا کہ فلان شخص شہر کو وارد ہوا اور اشتیاق ملاقات کی بہی زاید ہوگی **بیت**

وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

اور شعر بہی مطابقت رکھتا ہے **شعر**

واُبرح ما یکون الشوق یوماً اذا دنت الدیار من الدیار

وجہ دیگر سماء دنیا مشترک ہی درمیان ہمارے اور ملائکہ کے یس سماء دنیا مسکن ملائکہ کا ٹھہرا اور سقف وزینہ ہمارے لیئے قولہ تعالے وجعلنا السماء سقفا نازل ہونا قرآن مجید کا آسمان دنیا پر بمقام نازل ہونے کے زمین پر رکھتا ہے قرآن مجید آسمان دنیا پر نازل ہونیکا سبب تہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ طالب وحی ہوتے تھے تو آسمان پر نظر فرماتے تھے قولہ تعالی قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا فول وجہک شطر المسجد الحرام خلاصہ یہ ہے دیکھتے ہین پہر جانا تیرا منہ آسمان مین پس البتہ پہیرین گے تجہکو جس قبلہ کیطرف تو راضی ہے اب پہیر منہ اپنا طرف مسجد الحرام کے پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب وحی کے لیئے طرف آسمان نظر فرماتے تھے فایدہ قدر بفتح دال مصدر ہے اور بسکون دال اسم غیر مشتق ہے اور واحدی رح نے قدر بمعنے تقدیر کے کہا یعنے گردانا ہے شے کو مساوات پر بغیر زیادتی کے یہ خیال نہ کیجیے کہ شب قدر مین ہے تقررات تقدیر کا ظہور ہوتا ہے

ہر شی کی تقدیر روز ازل سے علم الٰہی مین ہو چکی اور ابو بکر وراق رح نے
کہا شب قدر موسوم جو بقدر رہو گئی اور تکرار ہی سے مرتبہ پائی بسبب
نزول کلام ذی قدر بنے ذی قدر بر امت ذی قدر کے لیئے اور مراد
یہہ بھی ہو سکتی ہے بواسطہ ملک ذی قدر کے اور قدر بمعنے تنگی مین بھی
آیا ہے کیسلئے کہ نزول ملائکہ کا شب قدر مین بکثرت ہونے سے زمین پر
تنگی واقع ہوتی ہے قولہ تعالےٰ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فایدہ نزول
ملائکہ کا معاینہ عبادت مومنین کے لیئے ہوتا ہے کسیلئے کہ وقت
ظہور آدم علیہ السلام اللہ تعالےٰ فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً
ملائکہ نے عرض کیے اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ
الدِّمَاءَ در انحال نظر ملائکہ کی اشباح ابن آدم پر تہی جو متصف
صفات ذمیمہ کے تہی اور صلاحیت روح پر نظر انہین رہی تہی
جو سبب معترض ہونے کا ٹھہرا جسوقتکہ دیکہی متصف باوصاف
جبروت اور ملکوت فی الفور ساجدین سے ہوئے

آدمی چیست صورت جامع صورتش خلق حق درو لامع
متصل باحقایق جبروت مشتمل بر دقایق ملکوت

بہ حال ممثل اوس حال کے ہے اگر پدر تیرا وقتیکہ معاینہ کرتا تجہکو
جو ہیئت تیری خلقت اولے مین تہی یعنے منی و علقہ سے ہرگز مقبول نظر
پدر نہوتا بلکہ پدر تیرا نافر ہوتا وجود سے تیرے جسوقتکہ عطا کی گئی تجہکو
صورت حسنہ پس تو لائق محبت اپنے پدر کا ٹھہرا علیٰ ہذا القیاس وقتیکہ
ملائکہ نظر کرتے ہین تجہکو بصورت حسنہ جو مزین بمعارف و طاعات
الٰہی مین مشتاق ہوتے ہین ملاقات کے تیرے اور نازل ہوتے ہین زمین پر

بعد از حصول حکم الٰہی اسلیئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا باذن ربہم
اور معاینہ کرتے ہین انوار الٰہی کو جو تیرے بیچ مین چمکتے ہین اور معذرت
بھی کرتے ہین جو تیرے وجود کے لیئے معترض ہوے تھے اور
طلب مغفرت بھی کرتے ہین تیرے لیئے اگرچہ مجالس جو ذکر اللہ سے
مزین ہوتے ہین خالی نہین رہتے ہین نزول ملائکہ سے لیکن بسبب
علو قدر شب قدر کے نزول ملائکہ کا بکثرت ہوتا ہے اس درجہ کی
کثرت اوقات دیگر مین نہین ہوتی ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا
قول ہے نازل ہوتے ہین اور سلام بھی کرتے ہین اور جس مومن کو
پہونچیگا سلام ملائکہ کا عند اللہ مغفور ہوگا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ
کا قول ہے نہین ہوتی ہے ملاقات کسی ایک مومن و مومنہ سے
مگر سلام انکے لیئے کرتے ہین فایدہ مراد روح سے اول ملک
اعظم ہے جو سموات و ارض کو ایک ہی لقمہ کر سکتا ہے دوم طائفہ
ملائکہ سے جو سوا شب قدر کے اوقات دیگر مین طایفہ مذکور کا
نزول نہین ہوتا ہے سیوم مراد عیسیٰ علیہ السلام سے بھی لیئے ہین
جو شب قدر مین ملاقات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نزول
فرماتے ہین چہارم مراد خدام جنت سے بھی لیئے ہین پنجم مراد قرآن مجید
سے قولہ تعالےٰ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ششم بمعنے رحمت
قولہ تعالےٰ لَا تَایۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ ہفتم مراد روح سے اشرف
لی مخلوق ہے ہشتم ابی نجیح رح سے روایت ہے کہ مراد روح سے ملائکہ حفظ
و کرام کاتبین ہین صاحب یمین تحریر کرتے ہین رغبت پر نیکیان کے اور صاحب
شمال تحریر کرتے ہین قبایح پر جس سے رغبت ترک کرنے پر ہوتی ہے قول

اصح مراد جبرئیل علیہ السلام سے لی گئی ہے علی الخصوص جو ذکر پایا زیادتی
شرف کے لئے بمصداق اَلرُّوحُ فِیْ کَفَّۃٍ وَالْمَلَائِکَۃُ فِیْ کَفَّۃٍ یعنی روح یک
پلہ پر اور ملائکہ یک پلہ پر بعض مفسرین کا قول ہے کہ مراد روح سے رحمت
الٰہی لی گئی ہے جو کہ جبرئیل علیہ السلام تقسیم عباد کے لئے رحمت کو
لے آتے ہین بعد از تقسیم کے رحمت منزلہ باقی رہتی ہے رحمت مابقیہ
اون کفار پر تقسیم فرماتے ہین جو مشرف ایمان سے ہوتے ہین سوال امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بہی گنہگار داخل ہین وقتیکہ اشتیاق ملاقات
ملائکہ کے ہو پس عاصیان سے اشتیاق لازم آتے ہین جواب اللہ تعالی
بتصدق نعلین رحمۃ للعالمین ملائکہ کو عصیان سے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے واقف نہین کرتا ہے ظاہر فرماتا ہے نیکیون کو اور یک وجہ
نزول ملائکہ کی یہ بہی ہے کہ عبادت زمین پر جو ظہور پاتی ہے آسمان پر اس
طریق کی عبادت ظاہر نہین ہوتی ہے مثلاً آواز گریہ وزاری عاصیان اپنی
آمرزش کے لئے اس طرح گریہ وزاری کی آواز آسمانون پر نہین پائی جاتی اور
اطعام مساکین پس اس قسم کی عبادتون کا ظہور آسمانون پر نہین پائے جانے سے
سبب کمال اشتیاق کا ٹہیرا قولہ تعالے بِاِذْنِ رَبِّہِمْ اس کلام سے اشارہ
ہے کہ ملائکہ نہین متصرف ہین اپنے افعال پر باین طرح کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ
کو کہے اِنْ خَرَجْتِ اِلَّا بِاِذْنِیْ فَاِنَّہٗ یُعْتَبَرُ الْاِذْنُ فِیْ کُلِّ خَرْجَۃٍ پس ثابت ہوا
جسوقتکہ خارج ہو تو مکان سے بغیر اذن شوہر کے ہو علی ہذا القیاس ہر فعل ملائکہ
کا بغیر اذن اللہ تعالے کے معرض ظہور مین نہین آتا ہے قولہ تعالے مِنْ کُلِّ
اَمْرٍ یعنی بحکم آفریدگار کار بزرگ کے لئے یعنی حصول خیر و برکت کے لئے کہ
جس نزول سے مومنین کے لئے نجات دارین کی حاصل ہوگی بعض مفسرین کا

قول ہے کہ ملائکہ سلام ہر مومن کے لئے کرتے ہین تا طلوع فجر قولہ تعالے سَلَامٌ
هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ مفسرین نے مطلع الفجر سے کئی مراد لی ہین اولاً سلام بھیجتے
ہین ثانیاً نزول ملائکہ کا تا طلوع فجر فوجاً فوجاً ہوتا ہے اور سلام بھی ہر ایک ملک
غروب آفتاب سے تا طلوع فجر مومنین پر بھیجتا ہے فائدہ اے عزیز
ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کی فقط ہفت ملائکہ کے سلام سے سرد
ہوئی پس اسی پر قیاس کیا چاہئے کہ ہر سال شب قدر مین مومنین پر ملائکہ
سلام پہونچاتے رہین گے تو آتش دوزخ کیونکر اثر کریگی ہان ورود دوزخ پر
ہر ایک مومن کے لئے ثبوت کو پہونچا ہے قولہ تعالے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا یعنی اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہونچیگا اوس پر
ہوچکا ہے رب پر ضرور مقرر اور مومنین کے لئے تحت مین فرمایا قولہ تعالیٰ
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر بچاوینگے ہم جو ڈرتے رہے اے عزیز نور ایمان
کا تیرے تجلی کریگا جس سے آتش دوزخ کی بمقام بَرْدًا وَّسَلَامًا کے ہوجائیگی
جس طرح کہ آتش نمرود کی ابراہیم علیہ السلام کے لئے سرد ہوئی تھی بیت

مومن فسون بداند بر آتش ارنجواند سوزش برہ نماند گردد چو نور روشن

اے عزیز شب قدر کو اللہ تعالے لے نے سلامتی دوزخ کا مقدمہ ٹہیرایا جو ہر سال
شب قدر مین سلام ملائکہ کا ظہور پاتا ہے اور سلام ملائکہ سے سلامتی مومن کی
ہوتی ہے شرور شیطانی سے اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمایا اللہ تعالے نے مجھکو تین چیز اول مشتاق
ہوگی جنت سکونت کو امتی کے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ اَسْكِنْهُ اِيَّايَ دوم
دوزخ پناہ مانگے گی امتی سے میرے اور کہے گی اَللّٰهُمَّ نَجِّ مِنْ هٰذَا الرَّاحِلِ
سیوم جو شخص کہ امت سے میرے ہوگا اور صلوٰۃ بھیجے گا مجھپر پس فرشتہ

موکلین پہونچاتے رہین گے مجھکو کہ فلان ابن فلان آپ پر صلوٰۃ بھیجا ہے
اے عزیز خیال کر جو فضیلت کہ امت مرحومہ کو روز قیامت مین حاصل
ہوگی کسی امت کو نہوگی جسوقت کہ صراط پر امت مرحومہ عبور کریگی حَبِیْبُنَا وَ
شَفِیْعُنَا وَوَسِیْلَتُنَا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہونگے
اور فرماوینگے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اے عزیز سلام ملائکہ سے تو آتش نمرود
کی سرد ہوئی بتصدق نعلین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ
کی مومنین کے لئے اگر سرد ہو تو بعید نہین اے عزیز شب معراج مین جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ملک سماوی پر تقدیم سلام فرمایا اِلَّا خازن
دوزخ پر کسلئے کہ خازن دوزخ ہی تقدیم سلام کیا کہ اگر تقدیم سلام جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو تو اندیشہ رکھتا تہا آتش دوزخ کے سرد ہوجانیکا تاکہ
حکمت آلہی مین خلل واقع ہوا اے عزیز کیا خوش نصیب اس امت مرحومہ کے ہوئے
جو اسطرح کا استوانۂ لازوال حاصل کی امام بوصیری رح نے کس بلاغت سے تہنیت
فرمائی ہے شعر

یَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْہَدِمٖ
لَمَّا دَعَی اللہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ	بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمٖ

اے عزیز مؤلف دعا مانگتا ہے جناب باری سے آمین آمین کہیے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ
اَنَا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ
الطَّاہِرُ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَیْرِ الْمُصَلِّیْنَ وَالْمُسَلِّمِیْنَ عَلَیْہِ وَمِنْ اَخْیَارِ
الْمُحِبِّیْنَ فِیْہِ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ لَدَیْہِ وَفَرِّحْنَا فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیٰمَۃِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ اٰمِیْنَ یَا مُجِیْبَ السَّائِلِیْنَ **فائدہ** اے عزیز فضائل شب قدر کے

خارج تحریر و بیان ہین کسلیئے کہ جس شب مین نزول قرآن مجید کا ہوکے مظہر
کمال ربوبیت کا ٹھیرا پس عظمت اسکی وہی رب جانے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوتے ہین ملائکہ شب قدر مین ریگہاے صحرا
سے بھی زیادہ اور بعض روایات سے ثابت ہوا ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے کہ
سر اسکا تحت عرش اور پاؤن تحت زمین کے رہتے ہین اور ہزار سر رکھتا ہے
اور جسامت اسکی زاید ہے وسعت دنیا سے اور ہر سر ہزار صورت رکھتے ہین
اور ہر صورت مین ہزار زبان ہین ہر زبان سے تسبیح و تحمید و تمجید شب قدر مین
کرتا ہے جس وقت کہ زبان اپنی تسبیح کے لئے کشادہ کرتا ہے جمیع ملائک مخوف
ہوتے ہین تجلی سے تسبیح کے صدمہ واقع ہونے پر اور استغفار کرتا ہے صائمین
و صائمات امت محمد صلی اللہ علیہ کے لئے تا طلوع فجر اور ایک روایت اس طرح پر
واقع ہے کہ جبرئیل علیہ السلام چہار لواء ہمراہ لیکر نازل ہوتے ہین ایک لواء
نصب کرتے ہین قبر پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ موسوم
بہ لوار الحمد ہے جو مکتوب رہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے اور ایک
لوار بیت المقدس پر نصب کرتے ہین جو موسوم بلوار المغفرت ہے اور ایک لواء
کعبہ معظمہ پر جو موسوم بہ لوار الرحمۃ ہے اور ایک لوار طور سینا پر جو موسوم بلوار الکرامۃ
ہے اور کوئی ایک مکان مومن و مومنہ کا خالی نہین رہتا ہے کہ جسمین جبرئیل علیہ
السلام تشریف نہین لاتے اور سلام نہین کرتے پس یہی مراد ہے سَلٰمٌ ھِیَ
حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ سے مگر سلام اوس شخص پر نہین کرتے جو دایم الخمر ہو اور صلہ رحم
نہین کرتا ہو اور ایک حدیث اس طرح پر وارد ہے کہ شب قدر مین جبرئیل علیہ السلام
مع جماعت ملائکہ نازل ہو کے ہر قایم و قاعد و ذاکر اللہ پر سلام بھیجتے ہین عن انس
رضی اللہ عنہ ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلۃ القدر

يُنَزِّلُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ
عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ يهه حديث دلالت كرتي هے نازل
هونے پر جماعت ملائكه كے اور آيت شريفه بهي دال هے نزول جميع ملائكه پر نزول
ملائكه كا اس طرح پر هوتا هے كه تمامي ملائكه ايك هي دفعه نازل نهين هوتے هين مگر
جس طرح كه حجاج داخل كعبه كے لئے فوجًا فوجًا داخل هوتے هين علي هذا القياس
ملائكه بهي فوجًا فوجًا زمين پر نازل هوتے هين تاكه زمين پر تنگي نهو باينهمه زمين پر وسعت
نهين رهتي هے يهي وجه هے جو لفظ قدر كا ذكر فرمايا كس لئے كه كثرت ملائكه
سے زمين تنگ هوجاتي هے اور جسوقت كه طلوع فجر هوتي هے جبرئيل عليه السلام
كهتے هين اَلرَّحِيْلُ اَلرَّحِيْلُ ملائكه كهتے هين اے جبرئيل امت محمد صلي الله
عليه وسلم كے لئے الله تعالے نے كس طرح پيش آيا جواب ديتے هين كه الله تعالى
نے نظر رحمت كي اُمَّتِ مرحومه پر فرمائي جس نظر سے امت مرحومه مغفوريت كو
پهونچي مگر چهار شخص اول وه شخص جو شارب خمر هو دوم جو عاق والدين هو
سيوم جو قاطع رحم هو چهارم وه شخص جو بسبب رنج دنيوي كے تا ۳ روز تارك
كلام هو برادر مومن سے **فائده** فرمايا عايشه صديقه رضي الله عنها نے ايك شب
شبهاے ماه رمضان شريف سے جناب رسالت مآب صلي الله عليه وسلم كو بستر
پر نهين پائي بعد از تلاش كے ديكهتي هون كه ايك جهت مين مكان كے حالت
مين سجده كے تهے اور فرما رهے تهے اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ بعد از فراغت سه سجده كے
متوجه ميري طرف هو كے فرمايا اے عايشه صديقه انوار الٰهي كو ديكهي كهي هين
نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمايا آپنے كه نور اول جبرئيل عليه السلام كا تها جو خبر ديئے
مجهكو كه الله تعالے نے ثلث امت كو ميري مجهكو عنايت فرمايا اور آزاد كيا
آتش دوزخ سے اور نور دوسرا بهي جبرئيل عليه السلام كا تها جو خبر ديئے مجهكو ثلث

جناب رسالت مآب صلى الله عليه وسلم كا حصول مغفرت امت كے لئے سجده كرنا

دوم دیئے جانے پر اور آزادگی آتش سے اور نور تیسرا بھی جبرئیل علیہ السلام کا تھا جو خبر دیئے مجکو حصہ ثلث سیوم امت کا میری عنایت کئے جانے پر اور آتش دوزخ سے آزاد ہونے پر مگر تین شخص آتش دوزخ سے آزاد نہ ہوئے مشرک اور عاق والدین اور مدمن الخمر عن عایشۃ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الفراش ثم قام منہ فقمت اطلبہ فوجدتہ فی زاویۃ البیت وھو فی السجود ویقول امتی امتی ورأیت ثلثۃ انوار یضیئ ما بین المشرق والمغرب فرجعت الی الفراش فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عایشۃ انت نائمۃ ام یقظانۃ فقلت لا بل یقظانۃ فقال ھل رأیت الانوار فقلت نعم یا رسول اللہ فقال اما النور الاول فانہ کان نور جبرئیل علیہ السلام اتانی من اللہ واخبرنی ان اللہ قد وھب لی ثلث امتی واعتقھم من النار واتانی فی المرۃ الثانیۃ واخبرنی ان اللہ تعالی وھب ثلث امتی واعتقھم من النار واتانی فی الثالثۃ واخبرنی قد وھب ثلث امتی واعتقھم فی جمیع امتی ما خلا ثلثۃ المشرک والعاق ومدمن الخمر ثم قال یا عایشۃ ھذہ لیلۃ القدر نیز بدستور اس حدیث سے تعین شب کی نہین پائی جاتی اور تعین شب قدر کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی سوال کیا دران حال جواب اس طرح فرمایا عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ھی فی کل رمضان وقال رواہ سفیان وشعبۃ عن ابی اسحاق موقوفا علی ابن عمر خلاصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کل رمضان مین واقع ہے اس کلام سے دو مراد حاصل ہوتی ہین اول کوئی ایک رمضان

مخصوص نہین بلکہ تا قیامت ہر رمضان مین فضایل شب قدر کے حاصل ہونگے
دوم مخصوص کوئی شب نہین بلکہ تمام شبہاے رمضان کی فضایل شب قدر کے
رکھتی ہین اے عزیز اگر تجھکو فضیلت شب قدر پاکے نجات دارین حاصل کرنا لابد ہے
تو شبہاے رمضان مین حتی الوسع متوجہ بعبادت ہو اگر کسلیئے کہ صلوۃ ودعا شب قدر کی
کس درجہ کو پہونچاتی ہے سو حدیث ذیل سے معلوم کر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ مَفْتُوْحَۃٌ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ مَا مِنْ عَبْدٍ
یُصَلِّیْ فِیْہَا اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ تَکْبِیْرٍ غَرْسًا مِنْ شَجَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَوْ سَارَ
الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّہَا مِائَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُہَا وَبِکُلِّ رَکْعَۃٍ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ مِنْ دُرٍّ وَ
یَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَلُؤْلُؤٍ وَبِکُلِّ اٰیَۃٍ مِنْ قِرَاءَۃٍ فِی الصَّلٰوۃِ تَاجًا فِی الْجَنَّۃِ
وَبِکُلِّ جَلْسَۃٍ دَرَجَۃً مِنْ دَرَجَاتِ الْجَنَّۃِ وَبِکُلِّ تَسْلِیْمَۃٍ حُلَّۃً مِنْ
حُلَلِ الْجَنَّۃِ خلاصہ یا بہاے سموات کشادہ رہتے ہین بیچ لیلۃ القدر کے
نہین ہے کوئی بندہ کہ جو نماز پڑھا شب قدر مین مگر اُسکے لئے پیدا ہوگا جنت مین
یک درخت اگر زیر سایہ اُس درخت کے صد سال سیر کریگا تو بھی انتہا کو نہ پہونچیگا
اور ہر رکعت کے لئے مکان جنت مین تیار ہوگا دُرر و یاقوت و زبرجد سے
اور ہر آیت کے لئے جو تو قرأت کریگا یک تاج سے ممتاز ہوگا اور ایک جلسہ کے
لئے یک درجہ جنت مین حاصل کریگا اور ہر تسلیم کے لئے ایک زیور زیورات
سے جنت کے پائیگا فایدہ اخفا ہونے پر شب قدر کے بانیطور تاویل
کی گئی کہ اگر کسی شخص سے باوجود علمیت شب قدر کے گناہ صادر ہو داخل
اشد عقوبات کا ہوگا اور بسبب عدم علمیت شب قدر کے اگر گناہ وقوع
مین آوے اشد عقوبات کو نہین پہونچیگا جس طرح کہ جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مع علی مرتضی رضی اللہ عنہ داخل مسجد ہوئے در آنحال

وجہ اخفاء شب قدر

اندرون مسجد ایک شخص خواب مین تھا حکم فرمایا ہوشیار کرنے کے لئے مرتضی
رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ اَنْتَ سَبَّاقٌ بِالْخَیْرِ آپ ہوشیار
فرمائیے کسلئے کہ آپ سبقت کرنے والے ہو ہر شے خیر کے پس فرمایا اگر مین
ہوشیار کرون درصورت عدول حکم میرے بمصداق وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُو
الرَّسُوْلَ کے درجہ کفر کو پہونچا ویگا اے علی اگر تم ہوشیار کروگے تو عدول
حکم تمہارا درجہ کفر کو نہین پہونچا دیگا پس جسوقت کہ اس طرحکی رحمت رحمۃ
للعالمین کی ہو قیاس کر رحمت رب العالمین کو کسلئے کہ درصورت علمیت
شب قدر کے اگر کسی شخص سے گناہ صادر ہو جسطرح کہ ظہور طاعت سے
ثواب ہزار شہر کی عبادت کا حاصل ہوگا اور ظہور عصیان سے شب قدر مین
بمقام عصیان ہزار شہر کے ہوگا لہذا مخفی رہا تعین ہونا شب قدر کا گویا مراد
اس طرح ہوگی فَاِنْ اَطَعْتَ فِیْهَا اِکْتَسَبْتَ اَلْفَ شَهْرٍ وَاِنْ عَصَیْتَ فِیْهَا
اِکْتَسَبْتَ عِقَابَ اَلْفَ شَهْرٍ دَفْعُ الْعِقَابِ اَوْلٰی مِنْ جَلْبِ الثَّوَابِ
اور مخفی رکھا اللہ تعالے نے شب قدر کو تاکہ تو طلب مین رہے شب قدر کے
اور بذریعہ طلب شب قدر کے کوشش تیری تمام شبہائے رمضان مین ہو
درآنحال اللہ تعالے فخر کرتا ہے ملائکہ پر اور فرماتا ہے وقتیکہ حکم کیا تھا مینے
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اے ملائکہ تم جواب دیتے تھے اَتَجْعَلُ
فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ پس دیکھئے اے ملائکہ حصول فضیلت
شب قدر کے لئے بندے میرے کسقدر کوشش کر رہے ہین یہی سر تھا
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا اے عزیز اسی کوشش کیلئے جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جو شخص کہ شہر رمضان مین راتوں کو عبادت پر قائم رہا مغفور ہوگا

گناہان ماسبق سے محدثین نے مراد گناہان صغایر سے لی ہے کیونکہ
گناہان کبایر بلاتوبہ نہ بخشے جائینگے مگر نص قطعی اس بات پر دال
ہے کہ اللہ تعالے نے جس شخص کو کہ چاہے بخشیگا بجز شرک باللہ
کے قولہ تعالے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ الآیۃ یہی
وجہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے باندیشہ محرومیت
امت مرحومہ کے تحریص تراویح کی فرمائی تاکہ تمام شہہار رمضان ذکرو
فکر مین رہے اور حصول سعادت شب قدر سے محروم نہووے فایدہ
ثبوت تراویح کے لیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
مقرر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شب ماہ رمضان
کی راتون مین نماز ادا فرمائی پس اصحاب نے بہی آپکی اقتدا کی بعد
اسکے شب دوم بہی نماز ادا فرمائی مجمع اصحاب کا زاید ہوا اور شب سیوم
وچہارم مجمع تراویح کے لئے زاید ہوا اور مسلم رحمہ سے بہی ثبوت کو پہنچا
ہے کہ شب دوم تشریف لائے اور اصحاب نے بہی آپکے ہمراہ نماز
پڑہی اور اوسی صبح کو لوگون نے نقل کی اور شب سیوم اصحاب بکثرت
جمع ہوئے علی ہذا القیاس شب پنجم رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
تراویح کے لئے تشریف نہ لائے جسوقت کہ صبح ہوئی فرمایا مقرر مینے
دیکہا تہا تمہارا جمع ہونا اور نماز تراویح پر حرص رکہنا پس نہ روکا مجہے
آنے سے مگر یہہ کہ اندیشہ کیا مینے کہ یہہ نماز تمپر کہین فرض نہ کی جاوے
اور تہا ماہ رمضان کا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَنْ
مَالِکِ بْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

بیان ثبوت تراویح

لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى يُصَلُّونَهُ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ
النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ
إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ
رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي
خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ بخاری شریف زہری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وفات
پائے تک امر تراویح کا اسی طرح رہا یعنی مسجد مین تمام اصحاب جمع ہوکے
نماز نہین پڑہتے تہے بلکہ بعض اپنے مکان مین بعض مسجد مین پوشیدہ
ادا کرتے تہے ظاہر حدیث سے پایا گیا کہ اگر جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مواظبت فرماتے تو قیام شبہار رمضان کا امت
پر فرض ہوجاتا اور تراویح کی فرضیت پر علماء کا اختلاف ہے ابو العباس
نے فرمایا کہ بعض علماء مداومت کی جہت سے فرضیت کا گمان کرتے
ہین پس ہوگا اوس شخص پر جو اسطرح کا گمان کرے مثلاً اگر مجتہد نے کسی
چیز کی حلیت وحرمت کا گمان کیا تو تعمیل واجب ہوگی اُسی مجتہد پر یہہ وجہ
قابل اعتبار نہین ہے کہ جو ناواقفی سے گمان کریگا وہ مرتبۂ وجوب کی
حقیقت کو نہ پہونچے گا کیونکہ حال اجتہاد کا دیگر ہے اسپر قیاس ہو نہین
سکیگا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کوئی عمل تقربا الی اللہ فرماتے اور لوگ اسکی متابعت
کرتے اُس صورت مین احتمال مرتبہ فرضیت کو پہونچنے کا ہوتا تھا
اسی وجہ سے فرمایا کہ مین خوف رکھتا ہون کہ فرض کئیے جانے پر یہی سبب
ظاہر ہے عدم مداومت پر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس مقام پر اشکال باقی رہا تعداد رکعات صلوۃ تراویح کے لئے جواب
اس اشکال کا یہہ ہے کہ صلوۃ تراویح کو خلفاء راشدین باجماعت ادا کرتے
تھے اسی واسطے مومنین پر واجب ہے متابعت خلفاء راشدین کی بمصداق
اس حدیث کے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اور بعد
ازین تابعین و تبع تابعین کا بھی عمل اسی پر رہا سلف سے تا خلف اور جمہور
اہل سنت وجماعت کا بھی از شرق تا غرب تا این زمان بطور وراثت چلا
آیا سوا رفاض کے پس یہ صورت متفق علیہ ٹھیری کیونکہ ثبوت پر تراویح
کے احادیث و آثار صحیحہ ناطق ہین ہان اہل سنت مین اسقدر اختلاف باقی
رہا کہ ایک گروہ کہتا ہے بست رکعت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
نے ادا فرمائے اور طحطاوی کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ روز اول ثلث
شب مین تئیس رکعت ادا فرمائی شب دوم نصف شب مین پچیس رکعت
ادا فرمائی اور روز سیوم وقت سحر ستائیس رکعت مع وتر ادا فرمائی بعد
ازین باندیشہ فرض ہونے کے امت پر مکان اقدس مین ادا فرمائی اور بعض
اصحاب رضوان اللہ علیہم نے اپنے مکان مین اور بعض نے مسجد مین اور
بعض متفرق اور بعض باجماعت ادا کرتے رہے اور ابو داؤد کی حدیث سے
اس طرح ظاہر ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت
تراویح کو ملاحظ فرما کے پسند فرمایا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا نَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِي
نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ وَ
اُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَصَابُوْا مَا صَنَعُوْا الحدیث یعنی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم طرف

مسجد کے تشریف فرما ہوئے اور دیکھا کہ ایک زاویہ مین ابی بن کعب باجماعت
نماز تراویح پڑھ رہے ہین ملاحظہ فرما کے پسند فرمایا جو فعل کہ پسند خاطر اقدس
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہو اُسپر اطلاق سنت کا ہو گا نہ بدعت کا
اور صاحب ایضاح الحق نے قول عمر رضی اللہ عنہ کو جو نِعْمَتِ الْبِدْعَۃ
هٰذِہٖ ہے داخل در بارہ تراویح فرمایا پس کلمہ نعم کے ساتھہ تراویح کو منسوب
فرمایا جس طرح کہ جمع کرنا قرآن شریف کا ترتیب سورہا سے اور اعراب قرآن
کا اور جمعہ کے لئے اذان ثانی یہہ تمام مقدمات داخل ہین حدیث
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ مین پس ان احادیث
مذکورہ اور روایات سے تعداد رکعات کا درجہ ثبوت کو نہین پہونچتا ہے
مگر جو طبرانی اور بیہقی ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین بیست رکعت بر
بغیر وتر کے عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ غَیْرَ جَمَاعَۃٍ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ رَوَاہُ اِبْنُ اَبِیْ
شُعْبَۃَ سخاوی شریف بعد از زمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
خلافت مین عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے بھی بیست رکعت
ادا کرتے تھے سو حدیث بیہقی سے باسناد صحیحہ ثابت ہوتا ہے عَنِ السَّائِبِ
بْنِ یَزِیْدَ قَالُوْا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ عَلٰی عَہْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً
وَعَلٰی عَہْدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَہٗ وَعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِثْلَہٗ رَوَاہُ
الْبَیْہَقِیُّ اور صاحب مواہب اور محلی محدث نے بھی اسناد صحیحہ پر اتفاق کیا ہے
پس درصورتیکہ اتفاق محدثین کا صحت پر ہو کسی نوع کا شبہ باقی نرہا اور موطا مین
بھی علی ہذا القیاس یزید بن رومان سے موافقت ثبوت کی پہونچتی ہے کَانَتِ
النَّاسُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً

فضائل تراویح

موطی یعنی زمان مین عمر رضی اللہ عنہ کے بست رکعت اور وتر سہ رکعت ثبوت
کو پہونچے ہین اے عزیز اگرچہ احادیث اور روایات کثیرہ سے ثبوت بست
رکعت کے ہونے پر شک نہین مگر اس مقام پر بطور اختصار بیان کیا گیا انتہی
فایدہ فضایل تراویح کے لیئے علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین
کثرت فرمائی شہرت تراویح کے لیئے عمر رضی اللہ عنہ نے مگر سماعت کیا تہا
مجہسے حدیث نبوی کو سنا تہا مینے جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم
سے تحقیق کہ اللہ تعالے کے لیئے اطراف عرش کے ایک موضع ہے
موسوم بحضیرۃ القدس وہ موضع نور سے موضوع ہے جس مقام مین کثرت
ملایکہ کی ہوتی ہے جنکی تعداد کا اللہ تعالی ہی کو علم ہے ملائکہ عبادت کرتے
ہین اللہ تعالی کی بلا فرصت یک ساعت کے شبہای رمضان مین اور حسب
اذن رب زمین پر نزول کرتے ہین پس نماز پڑہتے ہین ساتہہ مومنین کے
جس کو ملائکہ مس کرتے وہ سعادت ابدی حاصل کرتے ہین اور شقاوت
سے دور ہوتے ہین رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا اَخَذَ عُمَرُ
اِبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھٰذِہِ التَّرَاوِیْحَ مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعَہٗ
مِنِّیْ قَالُوْا وَمَا ھُوَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَوْلَ الْعَرْشِ مَوْضِعًا حَظِیْرَۃَ الْقُدُسِ
وَھِیَ مِنَ النُّوْرِ فِیْھَا مَلَائِکَۃٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ عِبَادَۃً لَا یَفْتُرُوْنَ سَاعَۃً فَاِذَا کَانَ لَیَالِیْ شَہْرِ
رَمَضَانَ اِسْتَاْذَنُوْا رَبَّھُمْ اَنْ یَّنْزِلُوْا اِلَی الْاَرْضِ فَیُصَلُّوْنَ مَعَ
بَنِیْ اٰدَمَ فَکُلُّ مَنْ مَسَّھُمْ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ
مَسُّوْہُ سَعِدَ سَعَادَۃً لَا یَشْقٰی بَعْدَھَا اَبَدًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اِذَا ذَاكَ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا فَجَمَعَ لِلتَّرَاوِيحِ وَسَنَّهَا فایدہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اول شب شہر رمضان کے تشریف فرما ہوئے طرف مساجد کے اور سماعت فرمایا قرآن شریف کو اور فرمایا کہ منور کرے خدا تعالے قبر کو عمر رضی اللہ عنہ کی جس طرح کہ منور کیا مساجد کو قرأت قرآن سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ سوال کیا اصحاب نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے در باب تراویح فرمایا آپ نے جس شخص نے کہ ادا کیا تراویح کو اول شب بمنزلہ كَيَوْمٍ وُلِدَتْ اُمُّهٗ کے ہوگا یعنی مثل اوس روز کے ہوگا جو ابھی مادر کے بطن سے بے گناہ پیدا ہوا تھا شب دوم يُغْفَرُ لَهٗ وَلِاَبَوَيْهِ اِنْ كَانَا مُؤْمِنَيْنِ کے پہونچیگا یعنی حاصل ہوگی مغفرت اوسکے لئے اور والدین کے اُسکے درصورتیکہ وہ مومن ہوں شب سیوم ندا کرتا ہے ملک تحت عرش سے مغفرت کے لئے شب چہارم حاصل ہوگا ثواب قرأت کتب منزلہ کا شب پنجم حاصل ہوگا ثواب اُس شخص کا جسنے نماز پڑہی مسجد حرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ مین شب ششم حاصل ہوگا ثواب اُس شخص کا جسنے طواف کیا بیت معمور کا اور استغفار کرتے ہین اُسکے لئے ہر شجر و حجر شب ہفتم حاصل ہوگا ثواب ملاقات کا موسیٰ علیہ السلام کے اور اعانت کرنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے دربارہ فرعون شب ہشتم ثواب اون ابواب کا جو عطا کئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو شب نہم ثواب طاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شب دہم عنایت فرماتا ہے بہترین رزق دارین کا شب یازدہم جاوے گا ذنوب سے پاک ہو کے دنیا سے جس طرح کہ ظاہر ہوتا ہے دنیا مین بطن مادر سے شب دوازدہم منور ہوگا چہرہ روز قیامت مثل بدر کے شب سیزدہم روز قیامت حالت

اسمین رہیگا شب چہاردہم روز قیامت گواہی کے لئے ملائکہ آوینگے جو
اداے تراویح کیا تہا نتیجہ اسکا حساب سے محفوظ رہیگا شب پانزدہم ملائکہ
سموات وعرش وکرسی کے استغفار پر آمادہ رہتے ہین شب شانزدہم
لکہا جاتا ہے اسکے لئے برات نجات کی نار سے اور حصول دخول
جنت کا ہوگا شب ہفدہم عطا ہوگا ثواب مثل عطا ہونے انبیا کے لئے
شب ہجدہم ندا کرینگے ملائکہ کہ اے عبد تحقیق کہ مغفور کیا تجہکو اللہ تعالے نے
اور مغفور کیا والدین کو تیرے شب نوزدہم بلند ہونگے درجات جنت کے
شب بستم عطا ہوگا ثواب شہدا و صالحین کا شب بست ویکم تیار ہوگا
مکان جنت مین نور سے شب بست ودوم آویگا روز قیامت مامون
ہر غم سے شب بست وسیوم عطا ہوگا جنت مین ایک شہر شب بست وچہارم
مستجاب ہوگی بست وچہار دعا در باب خیر شب بست وپنجم مرفوع ہوگا عذاب
قبر کا شب بست وششم رتبہ خیر کا پاویگا مثال اوس خیر کے جو چالیس سال
مین حاصل کریگا شب بست وہفتم تجاوز کریگا صراط پر مثل برق خاطف کے
شب بست وہشتم بلند ہونگے ہزار مرتبہ جنت مین شب بست ونہم عطا ہوگا
ثواب ہزار حج مبرور کا شب سیم فرماتا ہے اللہ تعالے اے میرے عبد
تناول کر تو اثمار سے جنت کے اور غسل کر تو ماء سلسبیل سے اور پی تو ماء
کوثر کو مین رب تیرا ہون اور تو عبد میرا ہے اے عزیز جبتو فتکہ تو مدارج
صوم حاصل کیا قربیت آلہی کو پایا جس قربیت سے دعائین تیری درجہ
قبولیت کو پہونچتی ہین جو اللہ تعالے نے تحت مین فرمایا اِذَا سَأَلَكَ
عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي
وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ یعنی وقتیکہ سوال کرین تجہکو اے محمد

مستجاب ہونا دعا کا سبب حصول صوم شہر رمضان

صلی اللہ علیہ وسلم عباد میرے صفت سے میرے پس تحقیق کہ مین قریب ہون از روے علم کے اور اجابت کرتا ہون دعا کو داعی کے پس بندگان مجھکو عبادت کرین اور ایمان لاوین مجھپر یعنی ثابت قدم رہین طرف میرے اور ماسوی اللہ سے روگردانی کرین بیت

گناہ آمد شہود ماسوی اللہ	ازین نوع گناہ استغفر اللہ

بعض مفسرین مراد عباد سے اعیان صائمین لیئے ہین یعنی دعا صائمین کی مقرون اجابت ہوتی ہے کس لیے کہ جسوقت کہ تصفیہ کامل ہو اجابت دعا کی بھی کمال کو پہونچتی ہے فایدہ اے عزیز خیال کر اجابت دعا صائمین کی کسدرجہ پر ہوگی اللہ تعالے نے فرمایا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ یعنی فرض علیکم الصیام کما فرض علی الذین من قبلکم پس اس کلام سے ظاہر ہے جو شرایط کہ امم سابقہ پر تھے وہی شرایط اس امت پر مقرر ہوئے کسلیے کہ امم سابقہ کا صوم اسطرح پر تھا کہ بعد از افطار کے اگر خواب کرین تو بعد از فراغ خواب کے حکم صوم کا ہوتا تھا پس امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ شرط شاق ہوئی اکثر سے خلاف واقع ہوا مثلاً عورت سے اپنی صحبت کی اور اکل وشرب سے احتراز نہ منفعل ہو کے استغفار گناہان کے لیئے گریہ وزاری کرکے حاضر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تب یہہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ

اجابت دعاء صائمین

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ یعنی حلال کیا تمکو
روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے وہ پوشاک ہین تمہاری
اور تم پوشاک ہو اونکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف
کیا تمکو اور درگذر کی تمسے پھر اب ملو اون سے اور چاہو جو لکھدیا اللہ نے
تمکو اور کھاؤ اور پیو جبتک کہ صاف نظر آوے تمکو دہاری سفید جدی دہاری
سیاہی سے فجر کے پہر پورا کرو روزہ رات تک اے عزیز اللہ تعالے نے
اس مقام پر وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ فرمایا یعنی طلب کرو تم اوس چیز کو
جو اللہ تعالے نے لکھا لوح محفوظ پر تمہارے لئے یعنی طلب کرو تم ثواب
لیلۃ القدر کو کسلئے کہ مخصوص کیا گیا ہے تمہارے ہی لئے اور صاحب تفسیر
مسعود نے اس طرح مراد لی ہے وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اَیْ اُطْلُبُوْا مَا
قَدَّرَہُ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَرَّرَهٗ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ مِنَ الْوَلَدِ وَفِيْهِ اَنَّ الْمُبَاشِرَ
يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ غَرَضُهُ الْوَلَدُ خلاصہ طلب کرو تم اوس چیز کو جو مقدر کیا اللہ
تعالے نے تمہارے لئے اور مقرر کیا اُس چیز کو بیچ لوح محفوظ کے اولاد سے
کسلئے کہ مقصود مباشرت عورات سے ولد ہے پس اِس کلام سے مراد کثرت اُمت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم علت غائی ٹھہری اسلئے جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ
الْغَيْثِ الَّذِيْ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَتْ مِنْهَا
فَوْجًا عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا اَحْسَنُهَا
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ اَوْسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا
وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ وَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو مثل غیث کے فرمایا جس سے کثرت حاصل ہوتی ہے
اور مثل بوستان کے بھی نسبت فرمائی جو پُرمنافع ہو لفظ عرض و عمق فوج کی
کثرت پر دلالت کرتا ہے لفظ اطول نہیں فرمایا کسلیئے کہ بعد از وجود عرض و
عمق کے طول لازم آیگا اور حفاظت امت کے لئے حصار ثلثہ بیان فرمائے
اوّل وجود باجود اپنا دوم ظہور مہدی علیہ السلام سیوم ظہور عیسی علیہ السلام
اور اندرون حصار ہا کے جو اختیار کجی کو کیا خارج فرمایا اپنی حفاظت سے اور
اس کجی میں وہ اشخاص داخل ہیں جو خارج سنت جماعت ہیں اور کجی نہ اختیار
کرنے کے لئے اس طرح حکم فرمایا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اے عزیز جو فضائل کہ بیان کئے گئے وہی مستحق
ہوگا حفاظت کے لئے واگر نہ تجاوز بمقدار ایک شبر کے جماعت سے محروم حفاظت
سے رہیگا اور کثرت امت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ حدیث دال
ہے صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلَائِکَۃِ اور ایک حدیث میں وارد ہے روز
قیامت ستر صف مومنین کی ہونگی اونہتر صف میری امت کی رہیگی اور ایک
صف باقی امم سابقہ کی اور جو حدیث کہ وارد ہے اَلْعُلَمَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ روز قیامت آوینگے بعض بعض رسول اور تابع اونکے ایک
دو شخص رہیں گے اور آوینگے علماء امت کے میری توابع اسقدر ہونگے جو
ہزار نبی کے ساتھہ ہونگے آے عزیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کو منظر کمال ربوبیت کا ٹھہرایا اور امت مرحومہ کو خلاصہ امم فرمایا اس لئے
ہر ایک فضائل کا ظہور بکثرت عنایت فرمایا اور بعد ازین فرمایا وَلَا
تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا

بیان اعتکاف

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ یعنی نہ مباشرت کرو تم
منکوحات سے در انحال کہ تم معتکف ہو مساجد مین قول امام مالک کا ہر ایک
لذت کا لینا حرام ہے معتکف پر نزدیک محققین کے نگاہ رکہنا نفس کو دائرہ
اوامر و نواہی مین شیخ ابوبکر واسطی رح نے فرمایا بند کرنا نفس کا اور حفظ جوارح کا
اور مراعات وقت کے لئے و قتیکہ یہہ شرط ادا ہو جس مقام مین چاہین معتکف ہو
رہین نقل ہے ایک شخص مکان کو دوست کے آیا خادم کو دوست کے کہا
مجکو جا ے پاک سے اطلاع دے تا کہ نماز ادا کردن خادم نے کہا دل کو اپنے
ماسوے اللہ سے پاک کر جس مقام مین چاہے نماز ادا کر **فرد**

ازان محراب ابرو و مگردان	اگر در مسجدی و در سنہ ابات
دلی فارغ بباید پاک زاغیار	کہ تا لذت بیابی در مناجات
تو اندر بند مال و جاہ باشی	کجا یابی صفا ہیہات ہیہات

اعتکاف از روے معنی لغوی کے باز داشتن و درنگ کردن کے آیا ہے
اور کوئی ایک مقام کو لازم کرنے کے بہی آیا ہے اور معنی شرعی درنگ کرنا
مسجد مین وجہ مخصوص پر نزدیک حنفیہ کے سنت موکدہ رہا بسبب مواظبت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تا وفات **فائدہ** اعتکاف تین قسم پر منقسم
ہے واجب بطور نذر کے کہ جو واجب کیا نہا لنفس پر اپنے دویم سنت جو
عشرہ اواخر رمضان کے ہو سیوم مستحب نزدیک احناف کے عورات کیلئے
جو سکونت گاہ مین اپنی مقام خاص اختیار کرین یعنی علیحدہ کی جاوین نماز کے
لئے وہ حکم مسجد کا رکہتا ہے جواز اعتکاف عورات کے لئے قول شافعی کا بہی
اسی طرح پر ہے اور بعض اصحاب نے نفل شمار کئے ہین اگر عورات ہمراہ ازواج
کے اندرون مسجد کے معتکفہ ہووین اس قول کو موید کئے ہین اذن دینا جناب

حاصل اعتکاف

اقسام اعتکاف

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو ہمراہی اعتکاف کی
اور منع بھی وارد ہے بلحاظ دیگر مصالح کے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ اور امام محمد رضی اللہ عنہ کا فتوی عورات کے لئے وہی مسجد ہو گی جو
صلوٰۃ پنجگانہ تا اعتکاف سکونت گاہ مین اپنے معین کری اور مرد کے لئے
مسجد جامع افضل ہے اے عزیز معلوم کر اعتکاف کے لئے حد زمان کا
معین نہین اگر مدت عمر ہو جواز ہو گا مگر اقل مدت کے لئے اختلاف واقع ہے
کہ نزدیک بعض کے اقل مدت یکروز ہے اور مختار مذہب حنفیہ کا یہی ہے
مگر صوم شرط ہے ابو داؤد سے روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ صِدِّيْقَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ فائدہ نیت اعتکاف کی شب کو
جواز نہین بگر حالت مین صوم کے ہو افضل ہے کسلیئے کہ اعتکاف سبب ہے جمعیت
خاطر کا اور انقطاع اغیار سے اور توجہ طرف عبادت کے اور واسطہ زوال
اسباب تفرقہ کا اور نہونا غلبہ اغیار کا اسلئے حالت صوم کی افضل ٹھیری خصوصًا
اعتکاف شہر رمضان مین او اخر ایام میں افضل و انسب و اکمل ہے بسبب
بدرجہ کمال تصفیہ رہنے سے افضل وقت شروع اعتکاف کے لئے بعد
صلوٰۃ فجر کے ثابت ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ
فِيْ مُعْتَكِفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مشکوٰۃ اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف اعتکاف
کرے ذنوب سے یعنی پرہیز کرے گناہون سے اور جزا دیوے نیکیون سے
بتمامہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهٗ

نیت اعتکاف

مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه تسکات کلمہ
حسنات سے کل امور حسنہ ثابت ہوتے ہین مثل صلوۃ جنازہ و عیادت مریض
وغیرہ حالت اعتکاف مین مگر جو حدیث کہ عایشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے
اوس سے درحالت اعتکاف حضور جنازہ و عیادت مریض وغیرہ کا پایا نہین
جاتا ہے عَنْ عَايِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْمُعْتَكِفُ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَ
لَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا تَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَابُدَّ
مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِالصَّوْمِ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت کرتی ہین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ معتکف رہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریب فرماتے تھے سر مبارک اپنا اور صاف
کرتی تھی مین موئے مبارک کو عَنْ عَايِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ
لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مراد حاجت انسان سے بول
براز و غسل جنابت ہے اور اعتکاف سے گناہان ماتقدم مغفور ہوتے ہین آئی
عزیز معاینہ کر فضل و احسان کو اللہ تعالے کے کہ جو اس امت مرحومہ کو عنایت
فرمایا پس ظاہر ہوتا ہے آیہ سے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لفظ تمام و کمال کا فرق رکھتا ہے کمال
نہین مقتضی ہے زیادتی کے لیے بلکہ لفظ تمام کا مقتضی ہے زیادتی کے لیے
کسلیے کہ نعمتہاے الہی کو حد ہی نہین پس جو چاہے زیادتی نعمتہا کے لیے
زیادہ کرے اعمال صالحہ کو اپنے کلمہ اَكْمَلْتُ پر سایل سوال کر سکتا ہے کہ سابق
دین نقص پر تھا بعد از مرور ایام کے صلاحیت کمال کی رکھا جواب نزول آیہ
اکملت لکم قریب وفات جناب سرور عالم کے ہوا کسلیے کہ اللہ تعالے کو

تمہید عید الفطر

تشفی خاطر خطاب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور تھی بوجہ تشفی خاطر
شریف فرمایا اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ یعنی خوف زوال ہونیکا دین اسلام
نہیں رکھتا ہے اور اس کلمہ سے بھی بشارت پائی جاتی ہے اظہار قدرت
دین اسلام کا اعدا پر یہہ مثال کس طرح ہوتی ہے کہ اگر کسی بادشاہ نے
اس طرح کہا کَمَا یَقُوْلُ الْمَلِکُ عِنْدَ مَا یَسْتَوْلِیْ عَدُوَّہٗ وَیَقْہَرُہٗ قَہْرًا
کُلِّیًا اَلْیَوْمَ کَمُلَ مُلْکُنَا یعنی کہتا بادشاہ کا اسوقت جبوقتکہ اعدا پر حاوی ہو
کہہ سکتا ہے کہ حیثیت ملک کی کمال درجہ پر پہونچی کسلیئے کہ کوئی بھی عدو لیاقت
مقابلہ کی نہیں رکھتا تمامی اشخاص زیر حکومت کامل ہوچکے - اس مقولہ پر اشکال
ہوسکتا ہے ملک بادشاہ کا قبل ظہور قہر کلی کے نقص پر تھا بعد از ظہور قہر
کلی کے درجہ کمال کو پہونچا کسلیئے کہ دین اسلام از ابتدا کمال پر ہی رہا پس تاویل
قوی اس طرح ہوگی کہ کمال زمان مخصوص پر نہیں ہے بلکہ تا قیامت مرتبہ کمال
کا رکھتا ہے یعنی معنی اَکْمَلْتُ لَکُمْ کے اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ ہوئی
ہے انتہی وَاَتْمَمْتُ لَکُمْ نِعْمَتِیْ صراحۃً ذکر نعمت کا نہیں فرمایا کسلیئے کہ سوائے
دین اسلام کے کوئی نعمت بہتر ہی نہیں نزدیک اللہ تعالے کے پس رضا
خالق کی اوسی پر ٹھیری جو اللہ تعالے نے فرمایا رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
رضا خالق کے لیئے جسقدر تطوع تیرا ترقی کریگا اوسی قدر نعمتیں حاصل کریگا
نعم الٰہی کو حد ہی نہیں اسلیئے اللہ تعالے نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی
وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی یعنی بدرستیکہ رستگاری پایا وہ شخص جو تزکیہ
کیا کفر ومعصیت سے اور ذکر کیا پروردگار کا اپنے دل سے اور نماز پنجگانہ ادا
کیا صاحب تفسیر کبیر نے اس آیۃ کی تفسیر اس طرح فرمائی یعنی زائل کرنا عقاید
فاسدہ کا دل سے اور خیال کرنا حضوری ذات باری تعالی کا اور اسماء وصفات

ذات باری کا اور بعض مفسرین نے بایں طور تفسیر فرمائی یعنی جس شخص نے
کہ تصدق کیا اور ذکر کیا اسم کو رب کے اور بعد ازان صلوٰۃ عید ادا کیا پس
رستگاری پایا کسلیئے کہ جسوقت کہ ذکر الٰہی کیا اور نماز بھی ادا کی ثابت ہوا اعراض
کرنا ماسوی اللہ سے جسوقت کہ اعراض ماسوی اللہ سے ہوا پایا آیات
الٰہی کو جو تابع ہوتی ہین وعد کو اوس شخص کے جو تزکیہ کیا اور پاک ہوا نجاست
سے شرک کی اور قول بعض کا مَنْ تَزَکّٰی سے مراد زکات مال نہین ہے بلکہ
زکوٰۃ اعمال کی ہے یعنی پاک کرے اعمال کو اپنے ریا و تقصیر سے اگر مراد
زکوٰۃ مال ہوتی نہ کی فرماتا کسلیئے کہ آیۃ مذکورہ مین وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی
لِنَفْسِہٖ فرمایا پس سیاق کلام سے تزکیہ نفس کا پایا جاتا ہے قول زجاج
رح کا تصفیہ مومن کے لیئے چند شرائط ضرور ہین جو اس آیت سے ظاہر ہوتے
ہین قولہ تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَ
الَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا
عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰی
وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمَانٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ
رَاعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلٰوتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ
الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ ۝ یعنی کام نکال گئے ایمان
والے جو اپنی نماز مین نہوڑے ہین اور جو نکمی بات پر دھیان نہین کرتے اور
جو زکوٰۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا
اپنے ہاتھ کے مال پر سو اون پر حالت جواز کی ہو پھر جو کوئی ڈھونڈے
اوسکے سوا سو وہی ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور
قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے

مومنین کے اوصاف

جو میراث پاوینگے باغ ٹھنڈی چھاؤں کے وہ اوسی میں رہنے والے ہیں صفت اول ہو من وہ شخص ہے جو ایمان لایا غیب پر اور قایم کیا صلوٰۃ کو یہہ فعل قلب کا ہے اور صفت دویم فعل جوارح کا جو اساس اوسکا صلوٰۃ وزکوٰۃ وصدقہ ہی کسلئے کہ زکوٰۃ بدن صلوٰۃ سے حاصل ہوگا اور زکوٰۃ مالیہ زکوٰۃ مال سے حاصل ہوگا نزدیک اہل طریق کے ایمان اقرار باللسان وخلوص قلب سے ہو کس لئے کہ جسوقت کہ تعرف کمال پر ہو خلوص بہی کمال پر ہوگا خلوص جسقدر حاصل ہوگا عنایت الٰہی بہی ترقی پر ہوگی جسوقت کہ خلوص حاصل کیا پس حاصل آیا خشوع جو مراد خوف ورہبت ہے جسوقت کہ خوف الٰہی پیدا ہو سکون نماز میں حاصل ہوگا پس قلب نہیں متوجہ ہوگا طرف ماسوی اللہ کے کسلئے کہ حدیث شریف میں وارد ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْخُشُوْعُ لِمَنْ تَمَسْکَنَ وَتَوَاضَعَ اسلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ کسلئے کہ صلوٰۃ غافل کی نہیں مانع ہے فحشاء کے لئے لہذا حدیث شریف وارد ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِّنْ قَائِمٍ حَظُّہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اَلتَّعَبُ وَالنَّصَبُ مراد اس حدیث سے شخص غافل لیا جاتا ہے کسلئے کہ حاصل زکوٰۃ سے توڑنا حرص کا اور رغنی کرنا فقیر کا اور حاصل صوم سے قہر نفس کا علی ہذا القیاس حج حاصل کرنا ہے افعال شاقہ کو جو باعث مجاہدہ نفس کا ہو اور حاصل صلوٰۃ سے مناجات ہے مراد مناجات سے حروف واصوات نہیں ہیں بلکہ لسان مطابق قلب کے ہو تضرعات کے لئے جسوقت کہ تطابق نہو شمار کیا جاتا ہے ہذیانات سے اور ازجملہ مناجات شمار نہیں کیا جاتا ہے صفت سیوم باز رہے لغو سے یعنی جو کچھہ کہ حرام ہو یا مکروہ یا مباح رہے ترک کرے امام قشیری رح نے فرمایا جو کہ لوجہ اللہ ہو

خشوع ہوگا اور جو شئی کہ خدا سے باز رکھے باطل و سہو ہے اور جو کہ خدا تعالی کیلئے نہو
لغو کہلاتا ہے جو اقوال و افعال بیکار ہوں لغو کہلاتے ہیں پس یہ تعریف ہر یک فعل سے جو
حصول نتیجہ اخروی کیلئے نہو شامل ہوگی آیہ شریفہ میں فصل جو واقع ہوا عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
سے مراد باز رکھنا لغو سے صلوۃ کیلئے لابد ہوتا ہے تا کہ ایک صلوۃ لغو سے خالی نہو صلوۃ نہیں
کہلاتی ہے صفت چہارم ادای زکوۃ وہ ہے جو حق کہ اپنے مال میں حسب شرع ثابت ہوگا دیا
جاوے صاحب کشاف کا قول ہے کہ زکوۃ اسم مشترک ہے عین و معنی میں پس عین وہ مقدار ہی جو خارج کر
زکوۃ دینے والا نصاب سے اپنی طرف محتاج کے اور از روی معنی کے مراد تزکیہ ہے جو فرض کی کیلئے اللہ
تعالی نے حکم فرمایا یعنی نظر اوجہ اقتصد پر ہی ہے صفت پنجم محفوظ رکھین فروج کو حرام سے سوائے
اپنی منکوحات کے یا مملوکات سے بشرطیکہ نگاہ رکھے وقت جماع حالت حیض و نفاس و روزہ و احرام
کو کسلئے کہ حالات مذکورہ مین جماع جواز نہیں ہے اسلیئے اللہ تعالی نے فرمایا فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ
صفت ششم امین ہین امانت غیر و ودیعت غیر پر پس اس امانت مین صلوۃ و صوم و غسل جنابت اور وضو بھی
داخل ہے کسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا
أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ خیانت کرنا اللہ و رسول سے مراد احکام الٰہی کو ادا نکرنے سی ہے جسنے نہ ادا کیا
صلوۃ کو با طمانیت قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَعْظَمُ النَّاسِ خِيَانَةً مَنْ لَمْ يُتِمَّ صَلٰوتَهُ اور ابن مسعود رض
سے روایت ہے أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلٰوةُ صفت ہفتم
نمازوں کیلئے محافظ رہنا کسلیئے کہ فلاح مومنین کے لئے حفاظت صلوۃ مین ٹھیری اور اعادہ
فرمایا اللہ تعالی نے اس آیہ شریفہ کو اولا فرمایا فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ اور تحت مین
فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ کس لئے کہ خشوع و محافظت مین تغایر
واقع ہے خشوع صفت مصلی کی ہوگی وقت ادائے صلوۃ کے اور محافظت
مراد ہے رعایت وقت و طہارت اور قیام ارکان پر تا کہ اوصاف مذکورہ پر
اپنا جادہ رکھے پس جو شخص ہفت صفات سے تزکیہ کریگا اُسی کیلئے اللہ

تعالے نے فرمایا کہ وہی شخص وراثت رکھتے ہین جنت کے لئے اور ہمیشہ رہینگے جنت مین **فائدہ** وجہ نزول آیۃ شریفہ کی یہہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم وقت اداے نماز جانب آسمان نظر فرماتے پس یہہ آیت نازل ہوئی صاحب کتاب لباب نے فرمایا کہ حالت قیام مین نظر سجدہ گاہ پر رکہے مگر حال حضور کعبہ معظمہ نظر کعبہ پر رکہے اور خشوع وہ ہے جو مصلی خبر نہ رکہے چپ وراست پر اپنے واسطی قدس سرہ نے فرمایا خشوع اداے نماز کے لئے جو للہ فی اللہ ہو تو بے ملاحظہ اغراض وعوارض کے ہو بحر الحقایق مین مذکور ہے خشوع وہ ہے کہ اپنے سر کو پیش رکہے اور چشم کو چپ وراست سے منع کرے اور دست راست کو چپ پر رکہے اور قرارت با حضور دل کرے اور بحر شہود مین مستغرق رہے تا کہ شعلہ ہای انوار الٰہی ظہور پاوین اور ایک محقق نے تحقیق صلوۃ اس طرح فرمائی کہ از خود بیزار ہوکے طالب وصول یار ہووے **نظم**

اول از خود خویش را بیزار کن ؛	یار بیزار است تا تو خود تو ئی ؛
خرقہ و تسبیح را زنار کن ؛؛	گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است

اقسام فلاح

فائدہ فلاح دو قسم پر ہے اول فوز طرف جنت کے اور نجات دوزخ سے آخرت مین اور محفوظ آفات وبلیات سے بیچ دنیا کے دوم یمن وسعادت توفیق طاعت کے لئے دنیا مین اور خلود جنت کا آخرت مین اسلئے اللہ تعالی نے فرمایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی سَعِدُوْا اور اسی نے تطبیق پائی گئی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی سے اور اوصاف سبعہ جو آیۃ قد افلح المومنون مین بیان پائے جس شخص نے کہ اوصاف سبعہ حاصل کئے پس داخل ہوا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی مین **فائدہ** روزہ دار شہر رمضان کا اگر صلوۃ عید ادا کرے اللہ

فضیلت صلوۃ عید الفطر

تعالے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ ہر عامل چاہتا ہے اُجرت کو پس بندے میرے

تمام شہر رمضان مین روزہ رکھے اور حاضر ہوئے صلوٰۃ عید کے لئے اور طلب
کرتے ہین اجر تون کو اپنی پس گواہ رہو تم اے ملائکہ تحقیق کہ مغفور کیا ہے مینے عباد
کو اپنے اور ندا کریگا منادی اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے
مکانون کو جائیے تحقیق کہ اللہ تعالے نے تبادلہ کیا گناہون کو تمہارے ساتھ
نیکیون کے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے اے عباد میرے روزہ رکھے تم میرے
لئے اور افطار کئے میرے لئے اور اٹھو تم مغفور عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَامُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ
وَخَرَجُوا اِلٰى عِيْدِهِمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلَائِكَتِيْ كُلُّ عَامِلٍ يَطْلُبُ اَجْرَهٗ
وَعِبَادِيَ الَّذِيْنَ صَامُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ وَخَرَجُوا اِلٰى عِيْدِهِمْ يَطْلُبُوْنَ
اُجُوْرَهُمْ اِشْهَدُوْا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ بِالْحَسَنَاتِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ صُمْتُمْ لِيْ وَاَفْطَرْتُمْ لِيْ فَقُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوائل رمضان مین رحمت الٰہی کے سزاوار ہونگے وسط
رمضان مین مغفرت پاوینگے اور آخر رمضان مین آزادی دوزخ سے ہوگی قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانُ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ
اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النِّيْرَانِ اور فرمایا اللہ تعالے آزاد کرتا ہے ہر ساعت شب
روز رمضان کی چھہ لاکھہ دوزخی کو جو اشخاص اندرون عذاب کے رہتے ہین تا
لیلۃ القدر لیلۃ القدر مین اوسقدر آزاد ہوتے ہین جو ازابتدا رمضان آزاد ہوئے
تہے اور روز عید آزاد ہوتے ہین اس مقدار پر جو آزاد ہوئے تہے شہر رمضان
و لیلۃ القدر مین وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُعْتِقُ فِيْ
كُلِّ سَاعَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِتَّمِائَةِ اَلْفِ عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ

فمن استوجب العذاب الی لیلۃ القدر وفی لیلۃ القدر یعتق بعدد
من اعتق من اول الشھر وفی یوم الفطر یعتق بعدد من اعتق فی الشھر
ولیلۃ القدر فائدہ حدیث شریف مین وارد ہے صوم شہر رمضان کا معلق
رہتا ہے درمیان آسمان وزمین کے تاوقتیکہ ادا کرے صدقۂ فطر کو جس وقت کہ
ادا کیا صدقۂ فطر کو گردانتا ہے اللہ تعالے اوسکے لیئے دو بازوی سبز پرواز
کرتا ہے طرف آسمان ہفتم کے اور داخل ہوتا ہے قنادیل عرش مین تا زمانیکہ
آوے صاحب صوم کا عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صوم العبد معلق بین السماء والارض
حتی یؤدی صدقۃ الفطر جعل اللہ لھا جناحین اخضر یطیر بھما
الی السماء السابعۃ ثم یامر اللہ تعالی ان یجعل فی قندیل من قنادیل
العرش حتی یاتی صاحبہ اور کہا وکیع بن الجراح رح نے زکوۃ فطر کی مثل
سجدۂ سہو کے ہے کسلیئے کہ اگر شرائط صوم مین خطا وغیرہ واقع ہو تو جسطرح کہ
سجدۂ سہو سے تصفیہ صلوۃ کا ہوتا ہے علی ہذا القیاس جو خطا یا کہ صوم
مین واقع ہونگی صدقۃ الفطر سے تصفیہ پاویگی اور مقرر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا صایم کے لیئے درصورت نقصان اپنے
صوم کے لغو وکذب وغیبتہ ونمیمہ واکل شبہات وغیرہ سے بمنزلہ توبہ واستغفار
کے ہوگا ذنوب کے لیئے اور مثل سجدہ کے جو سہو کے لیئے ہوتا ہے کسلیئے
کہ سجدۂ سہو سے شکستگی شیطان کی ہوتی ہے علی ہذا القیاس توبہ معاصی کیلیئے
فائدہ رکوع دعوے ہے عبودیت پر اور سجدتین گواہ ہین دعوے کے
لیئے علی ہذا القیاس صدقۃ الفطر گواہ ہوتا ہے ادائے صوم پر حدیث شریف
مین وارد ہے جس شخص نے کہ ادا کیا صدقۃ الفطر کو حاصل کیا دس فضیلت

بیان فضیلت صدقۃ الفطر

کو اول پاک ہوگا جسد اوسکا گناہون سے دوم آزاد ہوگا دوزخ سے
سیوم مقبولیت صوم کی چہارم مستوجب جنت کا ہوگا پنجم عذاب قبر سے محفوظ
ہوگا ششم مقبول ہونگے اعمال نیک ہفتم سزاوار شفاعت کا ہوگا ہشتم
گذر صراط پر مثل برق خاطف کے ہوگا نہم راجح ہوگا میزان اعمال نیک کا اوسکے
دہم محو ہوگا نام اوسکا دیوان اشقیا سے فایدہ مستحب ہے اعطا صدقہ کا
قبل خروج عیدگاہ کے صلوۃ کے لیئے اور حدیث شریف مین وارد ہے صدقہ
فطر سے عطا کئے جاتے ہین مقابل مکان جنت مین بمنزلہ ایک دانہ کے جو عطا
کیا صدقہ کو فایدہ عید جو موسوم بعید ہوئی اللہ تعالے اعادہ کرتا ہے عباد
کے لیئے فرح وسرور کو اپنے جو شہوات نفس کو شکستہ کر کے رجوع الی اللہ
ہوا تھا اور عود کرنا احسانات کا اللہ تعالی کی طرف سے اور حصول فوائد عبد
کیلئے بمصداق اس قول کے يَعِيدُ اللّٰهُ اِلَى عِبَادِهِ الْفَرَحَ وَالسُّرُورَ فِي يَوْمِ
عِيْدِهِمْ اور بعض نے اس طرح تاویل کی ہے کہ عود کرتا ہے عبد طرف تضرع
وزاری کے اور عود کرتا ہے رب طرف بخشش کے اور بعض نے اس طرح تاویل
کی ہے کہ اعادہ عباد کا نجاست سے طرف طہارت کے اور قول بعض
کا اعادہ مومنین کا اداے فرض سے طرف اداے ستہ شوال کے جو سنت
ہے یعنی بعد از فراغت طاعت رب کے رجوع طرف طاعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہونا اور بعض کا قول اس طرح پر ہے جو حدیث بالا مین
مذکور ہوا قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ یعنی عود کرو تم طرف مکانون اپنے کے مغفور
ہو کر اور وہب بن منبہ کا قول ہے پیدا کیا جنت کو یوم فطر اور ظہور پایا شجرۂ
طوبی یوم فطر اور برگزیدہ کیا اللہ تعالے نے جبرئیل علیہ السلام کو یوم فطر
اور سحرۂ فرعون مغفور ہوئے یوم فطر آسے عزیز قول انس بن مالک رضی اللہ

عنہ کا اس طرح پر ہے کہ مومن کے لئے پانچ عیدین ہین اول وہ روز عید کا ہوگا
کہ جس روز بغیر از گناہ کے گذرے دوم جس روز کہ خارج ہوا دنیا سے باایمان
سیوم وہ روز جو صراط پر سلامتی سے گذر ہوگا اور امن احوال قیامت سے
ہوگا چہارم وہ روز عید کا ہوگا کہ جس روز داخل جنت ہوگا اور نجات دوزخ
سے پاویگا پنجم وہ روز عید کا ہوگا جو لقاے رب حاصل کریگا اے عزیز
عید نہین موسوم ہے حصول لذات اور لباسہاے بہتر کے لئے لکن عید
ظہور قبول طاعات کے لئے ٹہیرے تا کہ کفارہ ذنوب وخطیات کا ہوا اور تبادلہ
سیئات کا حسنات سے ہو اور درجات بلند حاصل ہون اور انشراح صدر نور
ایمان سے ترقی پاوے اور تسکین پاوے قلب قوۃ یقین سے تا کہ جاری ہون
بحرہای علم قلب سے زبان پر نقل ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ عید کے روز
نان خشک تناول فرمارہے تھے اشخاص نے عرض کی کہ یا امیر المومنین عید
کے روز آپ نان خشک تناول فرماتے ہین جواب دیا کہ روز عید کا اوس
شخص کے واسطے ہوگا کہ تیقن ہو مقبولیت صوم کا اور مشکور ہو سعی اوسکی اور تیقن
ہو مغفورت ذنوب کا اور جس روز کہ گناہ صادر نہو وہ روز عید کا ہوگا پس اس صورت مین ہر روز اس
شخص کے لئے روز عید کا ہوگا پس ضروری ہر عاقل کو کہ ترک کرے نظر کو ظاہر کیلئے بلکہ نظر رکھے
عید کے روز تفکر وعبرت پر کس لئے کہ روز عید کا مشابہت رکھتا ہے مومن
کے لئے روز قیامت سے کیونکہ بعض اشخاص پہنتے ہین اطلس اور بعض پلاس
اور بعض گریان اور بعض سوار اور بعض پیادہ اللہ تعالیٰ حال قیامت کا فرماتا
ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا خلاصہ جسدن ہم اکھٹا کرلاوینگے
پرہیزگارون کو رحمان کے پاس مثل مہمان کے سوار کرکے قولہ تعالے و
نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی اور ہانک لیجاوینگے گنہگارون

کو دوزخ کی طرف پیاسے و قوله تعالیٰ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا
یعنی جسدن پھونکین نرسنگا چلے آؤ جماعت جماعت و قوله تعالیٰ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ الآیۃ یعنی جسدن سفید ہونگے بعضے مُنھہ اور سیاہ ہونگے بعضے
مونھہ علی الخصوص عید کے دن مصیبت رہتی ہے یتیمون پر **حکایت** فرمایا
انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روز عید تشریف فرما
ہورہے تھے صلوۃ کے لیئے راہ مین ملاحظہ فرمایا کہ چند اطفال کھیل رہے ہین
درمیان اطفال کے یک طفل گریان تھا آپنے استفسار فرمایا طفل نے کہا
اے شخص والد میرا غزوہ مین شہید ہوا او میری والدہ نے شخص غیر سے نکاح
کیا ہے بسبب غیرتیت کے مال متروکہ مجکو نہین پہونچایا اور خارج مکان سے کردیا
روز عید ہونے سے ہمجنس اطفال کھیل رہے ہین اور مین بے طعام و شراب
رہا ہون یہی وجہ ہے گریان رہنے کی میرے دریائے رحمت تموج
مین آیا اور ہاتھہ اوس طفل کا پکڑ کے فرمایا آیا تو راضی ہے پدر ہونے پر میرے
اور عایشہ صدیقہ مادر اور علی چچا اور حسن وحسین برادر اور فاطمہ بہن ہونے پر
پس اس کلام بشارت سے طفل مذکور نے معلوم کیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہین عرض کیا زہے نصیب میرے جو یہہ مرتبہ پاؤن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو گود مین لے لیا اور مکان اقدس کو تشریف فرما ہوکے غسل
دلوایا اور ملبوسات واطعمہ سے ممتاز فرماکے صلوۃ کے لیئے ہمراہ لے آئے
اطفال کے معاینہ مین حال دیگرگون نظر آیا پوچھنے لگے کہ حال تیرا کیونکر ترقی پایا
جواب دیا کہ اول مین یتیم تھا اب پدر میرے رسول اللہ ہوئے اور عایشہ صدیقہ رض
مادر اور فاطمہ رض ہمشیرہ میری اور علی رض چچا میرے اور حسن وحسین برادر میرے
پس کیونکر فرحت نہو کہ اس مرتبہ اعلی کو پہونچایا اللہ تعالے نے مجھے باقی

اطفال آرزو کرنے لگے کاش کہ ہم یتیم ہوتے اور مرتبہ تیرا پاتے وتیکہ وفات ہوا
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طفل مذکور خاک بر سر کرتا تھا اور رکھہ
رہتا تھا حالانکہ یتیم و غریب ہوا ہوا جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملاحظہ
فرمائے اپنے سینۂ مبارک سے لگا لیا اور کہا غم نہ کہا میں متکفل تیرا ہوں فقط

فضیلت ستہ شوال

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ روزہ رہا شہر رمضان کے بعدہٗ تابع کیا ستہ شوال
کو گویا روزہ رہا تمامی سال کے کسلیے کہ سال کے سہ صد و شصت یوم ہوتے
ہیں گویا ہر یک یوم صوم شہر رمضان کا معہ ستہ شوال کے بمقام ثواب
دہ یوم کے ہوگا اور ایک روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالے
ثواب شش انبیاء علیہم السلام کا عطا کریگا اول آدم علیہ السلام کا دوم یوسف
علیہ السلام سیوم یعقوب علیہ السلام چہارم عیسیٰ علیہ السلام پنجم موسیٰ علیہ
السلام ششم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا :

تمت بالخیر

این چند سطر است از احقر الزمن محمد ابو الحسن الانصاری بریلوی
الحمد لمن خلق الخلق بصنایع الاتم ۔ ورسل الرسل لہدایۃ الامم
جل شانہ ۔ والصلوۃ علی من ہو افضل الرسل وللانبیاء خاتم
اما بعد فہذا الکتاب ینطق بالحق والمواعظ عن علامۃ الفہام احکام الشریعۃ
المولوی محمد نجم الدین علی المدراسی طبع فی شہر رجب المرجب
سنہ ۱۳۰۷ ہجریۃ نبویۃ

قطعۂ تاریخ طبع نجم الواعظین از نکتہ سنج بیہمتا صوفی با صفا مغز الیقان

جان عرفان محمد محی الدین خاطر احسنی حیدرآبادی

جس لفظ سے کتاب کے چھپتے ہو لو عدد
تقسیم بست پر کرو باقی کو نکتہ سنج
اعداد ہفت او سپہ زیادہ اگر کرین

اول پڑہا و صفر کو پہر او سپہ دو عدد
ہے بعد صفر ضرب بر اعداد شصت و پنج
خاطر یہ سال ختم عجب ہے نظر کرین

ولہ ایضاً فارسی

للہ الحمد کہ نجم الواعظین
کرد نجم الدین تصنیفش کہ او
چون ثلاثہ بود سال اختتام

در مواعیظ و نصیحت بے بدل
حاجی حرمین باشد بے مثل
گفت خاطر چشمۂ فیض الازل
۱۳۰۳

قطعۂ تاریخ ہمنام از سید عبد الرزاق صاحب المتخلص بہ ناظر متوطن بنگلور

مرقوم شد خوش نسخۂ پرفیض و گنج موعظت
ناظر برای سال آن آمد ندای ہاتف این

از کلک واعظ مولوی حاجی محمد نجم دین
ہمنام وہم تاریخ خوان نجم الطلوع الواعظین
۱۳۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم و نصلی و نسلم علی النبی الکریم صہ

تاریخ تالیف رسالۂ قیت در بیان اسرار صیام حسب مذاق واعظین فرخندہ انجام
ہر حرفش دریای معانی را بیانی و ہر نقطش بحر فیضان زبان لن ترانی را نشانے

زبان بتوصیفش گنگ و قلم بثنایش لنگ گہر ریز خامۂ عنبر شمامہ سعادت انتساب کرامت مآب عمدۃ الواعظین زبدۃ الناصحین مقبول بارگاہ الٰہی محبوب آستانۂ کبریائی حاجی الحرمین حامی المسلمین مولانا مولوی محمد نجم الدین علی مدراسی لازال النجوم افاداتہ لامعًا علی الطالبین و شموس فیوضاتہ طالعًا علی العالمین خواستم بنوک قلم آرم و صنعتش را یادگار گذارم اما من کجا و این مدح سرائی کجا حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را لیکن بحکم لکل جدید لذۃ بجمال تیسیق و ضیق وہمی نیازمند خلیل اللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی غفر لہما قاضی نواب مرحوم مدراس بقیط تحریر

وصورت تسطیر آورد

حقا چون دُر راہ اسرار آلہ ‏ رخشان گشت از کفت حقایق آگاہ

رباعی

تاریخ او بر وی دل القا گشت ‏ دریائی فیض نجم الدین ناگاہ

ولہ

اسرار بستہ بات تبیین ہے ‏ سا...ت عقد عصیام ہین تزئین ہے

تاریخ تالیف کہا دل نے یون ‏ ہان ہان فیض جاری نجم الدین ہے

ابیات

مرحبا دل مرحبا صد مرحبا ‏ جسم و جان سے ہے صدا صد مرحبا

واعظ مشہور حاجی نجم دین ‏ کاشف اسرار حق عین الیقین

موشگافی آیہ روزے ہین کی ‏ علم دریا کو عجب کوزے ہین کی

جس نے دیکہا شوق سے یہ ہی کہا ‏ اب نہین دنیا مین ثانی شیخ کا

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا فِیہِ عِلْمٌ ‏ هٰهُنَا الْكَنْزُ الْمَعَانِيْ دَائِمٌ

مدح سازی ہو کہان تجہسے خلیل ‏ جسقدر کی جا ہے بیشک قلیل

سال تاریخی کہے ہین واعظین ‏ روی جان انہار فیض نجم دین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۵	۱۸	شمش	شمس
"	۲۰	ایمتة	ایمةٌ
۶۶	۹	دو	دور
"	۷	یز	نیز
"	۱۹	لایتشرُ	لاینشرُ
۶۸	۴	اُلبقاء	آلبقاء
۷۴	۶	نشکری	لشکری
"	"	میں	ہین
۷۶	۵	الود	لود
۷۷	۱۸	حال	حاصل
۷۹	۳	امام	ام
۸۰	۲۰	کھیے	کئی
۸۱	۱۶	عکیکم	علیکم
۸۳	۱۷	خطوط	حظوظ
۸۴	۱۰	تنظوت	تنتظمون
۸۹	"	فدیۃٌ	فدیۃٌ
۹۰	۳	وجواب	وجوب
"	۴	تخیر	تخییر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۱	فخرالدین	فخرالدین وغیرہ
۹۳	۱۷	الف	الف
۹۶	۲۱	نتخذ	نتخذُ
۱۰۰	۲۰	افضلیت	فضیلت
۱۱۰	۷	ہزار شب	ہزار ماہ کے شب
۱۱۱	۴	بنی اسرافیل	بنی اسرائیل
"	۱۳	عبدو	عبدود
"	۱۷	بمقال	بمثال
۱۱۳	۸	صلاحیت وقلت	صلاحیت قلت
۱۱۶	۱۴	فعہ	دفعہ
"	۱۳	ہوا	ہو
۱۱۸	۱۴	المسجد	المسجد
۱۲۱	۶	ہی	ہین
۱۲۷	۸	گردنم	گردوتم
"	۱۱	ماقدرو الله	ماقدروا الله
۱۳۸	"	رکھیگا	رہیگا